Government of Karnataka

سماجی سائنس

SOCIAL SCIENCE

8

برائے جماعت ہشتم

8th STANDARD

حصّۂ دوّم

Part- II

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

KARNATAKA TEXTBOOK SOCIETY (R.)

6th Cross, Malleshwarm, Bengaluru - 560 003

S3L4V6

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	تاریخ	
16	موریا اور کوشانس	1
17	گپتا اور وردھنا دور	6
18	جنوبی ہندوستان۔ شاتاواہانا، کدمبا، گنگا	13
19	بادامی کے چالوکیہ اور کانچی کے پلّوا	21
20	منی کھتیا کے راشٹر کوٹا اور کلیانا کے چالوکیہ	28
21	چولا اور دوراسمدرا کے ہوئسلہ	36
	سیاسی سائنس	
22	جمہوریت	43
23	مقامی خودمختار حکومت	50
	سماجیات	
24	روزہ مرّہ زندگی میں سماجیت	62
25	معاشرہ کی قسمیں	65
	جغرافیہ	
26	آبی کرّہ	69
27	حیاتیاتی کرّہ	79
	معاشیات	
28	معاشیات کے بنیادی تصورات	86
	تجارتی تعلیمات	
29	مختلف تجارتی اداروں کا ظہور	94
30	بڑے پیمانے پر کاروباری تنظیمیں	102

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

تاریخ

باب - 16

موریہ اور کوشانس

MAURYAS AND KUSHANS

اس باب کے مطالعہ سے جائیں گے۔

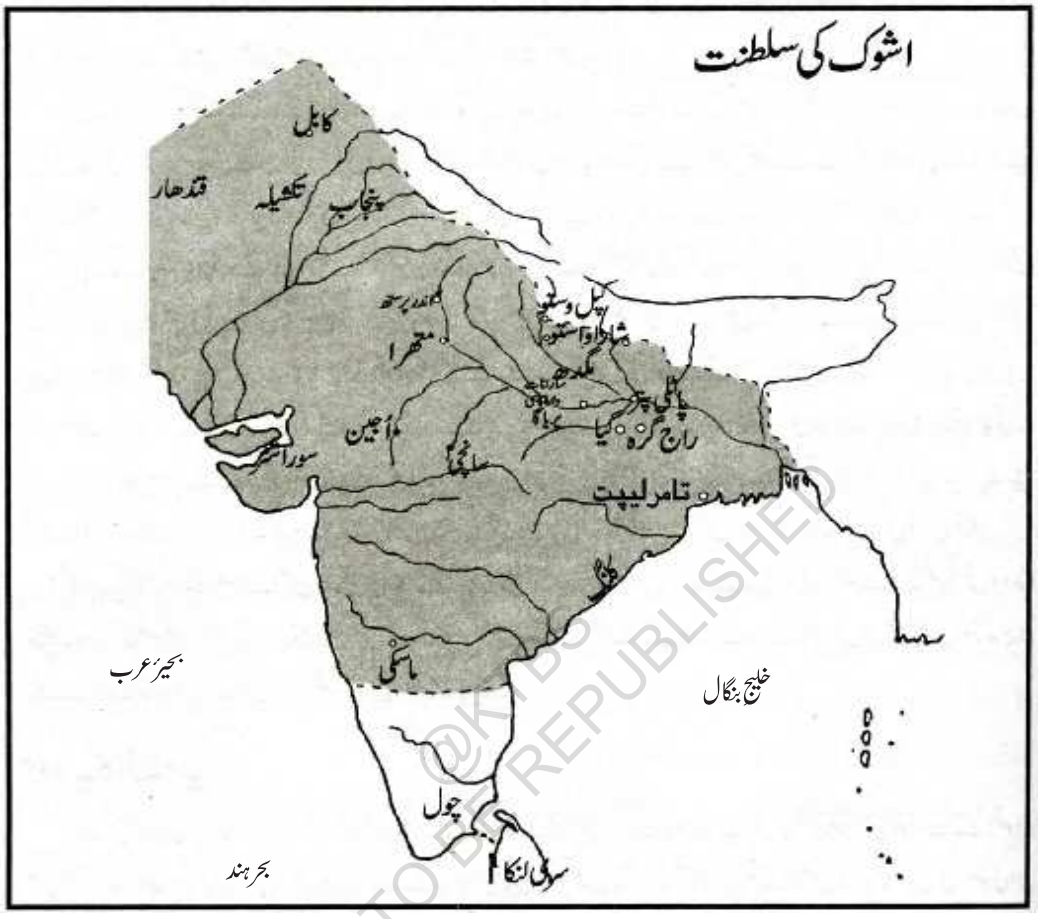
- ☆ ہندوستان کی سب سے پہلی حکومت موریہ تھی۔
- ☆ شہنشاہ اشوک کے خدمات انتظامیہ اور فن اور فن تعمیر میں اس کے خدمات۔
- ☆ کوشانس کی تاریخ انتظامیہ اور ان کے خدمات کے متعلق۔
- ☆ ہندوستانی نقشہ میں اشوک کی حکومت کے علاقوں کی نشاندہی۔

موریہ سلطنت

موریہ سلطنت پہلی ہندوستانی سلطنت تھی۔ انہوں نے مگدھا سے اپنی حکومت کی۔ اس سلطنت کے مشہور بادشاہوں میں چندر گپتا، بندوسارا اور اشوکا ہیں۔ اس سلطنت کا بانی چندر گپتا تھا۔ یونانی سفیر میگاستھینز نے چندر گپتا کی کامیابی 'انڈکا' میں ذکر کیا گیا ہے اور اسے ہمیشہ کے لئے لافانی بنا دیا ہے۔ انڈکا کا مواد گم ہوجانے کے بعد کچھ یونانی مصنفین کے کاموں کے ذریعہ ان کے کامیابیوں کا پتہ چلا۔ چانکیہ چندر گپتا کا وزیر اعظم اور ان کا اُستاد جسے کوٹلیہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ارتھ شاستر ان کی تصنیف کردہ کتاب ہے۔ جس میں انتظامیہ، بادشاہ کی ذمہ داریاں، خارجی پالیسی، مالی انتظامیہ وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

ارتھ شاستر:۔ 1902ء میں راما شاستری ایک سنسکرت فلسفی دان کو میسور کی اورینٹل کالج میں کوٹلیا کی ارتھ شاستر کا مسودہ ملا۔ مغربی ممالک کے مطابق ارتھ شاستر معاشیات سے زیادہ ایک سیاسی سائنس سے جڑی کتاب ہے۔ ارتھ شاستر میں ریاست کے نظم ونسق کے اصول، بادشاہ اور اس کے وزراء کی ذمہ داریاں، خارجہ پالیسی مالیاتی نظام وغیرہ جیسے موضوعات شامل ہیں۔ جاسوسی نیٹ ورک اور فوجی نظام پر دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ ہزاروں سال بعد بھی کوٹلیہ کا ارتھ شاستر اپنی انفرادیت سے اہل علم کو اپنی طرف متوجہ کرتا رہا ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS



اشوکہ اس سلطنت کا مشہور راجہ تھا۔اس دور کے پانچ 5 اہم شہروں کے مرکز کی نشاندہی کی گئی ہے۔وہ موریہ کے دارالحکومت تھے۔ پاٹلی پترا،ٹکشیلہ،اُجین،کالنگا،اور سورنا گری ہیں۔یہ کئی عظیم سڑکوں سے جڑے ہوئے تھے۔تکشیلا شمالی مغربی ہندوستان کا گیٹ وے تھا۔ کلنگا دریائے گنگا سے سمندر کا گیٹ وے تھا۔سورنا گری دکن کے علاقے میں تھا جو جدید کرناٹک ہے۔ یہ تمام علاقے تجارتی راستے تھے اور ایک دوسرے سے رابطے میں تھے۔

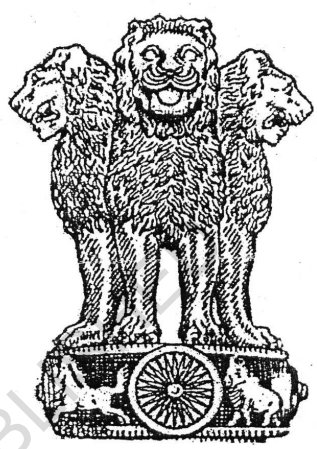
کالنگا کی جنگ:

اشوکہ اپنی تاج پوشی کے آٹھ سال بعد کالنگا پر جنگ کا اعلان کیا۔ڈیڑھ لاکھ قیدیوں کو اس جنگ میں زیر حراثت لیا گیا اور ایک لاکھ آدمی مارے گئے اور زائد لوگوں کو پناہ گزیں بننا پڑا۔اشوکہ نے کالنگا کی جنگ تو جیت لی مگر

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

لاکھوں کی موت کا ذمہ دار خود بن کر اور اس کا احساس دیکھ کر اس نے آئندہ کسی سے بھی جنگ نہ کرنے کا عہد کیا اس نے محسوس کیا میدان جنگ کی جیت سے زیادہ مذہبی جیت ہی اہم قرار دیا۔ اس جنگ کی تباہی سے اشوکہ کو بہت مذمت ہوئی اور اس نے دھمّا کے اصرار پر بدھ مت کو اپنایا اور اس نے بقیہ زندگی اس کی تبلیغ کے لئے صرف کردی۔

اشوکہ نے اپنی وسیع سلطنت کو مختلف صوبوں میں تقسیم کیا۔ اس کے احکامات کو نوشہ جات میں ذکر کیا گیا ہے یہ ہمیں دسیاب ہونے والے سب سے پہلے نوشہ جات ہیں ان میں اشوکہ کے 'دیوانم پریا'، 'پریادرشی' جیسے القاب کو دیکھا جاسکتا ہے۔ کالنگا جنگ کے دوران ہونے والے جانی نقصان کو دیکھ کر اشوکہ بدل گیا تھا۔ مہاتما بدھ کی رحم کی تبلیغ نے اشوکہ کو متاثر کیا۔ اس نے بدھ کی تعلیمات کو پورے ملک میں پھیلایا اس نے اس مقصد کے لئے دھرم مہاماتر اس کو مقرر کیا۔ دھرم کے بارے میں ان کے خیالات کا اظہار ان کے احکامات میں ہوتا ہے یہ اشوک کے دھرم کے نام سے مشہور ہیں۔



اساسہ پر دھرم چکر کا نشان

اشوکہ کے جاری کردہ بہت سے احکام پراکرت زبان میں ہیں۔ وہ برہمی رسم الخط میں ہیں۔ اشوکہ کے کتبات کرناٹک کے برہمی گری میں ملی ہیں۔ اشوکہ کے سارانا تھ ستون میں پائے جانے والے دارالحکومت کو ہندوستانی حکومت کو قومی نشان کے طور پر اپنایا ہے۔

ہم اس دوران تجارت اور زراعت میں وسیع ترقی دیکھ رہے ہیں حکومت نے زراعت کی بہتری کے لئے مختلف اقدامات کئے ہیں۔ اس مقصد کے لئے لگان میں خصوصی رعایت دی گئی۔ وسیع سلطنت کا انتظام ان تمام سرگرمیوں کے انجام دینے کے لئے لگان کی ضرورت بھی زمین کا لگان بادشاہ کی آمدنی کا بنیادی ذریعہ تھا اور مختلف احکام لگان جمع کرنے میں کام کرتے تھے۔ جاسوسوں نے بادشاہ کے باخبر رکھا۔ انہوں نے سمندری اور زمینی راستوں کو منظم کر کے تجارت پر اپنا اقتدار قائم کر رکھا تھا۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کوشانس:



گندھارطرز کی بدھ کا مجسمہ

یونانیوں کے بعد کوشانس تھے جنہوں نے ہندوستانی تاریخ اور تہذیب پر اثر ڈالا۔ انہوں نے ایک زبردست قوت سے بدھ ازم کو پھیلانے کی کوشش کی۔ مہایانہ فرقہ نے زبردست حوصلہ پایا اور ان کی سرپرستی میں گندھارا مجسمے پروان چڑھے اور اس مدت میں موریا کے بعد اہم حکومت کوشانس کی تھی یہ دراصل ایک خانہ بدوش قبیلہ تھا جو ہندوستان کو نقل مکانی کر کے وسطی ایشیاء سے آیا تھا۔ یہ سب یوچی کی نسل سے تھے۔ ساکاس اور پارتھینس یہ دونوں غیر ملکی قومیں تھیں جو ہندوستان کے شمال مشرقی حصہ میں آباد ہوگئیں۔ کوشان نے ساکاس اور پارتھینس کو شکست دی۔ اور گندھار علاقے میں رہائش اختیار کی۔

اس سلطنت کا بانی کُجل کدا پی شس تھا۔ اس سلطنت کے قابل ذکر بادشاہوں میں وم کدپی شس اور کنشکا تھے۔ یوچی دراصل قبائلی تھے۔ یوچی کے مختلف فرقے کجل کدا پی شس زیر قیادت میں ایک ہوگئے۔ انہوں نے ہندوکش پہاڑیوں کو عبور کر کے کابل اور کشمیر میں قیام کیا۔ وما کدپی شس (Vimakadpisus) کے دور حکومت میں سونے کے سکّے نکالے گئے۔ اس وقت اور اس کے بعد کشانس سونے اور تانبے کے سکے ڈھالنے لگے۔

ویما کادپی سس کے بعد کنشکا آیا اس کے دور حکومت میں کشانس سلطنت نے زبردست ترقی حاصل کی۔ اس نے معبود خانے 78ء میں بعد مسیح میں قائم کئے۔ اور ایک نئے زمانے کے مقبرے بنے اس سال کو 'ساکا زمانہ' کہتے ہیں۔

کنشکا کی حکومت جنوب میں سانچی اور مشرق میں بنارس تک پھیلی۔ اس کی حکومت جو وسط ایشیاء تک بھی تھی جو کہ بہت ہی عظیم اور وسیع وعریض تھی۔ پرشاپُرا اس کی راج دھانی تھی۔ متھورا اس سلطنت کا ایک اہم شہر تھا۔

کنشکا کی سرپرستی کی وجہ سے بدھ ازم پہلے سے زیادہ عروج پر رہا۔ ہم اسی زمانے میں بدھ مت کے ماہرین دیکھ سکتے ہیں۔ جن میں اسواگھوشا، واسومترا، سنگرکشا اور دیگر جو اس دور میں تھے۔ کنشکا کی قیادت میں کشمیر میں چوتھی بدھسٹ کانفرنس (اجلاس) منعقد کی اور ملک چین کو اپنے قاصد بھیجے اور بدھ مت کو پھیلایا۔ اس کے دور حکومت میں فن اور عمارت سازی کو خوب بڑھاوا ملا۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

بدھ مت کانفرنس			
کونسل	سرپرستی	مقام	چیرمین
پہلی بدھ کونسل	اجاتاشترو	راج گریا	مہاکاسیپا
دوسری بدھ کونسل	کالاسوکا	ویشالی	سباکامی
تیسری بدھ کونسل	اشوکہ	پاٹلی پوترا	موگالی پٹہ تِسا
چوتھی بدھ کونسل	کنشکا	کناڈالوانا	واسومترا

مشق

I: درج ذیل میں خالی جگہوں پر مناسب الفاظ استعمال کر کے ان جملوں کو مکمل کیجئے۔

1. چانکیہ کو _____ بھی کہتے ہیں۔
2. موریہ کی راجدھانی _____ تھی۔
3. کوشانس حکومت کا بانی _____ تھا۔
4. کنشکا کا نیا دور _____ کہلاتا ہے۔

II: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھئے۔

5. اشوکہ کے زمانے کے مشہور شہروں کے نام بتائے؟
6. اشوکہ کے نظم حکومت بیان کیجئے؟
7. کشانس کس حکومت سے تعلق رکھتے تھے؟
8. کشانس کی حکومت کی کن علاقوں تک توسیع ہوئی؟

III: سرگرمیاں:

1. گندھرافن کی تفصیلات جمع کیجئے۔
2. اپنے استاد کی مدد سے بدھسٹ کانفرنس جو کہ کنشکا کے دور حکومت میں منعقد ہوئی تھی معلومات حاصل کیجئے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب-17

گُپتا اور وردھنا دور

(THE GUPTAS AND VARDHANAS)

اس باب کے مطالعہ سے یہ جانیں گے۔

- ☆ گپتا حکومت کے مشہور راجا اور انکے سیاسی کارنامے۔
- ☆ وردھن حکومت کی ترقی ادب اور تعلیم کے لئے انکی دین۔
- ☆ ہندوستان کے نقشہ میں گپتہ حکومت کے مقامات کی نشاندہی۔
- ☆ ادب اور سائنس میں ان کی دین۔

سیاسی تاریخ:



سیاسی عدم استحکام کے بعد چوتھی صدی عیسوی میں گپتا خاندان کا عروج ہوا۔ سنسکرت زبان اور ادبی کارنامے انکی پہچان ہیں۔ انہوں نے مگدھ سے شروعات کی۔ شری گپتہ اس حکومت کا بانی تھا۔ گپتا حکومت کا مشہور حکمران چندر گپتا اول تھا جس نے لچاوی شہزادی سے شادی کی اور اپنی سلطنت کو مضبوط کیا ۔ چندر گپتا اول نے 320 سن عیسوی میں گپتا عہد شروع کیا ۔ اور وہ مہاراجادھراجا کہلاتا تھا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سمدرا گپتا:

چندر گپتا کے بعد اس کا بیٹا سمدرا گپتا برسرِ اقتدار آیا۔ اس کی زندگی کے کارنامے کی ہری سینا کی لکھی ہوئی کتاب الہ آباد پرشاٹھی میں یادتازہ کی گئی ہے۔ سنسکرت زبان میں ہے اور یہ اشوکہ کی نوشہ جات پر کنندہ ہے۔

سمدر گپتا کے زمانے میں ہندوستان کا ایک بڑا حصہ اس کے زیر حکومت تھا۔ اس کی اشوامیدیا گا سے دماغ میں ویدک زمانے کی یادتازہ ہوجاتی ہے۔ سمدر گپتا محض ایک فاتح نہیں تھا وہ ایک شاعر بھی تھا اور موسیقی کا دلدادہ بھی۔ اس کی موسیقی کی چاہت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنے دور کے سونے کے سکّوں پر وینا بجاتے ہوئے کنندہ نشان کو دیکھا جاسکتا ہے۔



مہرولی کا لوہے کا ستون

یہ بھی معلوم کیجئے : مہرولی کا لوہے کا ستون دہلی میں قطب مینار کے قریب ہے یہ 23 فیٹ 8 انچ اونچا اور 6000 کلووزن ہے ۔ یہ اُس دور میں تکنیکی کا عمدہ مثال ہے اب تک اس پر زنگ نہیں لگا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اُس دور میں لوہے کی صنعت کی جانکاری رکھتے تھے۔

یہ بھی معلوم کیجئے:

میگھ دوت یہ مشہور شاعر کالی داس کی منظوم تخلیق ہے ۔اور نہایت ہی مشہور بادشاہ کوبیر نے ایک یکشا کو اس کی حدود سلطنت سے باہر جانے کو کہا جبکہ اس نے اپنی ذمہ داری سے کوتاہی برتی تھی تو اس صورت حال میں تو یکشا نے اڑتے بادلوں میں سے ایک کو روک لیتا ہے اور منواتا ہے کہ تو میرا سندسیہ لے جا اور میری بیوی جو کوہ کیلاش میں ہے اسے پہنچا۔ یہ ایک بہترین منظر نگاری ہے جو اس کی بیوی کے گھر جانے کے راستے کی ہے اس کو میگھ دوت (بادل کا سفر) کہا۔ آج بھی یہ نظم ساری دنیا میں مشہور ہے۔ اس نظم کا ہندوستان کی ساری زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے اور ساتھ ہی دنیا کی اہم زبانوں میں بھی ہوا ہے۔ اس نظم کو ڈراما بنا کر پیش کرنے پر لوگ آج بھی اس کا لطف لیتے ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

چندر گپتا دوم (412-380): چندر گپتا دوم نے اپنی سلطنت کی توسیع کی جو کے سمدر گپتا سے اسے ملی تھی اور ساتھ اسے استحکام بھی بخشا۔ اس نے ساکاس کو شکست دی اور مغربی ہندوستان کو گپتا حکومت میں شامل کر لیا۔ اس نے شادی کے ذریعہ کئی ایک شاہی خاندانوں سے اپنے تعلقات کو مضبوط کیا اور اس طرح حد درجہ بارسوخ بادشاہ بن گیا۔ اور وکرمادتیہ کا خطاب بھی ملا۔ اسکے دور میں قابل ذکر چیز وہ ہے جو اس نے ادب اور فنون لطیفہ کو بڑھاوا دیا جو اس کی جنگوں سے زیادہ قابل تعریف ہے۔ مشہور سنسکرت شاعر اور ڈرامانگار کالی داسا اسی زمانے کا تھا۔ میگھادوت، راگھاومشا، کمارا سمبھاوا، ریتوسمہارا اس کی نظمیں ہیں۔ ابھی گیان شکنتلا اس کا ایک قابل ذکر ڈراما ہے۔ ''سودرکا'' کا ''مرچا کاٹکا'' اور وشاکادتہ کا ''مدرارا کھشسا'' بھی اس کے زمانے کے مشہور ادبی کارنامے ہیں۔

ابھی گیان شکنتلا:

کالی داس کا لکھا بہترین ڈراما ہے شکنتلا کی کہانی مہابھارت میں ہے۔ کہانی یہ ہے کہ راجہ دشینت شکار کی غرض سے جنگل جاتا ہے۔ اور کنوا کے جنگل کے آشرم کے حکیم و دانا کے پاس آتا ہے۔ جہاں وہ شکنتلا کو دیکھتا ہے اور اس سے محبت کر بیٹھتا ہے اور دونوں کی گندھرواشادی ہوجاتی ہے اور یہ سب کچھ رشی کنوا کی غیر موجودگی میں ہوتا ہے۔ چند دن بعد دشینت شکنتلا کو اس آشرم میں چھوڑ کر اپنی سلطنت کو آجاتا ہے۔ اس جدائی کے زمانے میں رشی دروا ساکنوا کے آشرام کو آتا ہے۔ شکنتلا دشینت کے خواب دیکھ رہی ہوتی ہے اور دروا ساکی خبر گیری نہیں کرتی یہ دیکھ کر دروا ساکو غصہ آتا ہے اور اسے شراپ (بدعا) دیتا ہے ''جس کی یاد میں تم بیٹھی ہو وہ تمہیں بھلا دے'' جب اس نے خود اپنی سنگدلی کا احساس کیا۔ خود دروا سا نے شکنتلا کو اس شراپ سے مکتی پانے کا ایک طریقہ بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر تو نے اسے وہ چیز جو تجھے اس نے تحفہ کے طور پر دی تھی وہ اسے دکھائیگی تو اسے سب کچھ یاد آجائیگا۔ وہ تحفہ ایک انگوٹھی تھی جو دشینت نے شکنتلا کو دی تھی۔ جیسا کہ رشی منی نے کہا تھا دشینت شکنتلا کو بھول جاتا ہے۔ جب شکنتلا حاملہ ہوتی ہے رشی کنوا سے دشینت کے پاس دوبارہ لے جاتا ہے تاکہ میاں اور بیوی مل جائیں۔ راستہ میں شکنتلا انگوٹھی کھو بیٹھتی ہے یہ وہ انگوٹھی ہے جس کے ذریعہ شکنتلا اپنے شوہر کو یاد کر لیتی تھی مگر اب دشینت کو کچھ یاد نہیں آرہا ہے۔ شکنتلا مایوس ہو کر دربار سے نکل جاتی ہے چند دن بعد یہ انگوٹھی ایک مچھلی کے پیٹ سے نکلتی ہے اسے دیکھ کر دشینت کو ساری باتیں یاد آجاتی ہیں۔ اور ندامت سے بھر جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ اپنے سفر سے واپس آتا ہے تو وہ ''رشی ماریچا'' کے آشرم کو جاتا ہے وہاں وہ دیکھتا ہے کہ ایک چھوٹا بچہ ایک شیر کے بچے کے ساتھ کھیل رہا ہوتا ہے جب وہ اس کے پس منظر کے تعلق سے پوچھتا ہے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ بچہ اس کا اپنا لڑکا ہے جس کا نام سروادامنا ہے اس طرح دشینت اپنی بیوی شکنتلا سے اور اپنے بیٹے سے مل جاتا ہے۔ ابھی گیان شکنتلا دنیا کے ڈراموں میں ایک عظیم ڈراما ہے اس ڈرامے کی شہرت ساری دنیا میں ہوئی ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

چونکہ گپتا حکومت پر مسلسل ہنس (Huns) کے حملے ہوتے رہتے تھے۔ اس لئے بہت جلد ختم ہوگئی گپتا حکومت کے پاس ایک مکمل فوج نہیں تھی۔ فوج کی ضروریات کو باج گذار بادشاہ کی مدد سے پورا کرلیا جاتا ہے۔ لہٰذا باج گذار بادشاہ طاقتور بن گئے نوکر شاہی طبقہ جس میں کئی ایک اہلکار ہوا کرتے تھے اور مختلف عہدوں پر فائز تھے لہٰذا انتظامیہ کو لامرکزیت حاصل ہوگئی۔ پجاری کو کئی ایک خیراتی مالی فائدے حاصل تھے ان کو زمینات دی جاتی تھیں اور کئی قریوں کے مالک تھے۔ جس کی وجہ سے کئی ایک مندروں کی خوب ترقی ہوئی۔ یہ سارے علاقوں کو نہ صرف مالیاتی اور انتظامی سہولیات حاصل تھیں بلکہ وہ کاروباری مقامات میں آزاد بھی ہوتیں۔ باوجود اس کے ایک زمانے تک وہ کئی ایک رکاوٹوں میں، کسانوں فنکاروں اور زمین کے مالکان کے دباؤ میں آگئے اس طرح سماج میں کئی گنا ترقی میں اضافہ ہوا۔

اس عہد کے دوران جو تجارت گپتا نے مغرب کے ممالک سے جاری رکھی تھی وہ ختم ہوگئی نتیجتاً اس کا معاشی نظام متاثر ہوگیا۔ جو پابندیاں عائد کی گئیں ان کی وجہ سے ان کی اندرونی تجارت پر اس کا اثر پڑا۔ تجارت قریوں تک محدود ہوکر رہ گئی۔ تجارت ٹھپ پڑنے کی وجہ سے شہر کے مراکز بھی روبہ زوال ہوگئے پاٹلی پترا شہر گھٹ کر ایک قریہ بن گیا۔

یہ عہد ایک جشن کا عہد تھا جس میں مختلف مذہبی اور عقید تمندانہ جیسے پران وغیرہ تخلیق پذیر ہوئے۔ وراہامی ہرا، بھاسکرا، آریہ بھٹ، چرکا اور ششرتا وغیرہ عظیم سائنسدان تھے جو اس عہد میں تھے۔ وراہامی ہرا، بھاسکرا اور آریہ بھٹ نے علم نجوم میں کافی کچھ خدمات انجام دیں علم فلکیات علم ریاضی وغیرہ میں بھی چرکا نے چرکا سمہتا لکھی تو سشرتا نے سشرتا سمہتا نے علم جراحت کے متعلق لکھی۔

گپتا عہد کے سائنسدان:

1. **دھنونتری:** یہ ایک مشہور ماہر علوم تھا خصوصاً طبی میدان میں، اسے آیورویدمیں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ یہ ہندوستانی ادویہ کا باوا آدم ہے۔ اس کی سب سے بڑی خدمت ایورویدکے لئے یہ تھی کہ اس نے ایک ایورویدلغت (ڈکشنری) لکھی۔

2. **چرکا:** یہ ایک طبی سائنسدان تھا۔ اس کی طبی خدمات کا سب سے بڑا کارنامہ اس کی لکھی ہوئی کتاب چرکا سمہتا ہے۔

3. **سُشرتا:** یہ ایک جرّاح (سرجن) تھا یہ پہلا ہندوستانی تھا جس نے سب سے پہلے علم جراحت کو بیان کیا اور اس پر ان دنوں تفصیلی بحث کی ان دونوں فوج میں فوجیوں کے علاج ہی کا ایک خاص شعبہ تھا۔ اس نے وہاں جو جراحت سے متعلق تفصیلی ہدایات دی تھیں وہ ہو بہو آج کی سرجری کے قواعد سے بالمشابہ تھی۔

@KPBS NOT TO BE REPUBLISHED

4. آریہ بھٹ: یہ ایک مشہور علم نجوم کا ماہر تھا اور ساتھ ہی ماہر علم ریاضی بھی تھا یہ ایک مستقل سائنسدان تھا جو وراہمی ہرا کے بعد آیا۔ اس کی علم فلکیات پر خدمات اور علم ریاضی پر معلومات نہایت ہی قابل قدر ہیں یہی سبب ہے کہ حکومت ہند آریہ بھٹ کے نام اپنے ملک کے اہم سائنسدانوں کو اس ایورڈ سے نوازتی ہے۔ ہندوستان کے اہم سیارچوں کو آریہ بھٹ کا نام دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسی نے صفر ایجاد کیا یہ وہ پہلا ہندوستانی ریاضی دان تھا جو الجبرا کا ماہر تھا۔ اس نے اس بات پر زور دیا تھا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن راہو کی وجہ سے نہیں ہوتے بلکہ یہ زمینی چکر کی وجہ سے ہوتے ہیں خلاء میں سورج کے اطراف واقع ہوتے ہیں۔

5. ورہامہیرا: یہ بھی ایک مشہور ماہر فلکیات تھا اس نے علم فلکیات پر ایک کتاب لکھی اور اسے نام دیا پنچا سدھانتکا جو علم فلکیات کی بائبل کہی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ایک کتاب بروہت سمہتا جاتکا اور لگھو جاتکا بھی لکھی۔ یہ ایک ماہر فنون تھا مثلاً علوم فلکیات علوم ہیئت علم جغرافیہ اور علم موسمیات وغیرہ۔

وردھن خاندان

گپتا حکومت جس کی مدت دوسو برس تھی تقریباً چھٹویں صدی بعد مسیح میں بکھرنا شروع ہوگئی اس وقت کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ابھر آئیں جن میں وردھن حکومت بھی ایک تھی۔ چھٹی صدی میں اس نے تھانیشور سے حکومت شروع کی تانبے کی چند ایک تحریریں بانا کی ہرشا چریترا اور چینی سیاح ہیوں تسانگ کی تحریریں اس عہد پر روشنی ڈالتی ہیں۔

پشیا بھوتی اس حکومت کا بانی تھا۔ پربھاکر وردھن اور ہرشاوردھن اس کے اہم بادشاہ ہیں ان کے باپ کے انتقال کے بعد پربھاکر وردھنا اور اس کا بھائی راجیہ وردھن تھا۔ تھانیشور کا سربراہ بن گیا۔

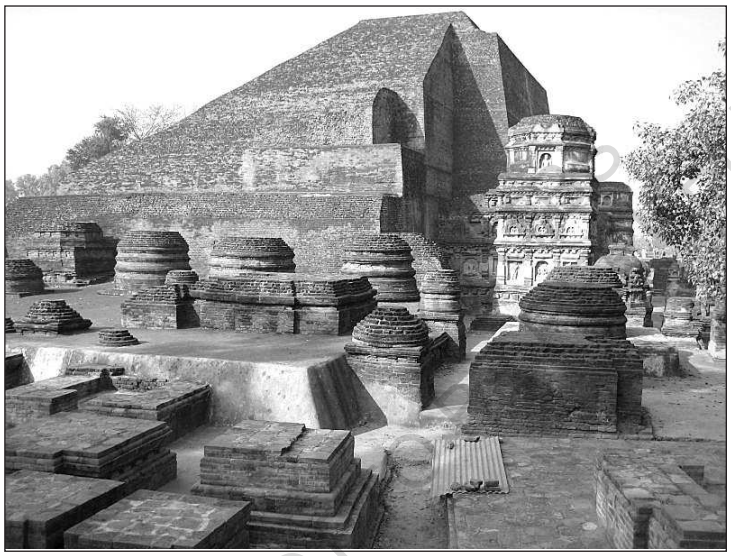
ہرشاوردھن کی بہن راجیہ شری کی شادی قنوج کے بادشاہ سے ہوئی تھی۔ جب بنگال کے بادشاہ ششانک قنوج کے بادشاہ کو قتل کیا تو ہرشاوردھن نے قنوج پر قبضہ کرلیا اور بنگال کے بادشاہ پر حملہ کردیا۔ بنگال اور مگدھ ان کے حکومت میں آگئے۔ لیکن وہ جنوبی میں نرمادہ ندی سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ کنڑا بادشاہ چالوکیہ کے پلیکشی دوم نے اس کی ترقی کو روک دیا اور اسے واپس لوٹنے پر مجبور کیا۔ پلیکشی دوم کی یہ کامیابی درباری شاعر روی کیرتی کی لکھے پراشستی (panegyric) نوشتہ

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

میں میں لکھی گئی ہے۔ ہرشاوردھن اس شکست سے غمزدہ ہوگیا۔

بادشاہ کی حکومت وزراء کی کونسل کی مدد حاصل تھی ۔ وزراء کی کونسل میں مہاسندھی وگرہا (مذاکرات کرنے والا) مہابالادھی کراتا (فوجی جنرل) بھوگا پتی (ٹیکس اہلکار) اور دوتا شامل تھے۔ سلطنت صوبوں میں تقسیم کی گئی۔ زمینی ٹیکس سلطنت کی آمدنی کا بڑا حصّہ تھا۔ جاگیردار بادشاہوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے تھے۔ زمینوں کے بدلے بادشاہ کو فوجی مدد ملتی تھی۔ جب بادشاہ کمزور ہوئے تو جاگیردار خودمختار ہوگئے۔ دیگر برادریوں اور مذہبی لوگوں کو زمینیں دی گئیں۔ ارشاوردھن نے بدھ مذہب کو اہمیت دی۔ بدھ مذہب کی مقبولیت کی تفصیلات ہون تسانگ کی تحریر سے ملتی ہیں۔ نالندہ یونیورسٹی اس وقت بدھ مذہب کی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ اسے شاہی سرپرستی حاصل تھی۔

نالندہ یونیورسٹی:



نالندہ یونیورسٹی

یہ ایک مشہور قدیم یونیورسٹی ہے بدھ نے نالندہ کا دورہ کیا تھا۔ بدھا کے پیروکاروں کا یہ عقیدہ ہے نالندہ بدھا کے پچھلے جنم کا نام ہے۔ 25 میٹر طویل تانبے کا ایک مجسمہ ہرشاوردھن نے نالندہ کو تحفہ کے طور پر دیا تھا۔ کمارگپتا نے فنون لطیفہ کے مدرسے کو اپنی شاندار خدمات نے نوازا۔ ناگرجنا درمیانی طبقہ کا وکیل تھا۔ وہاں دو ماہرین فن تھے دِنّاگا اور دھرماپالا۔ چینی ہیون تسانگ نے اس علاقے کا دورہ کیا اور چند روز وہاں ٹھہرے رہے اور اسی مقام کی تفصیلی معلومات دی ہیں۔ یہاں استوب چیتّیا، وہارا آرام گھر جہاں تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کیا جاسکتا تھا اس کے علاوہ مراقبے کا کمرہ، لکچر کا کمرہ اور کئی ایسے ڈھانچوں سے ثابت ہوتا ہے اس مقام کہ فروغ میں خدمات انجام دی ہیں۔ گپتا بادشاہوں اور ہرشاوردھن اس علاقے کے مشہور سرپرست تھے ایک اتفاقی حادثے میں نالندہ کے کئی ایک نشانیوں کو تباہ کرڈالا۔

مشق

I. درج ذیل جملوں کی خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کیجئے:۔

1) گپتا نے اپنی دور کا آغاز _____ مقام سے کیا۔

2) چندر گپتا اول _____ کہلاتا تھا۔

3) کالی داس کے اہم ڈراموں سے ایک ہے _____

4) دسا کا دتہ کی ادبی تصنیف _____ ہے۔

5) سدرکا لکھی ہوئی ادبی تصنیف _____ ہے۔

6) وردھنا سلطنت کا بانی _____ تھا۔

II. درج ذیل سوالوں کے جواب مختصر لکھئے۔

7) چندر گپت دوم کے متعلق لکھئے۔

8) گپتا سلطنت کے زوال کے اسباب لکھئے۔

9) گپتا عہد کے سائنسدان کون تھے؟

10) گپتا کے دور حکومت میں انتظامیہ کیسا تھا؟

11) نالندہ یونیورسٹی کے متعلق ایک نوٹ لکھئے۔

سرگرمی:

1) کالی داس کی ادبی خدمات کی تفصیلات کی جمع کیجئے۔

2) گپتا کے دور کے سائنسدانوں کی تفصیلات اور تصویروں کی جمع کیجئے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب 18

جنوبی ہندوستان۔شاتاواہنا، کدمبا، گنگا

South India-Shatavahana, Kadamba, Ganga

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے۔۔۔

- ☆ جنوبی ہند میں شٹاواہنا کا فروغ، ان کے خدماتِ انتظامیہ اور فنِ تعمیر۔
- ☆ شٹکرنی کے خدمات۔
- ☆ کرناٹک میں سب سے پہلی حکومت کدمباؤں کی قائم ہوئی۔
- ☆ گنگا حکومت کا قیام ان کے فنِ تعمیرات اور ادب۔
- ☆ کدمبا اور گنگا سلطنت کے علاقے پہچاننا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

وندھیا چل کی پہاڑیاں شمالی اور جنوبی ہند کو علیحدہ کرتی ہیں۔ وندھیا چل پہاڑیاں اور کنیا کماری کا علاقہ۔ جنوبی ہند کہلاتا ہے یا دکن کا علاقہ کہلاتا ہے۔ شاتاواہناس، کدمبا، گنگا، چالوکیہ راشٹر کوٹا اور پلّوا وغیرہ اس علاقے کی اہم سلطنتیں ہیں۔

شاتاواہانا (230 ق ع ع-220 ع ع):

شاتاواہانا سب سے پہلی حکومت تھی جس نے کنڑ سرزمین پر راج کیا۔ یہ دراصل چندر گپتا کے زمانے کے باج گذار بادشاہ تھے ان کے علاقے دریائے گوداوری اور دریائے کرشنا کے درمیان تھے۔ سہ 220 قبل مسیح سموکھا آزاد بن گیا اور اس نے سری کاکلم کو اپنا دارالخلافہ بنایا۔ اور شاتاواہنا حکومت شروع کی۔

گوتمی پتراشاتا کرنی:

گوتمی پتراشاتا کرنی اس خاندان کا ایک اہم بادشاہ تھا۔ وہ اس خاندان کا ممتاز بادشاہ تھا، اس نے ہندوستان کی سرحدوں سے باہر بادشاہی کے تلخ دشمنوں ساکوں کو ختم کر دیا تھا۔ مانا جاتا ہے کہ شالیواہن ساکا اس نے شروع کیا۔

اس نے اپنی حکومت کی توسیع کرتے ہوئے کونکن، برار، سوراشٹر اور مالوہ کو اپنی حکومت میں شامل کرلیا۔ 'تری سمدراتویا پتاواہانا' اور شاتاواہانا کلایاشا پراتھشٹھاپنا کارا۔ اس القاب تھے۔ یگنا شری شٹ کرنی اس خاندان کا آخری بادشاہ تھا۔ اس کی حکومت کے زمانے میں شاکاس کے حملوں کی وجہ سے عدم یکجہتی اور زوال کا سبب بنا۔

شاتاواہانا کے دور حکومت میں بادشاہ ہی مختار کُل ہوتا۔ ریاست کو صوبوں میں تقسیم کردیا جاتا ہے اور ان کو جمہوری کہا جاتا تھا تاکہ انتظامیہ میں سہولت ہو، افسران کا تقرر بھی ہوتا تاکہ وہ انتظامی امور کی دیکھ بھال کرسکیں۔ خود مختار اداروں کی جانب سے شہروں اور قریوں میں انتظام کیا جاتا تھا۔

ذات کی بنیاد پر سماج میں کسی قسم کا امتیاز نہیں برتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ عورتیں بھی حکومت کے اہم عہدوں پر فائز ہوتی تھیں اور باوقار سمجھی جاتی تھیں۔ اس سماج میں مختلف پیشہ ور لوگ مثلاً کسان، محرر، تاجر، سنار، ماہی گیر، بڑھئی، جلاہا، دوا فروش وغیرہ ہوتے تھے۔ محکمۂ ڈاک کے افسران کے علاوہ تاجر جماعتوں کا بھی وجود تھا سرکاری ملازمین کے لئے آج بھی ایسی تاجر جماعتوں کو دیکھتے ہیں جو اپنا کاروبار سنبھالتے ہیں۔ تجارت زوروں پر تھی۔ غیر ملکی تجارت کو بھی بڑھاوا دیا جاتا۔ ناسک کلیان، بھروچ اور بھٹکل تجارتی مراکز تھے۔

شاتاواہانا ویدک روایتوں کے پیروکار تھے۔ مگر انہوں نے دیگر مذاہب جیسے بدھ مت اور جین مت کو بھی بڑھاوا دیا اور سب کے ساتھ ہم آہنگی تھی۔

انہوں نے فنون لطیفہ کی سرپرستی کی اور تعلیم وادب کو بھی بڑھاوا دیا۔ سارا ادب پراکرت زبان میں ہوا کرتا تھا۔ علمی ماہرین اور عوام کی زبان بھی پراکرت ہی ہوا کرتی تھی گتا سپتا پتی جسے ہالا نے لکھا اس کی مثال ہے۔



کرلے میں چیٹالیا

اجنتا کی مورتیاں امراوتی شاتاواہانا دور حکومت میں شامل ہیں۔ منادر، وہارا، چیتالیا اور قلعے بھی تعمیر ہوئے۔ چیتا لیا جو کرلے میں تعمیر کیا اس کا تعمیر کرنے والا بنواسی کا تاجر تھا اس نے بھوٹا پالا میں تعمیر کیا۔

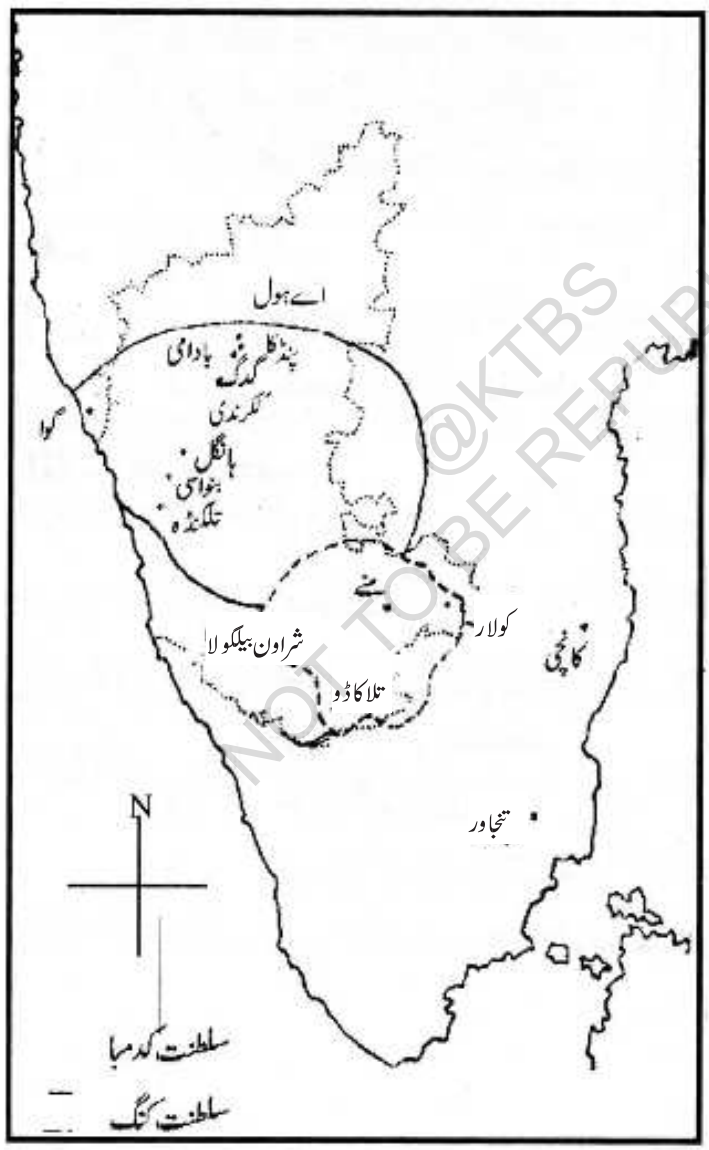
شاتاواہانا کے دور حکومت میں کی کنڑ کی سرزمین بہت خوشحال اور مہمات سے بھرپور تھی اور لائق حکمرانوں نے اپنی دین سے ہندوستانی تہذیب کو مالا مال کیا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کدمباس (325ع ع سے 540ع ع):

شٹاواہانا کے بعد کدمبا سلطنت نے کرناٹک کو روشن کر دیا ان کا صدر مقام بنواسی تھا جو آج کل شمالی کینرا میں ہے۔ میور شرما اور ماا س سلطنت کا ایک عظیم بادشاہ تھا۔

پلوا کے راجا شیوا سکاندہ نے جب میور شرما کی بے عزتی کی تو اُس وقت انہوں نے شتریا کی طرز والی زندگی اختیار کی اور اپنا نام شرما سے میور ورما رکھ لیا اور پلوا کو جنگ میں ہرا کر کدمبا حکومت کی بنیاد ڈالی یہ تمام کنڈی گا س (کرناٹک میں رہنے والے) کے لئے باعث فخر ہے۔



کدمبا نے خصوصی خدمات کے ذریعہ کرناٹک اور ہندوستانی تہذیب وثقافت کو مالا مال کیا۔ کدمبا حکومت پورے تین سو سال تک متحد رہی۔ شاہی پجاری، وزراء، سپہ سالاروں نے ایک اہم رول ادا کیا۔ کدمبا نے انتظامیہ کی سہولت کے لئے صوبائی افسران کا تقرر کیا جو صوبائی معاملات کی نگرانی کیا کرتے تھے۔

اس سلطنت کی آمدنی کا اہم ذریعہ لگان تھا۔ بڑھئی پیشہ، سنار، لوہار، جلاہے۔ تیل نکالنے والے اور کمہار بھی سماج کی بڑھوتری میں اپنی

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

خدمات انجام دیتے یہاں تجارت اور زراعت کو خاص اہمیت دی جاتی۔ زیادہ تر عوام ورنا نظام کی پیروی کرتے تھے۔ قبیلے کے سرداروں کو اور متحدہ خاندان کو بہت زیادہ خصوصی اہمیت دی جاتی تھی۔

چندراولی کی تحریروں کے مطابق چتر درگ میں میوراورما کے بارے میں کہا کہ اس نے جھیل کے کناروں کو اونچا کیا۔



بنواسی کا مدھوکیشورا کا مندر

اگرچہ کہ یہ ویدک تہذیب کے پیروکار تھے۔ کدمبا نے جین مت اور بدھ مت کو بڑھاوا دیا۔ وہ جینوں کے منادر اور علماء کو ہانگل، پولیگرے اور دوسرے مقامات پر خیرات دے کر انکے ثقافت کو بڑھاوا دیا-

بدھ ازم زبردست ترقی کی راہ پر تھا۔ اجنتا اور بنواسی میں یہاں کے مندر تیو ہاروں اور میلوں کے مرکز ہوا کرتے تھے۔ پراکرت اور سنسکرت انتظامیہ کی سرکاری زبان بنی۔ اگرچہ کہ کنڑ اعوام کی زبان تھی۔ قدیم ہالمڈی کتبہ کی خصوصیات بتاتی ہیں کہ پانچویں صدی میں کنڑ زبان بھی استعمال ہوئی تھی یہ سب سے پہلی ''کنڑ کتبہ'' میں استعمال ہوئی ہے جو دستیاب ہوئی ہے۔

ملوّلی کتبہ سے پراکرت زبان کا پتہ چلتا ہے۔ تالاگنڈا کتبہ سنسکرت میں ملتی ہے۔

کدمبا نے فن تعمیر کی بنیاد کرناٹک میں ڈالی۔ انہوں نے بنواسی میں کئی ایک مندر اور بسدیاں (جین مندر) تعمیر کیں۔ اس مدت میں پرائمری اور ہائی اسکول کی تعلیم کو نہایت زور دیا گیا۔ اگرہار، برہماپوری اور گھٹکا جگہیں تعمیر کی

NOT TO BE REPUBLISHED

گئیں۔اگرہارا گروکل کی طرح ہوتے تھےاور یہ رہائشی مدرسوں کی طرز پر چلائے جاتے تھے۔

گنگاس (350 ع ع سے 1004 ع ع):

کرناٹک کی اولین تاریخ میں گنگا راجہ ریاست کے فروغ اوراس کے زوال کا باب نہایت اہم ہے۔گنگا ریاست کے بانیوں نے اکشاواکوکی ریاست سے تھے۔انہوں نے کوالالا۔تلکاڈواور مانیاپورہ (آج کا منّے جوان دنوں میں نلمنگل اور بنگلورودیہی ضلع میں ہیں) سے حکومت کی۔

گنگاواڈی ریاست جوڈاڈیگا سے حکومت شروع کی اس کے ستائیس بادشاہ ہوئے۔دروانیتا اس خاندان کا ایک مشہور بادشاہ تھا۔

دُرونیتا، خاندان کا بہت ہی نامور بادشاہ گذرا ہے جو بہت ہی بہادر جنگجو دلیر حکمران تھا۔انہوں نے اپنی سلطنت کو مضبوط کرنے کے لئے پونٹا(punnata) پر قبضہ جمالیااور نلالہ (Nallala) کے تانبے کے کتبات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے آب باشی کے مقاصد کے لئے بہت سے جھیلیں تعمیر کروائیں۔گنگاواڈی تخلیقات کو سنسکرت اور کنڑا زبان میں قلمبند کئے ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے گنڈیا (Gunadya) پراکرت تصنیف وڈّاکتھا کا سنسکرت میں ترجمہ کیا۔

گنگا کی خدمات:

بادشاہ کے وزراء کی کونسل ہوا کرتی جو بادشاہ کی مدد کیا کرتی تھی۔وزراء مختلف شاخوں کی نگرانی کرتے۔قریوں میں انتظامیہ بڑا ہی منظم ہوا کرتا۔دیہی کمیٹیاں لگان، انصاف، زیر زمین نالیوں کا اور دفاع کا کام سنبھالتیں۔ زراعت اہم پیشہ تھا اس کے علاوہ اہم پیشے جلاہے اور کمہار کے تھے۔ان کے دیگر ریاستوں کے ساتھ پیشہ وارنہ تعلقات قائم تھے۔

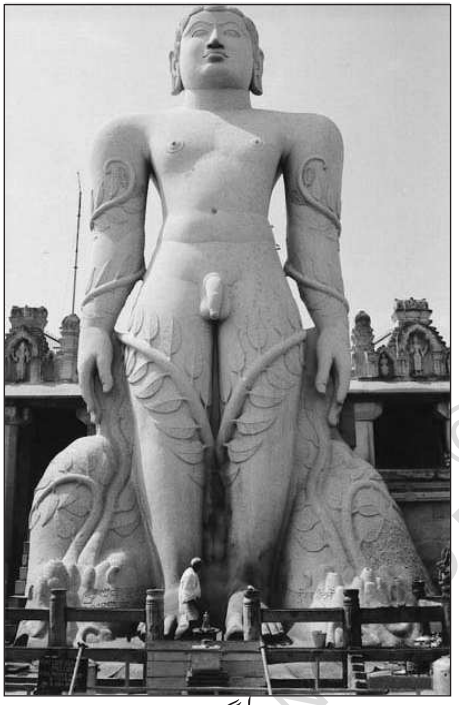
اگرچہ کہ گنگا کی حکومت کے دور میں سماج مختلف قوموں اور فرقوں میں بٹا ہوا تھا مگر سب ایک دوسرے پر انحصار کیا کرتے تھے۔متحدہ کنبوں کا رواج عام تھا۔سماجی اقدار جیسے دیانت داری وفاداری، بہادری اور صبر نے عوام پر اچھا خاصہ اثر ڈال رکھا تھا۔

چیٹیالیاس، منادر، مٹھوں اور اگرہارا وغیرہ تعلیم کے مراکز تھے۔برہماپوری اور گھٹکا اعلی تعلیم کے مرکز تھے۔ شراون بیلگولہ، بنکاپورہ اور پیرور میں تعلیمی ادارے قائم تھے۔

@KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

چونکہ گنگا جین لوگ تھے اس لئے جین ازم کو خوب ترقی ہوئی۔ پوجیہ پاڈا، وجرانندی، اجیت سینا اور دوسروں نے اس مذہب کو بہت زیادہ مشہور کیا۔ انہوں نے اٹھاون فیٹ والا ایک سنگی مجسمّہ گومٹیشورا شراون بیلگولہ میں قائم کیا اور اسے ایک مرکز قرار دیا۔ مہامستکا بھشیکا جو گومٹیشورا کا ہوتا ہے جو ہر بارہ سال میں ایک بار منعقد ہوتا ہے۔

باہوبلی گومٹیشور:



باہوبلی گومٹیشور

گومیٹشورا (باہوبلی) شراون بلگولہ میں جودستبرداری کی ایک علامت ہے۔ گومٹیشور کا مجسمہ چاون ڈریاّ جو کہ رچملاّ چہارم کا وزیر تھا اس نے مجسمہ بنوایا۔ سو بھائیوں میں بھارتا سب سے بڑا تھا۔ اور باہوبلی سے چھوٹا بھارتا کی تاجپوشی کے بعد چکرارتنا (خصوصی پہیہ) کو حاصل کرلیا اس نے ساری سلطنتوں کو اپنے ماتحت کیا اور بادشاہ بن گیا۔ اس سے پہلے اس کے تمام بھائیوں نے اس کی بادشاہت کو تسلیم کرلیا۔ مگر باہوبلی نے اسے قبول نہیں کیا۔ دونوں نے لڑائی کی تیاری کرلی۔ بھارتا درشٹی یدھا، جالا یدھا اور ملاّ یدھا میں ہار گیا اور جب ملاّ یدھا کے خاتمہ کے قریب تھا باہوبلی اسے اٹھا یا اور ایک پہیہ کی طرح گھما کر ہوا میں پھینکتے ہی والا تھا کہ اس کے آس پاس کی ساری چیزوں سے دلچسپی یکلخت ختم ہوگئی اس نے اپنے بھائی کو زمین پر اتار دیا اپنے بھائی کے سامنے جھک گیا اور نروان حاصل کرنے چلا گیا اور کھڑا رہ گیا باوجود اس کے اسے نروان حاصل نہ ہوا بخومیوں نے کہا کہ وہ جب تک چاہے کھڑا رہے اسے نروان حاصل نہ ہوگا۔ اتنے میں بھارتا اس کے پاس آیا اور کہا کہ اس ریاست کی ہر چیز باہوبلی کی ہے اب وہ باہوبلی کی طرف سے اس حکومت پر راج کرے گا تب جا کر باہوبلی کو نروان حاصل ہوا۔

گنگا خاندان نے فنون اور فن تعمیر کو خوب بڑھاوا دیا۔ وہ خود بڑے ماہر فن تھے اور انہوں نئے بہت سارے مندر اور بسدیاں تعمیر کیں۔ منے میں کپلیشور، تلکاڈ میں پتلیشور اور مرویشور مندر شراون بلگولہ میں گومٹیشور کا مجسمہ یہ سب ان کے فن تعمیر کی مثالیں ہیں۔



تلکاڈر کا پتھالیشورا کا مندر

ان کی خصوصی دین فن تعمیر میں مندروں میں اونچے اونچے ستون ہیں جن کو مناستمبھا اور برہما مناستمبھا ہیں۔گنگا خاندان کے بادشاہ ادب کے پرستار تھے۔اسی وجہ سے انہوں نے سنسکرت پراکرت اور کنڑ زبانوں میں کئی کتابیں لکھیں۔مادھوادوم نے دتکا سوترا شرح لکھی۔۔

دُروینیتا نے سنسکرت میں ''شبھد اوتارا'' لکھا اور گُنادھایا کی وڈّاکتھا کو سنسکرت میں ترجمہ کیا۔شری پروشا نے گجاشاسترا اور ''شواورما'' نے' گجشٹکا' لکھا جو کہ کنڑ زبان میں ہے۔شاعر ہیماسینا نے ''راگھوا پانڈاویا'' لکھا۔ودی با سمہانے ''گڈیاچنتامنی'' اور ''شتراچڑامنی'' لکھی جبکہ نیمی چندرا نے ''درویاسارا سمگرہا'' لکھا۔اور چاونڈارایا نے ''چاونڈا پرانا'' لکھا۔اوررایا بہت مشہور ہوگیا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشق

I: درج ذیل جملوں کو مکمل کیجئے:۔

1. سموکھانے _____ کو اپنا دارالخلافہ بنایا۔
2. ہالا نے جو کتاب لکھی اس کا نام _____ ہے۔

3. سب سے پہلا کنڑا کتبہ _____ ہے۔

4. کدمبا کا دارالخلافہ بنواسی موجود _____ ضلع میں ہے۔

5. گنگا خاندان کا سب سے اہم بادشاہ _____ تھا۔

6. چاونڈارایا نے جو کتاب لکھی اس کا نام _____ ہے۔

II: مختصر جواب لکھئے۔

7. شٹاواہاناس کا آخری بادشاہ کون تھا؟ اس کی سلطنت کیوں کمزور پڑ گئی؟

8. شٹاواہاناس کے فنون کے بارے میں لکھئے؟

9. گنگا سماج کو متاثر کرنے والے اخلاقی اقدار کونسے تھے؟

10. گنگا دور حکومت کی کوئی چار کتابوں کے نام لکھئے؟

III: سرگرمیاں

1. اپنے استاد سے قدیم کتبوں کے مطالعہ کا طریقہ معلوم کیجئے۔

2. اپنے قریبی تاریخی مندر کو جانئیے اور اس کی تفصیلات حاصل کیجئے اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ اس کی معلومات بانٹئے۔

IV: منصوبے (پروجیکٹ)۔

1. کتبہ جات کو پڑھنے کی عادت ڈالنا۔

2. کوئی ایک کتبہ پڑھئے اور اسکا پروجیکٹ تیار کیجئے۔

3. گنگا خاندان کے دارلخلافہ کی سیر کیجئے اور ان پر معلومات حاصل کیجئے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب 19

بادامی کے چالوکیہ اور کانچی کے پلّوا

(THE CHALUKYAS OF BADAMI AND THE PALLAVAS OF KANCHI)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

- ☆ بادامی کے چالوکیہ کی حکومت، پلکیشی دوم کی توسیع۔
- ☆ مذہبی، سماجی، فوجی اور عدالتی نظم۔
- ☆ چالوکہ حکومت کے حدود کا تعین (نقشہ میں)
- ☆ کانچی کے پلّوا کی ادب مذہب فن، فنِ تعمیر اور علمی میدان میں خامات۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

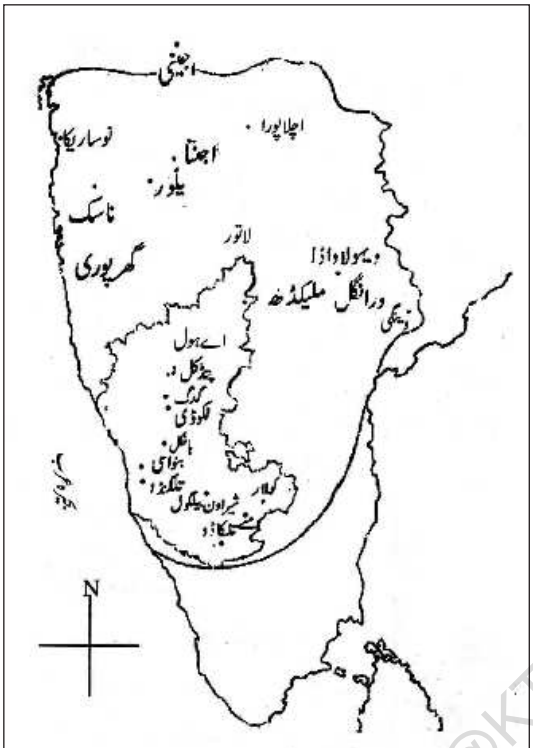
بادامی کی چالوکیہ حکومت (540-753):

چھٹی صدی عیسوی میں کرناٹک پر کئی بادشاہوں نے حکومت کی جن میں بادامی کے چالوکیہ اپنی برتری کرناٹک میں دوسو سال تک برقرار رکھی اور شاندار کامیابی سے حکمرانی کی۔ چالوکیہ نے جنوبی ہند کی تاریخ میں اپنا ایک خاص مقام حاصل کیا ہے اور ساتھ ہی ہندوستان کی تاریخ میں یہ خاندان ایک اہم مقام رکھتی ہے۔

چالوکیہ کی حکومت کا آغاز چھٹی صدی میں ہوا اور یہ آٹھویں صدی کے درمیان ختم ہوئی۔ اس عظیم سلطنت کا بانی راجہ جے سمہا تھا۔ اس خاندان کے بادشاہوں میں سب سے طاقتور اور قابل ذکر بادشاہ پلیکیشی دوم ہے۔ گنگاؤں، کدمباؤں اور الوپاؤں پر قابو پاتے ہوئے اس نے اپنی بادشاہت قائم کی۔ جنوبی دکن میں پلّوا اپنی فتح کی اونچائی پر تھے۔ جبکہ مہیندرورمانے پلیکیشی کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ پلیکیشی نے اسے شکست دی۔ جب ہرشاوردھن جو شمالی ہند پر حکمرانی کر رہا تھا۔ وہ آگے بڑھتا ہوا نرمدا ندی کے کنارے پہنچا تو پلیکیشی نے اسے آگے بڑھنے سے روک دیا اور ''دکشنا پتیشور'' کا خطاب جیت لیا اور لارڈ آف پینسن سولا (جزیرہ نما کا آقا) کا خطاب اس کی دلیری پر ملا۔

پلیکیشی اپنی ساری حکومت پر صرف ایک مرکز سے حکومت کر نہ سکا لہٰذا اس نے اپنے چھوٹے بھائی کبجاوشنوورد ھن کو ونگی کا منتظم بنایا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے اس ملک پر پانچ سو سالوں تک وینگی کے چالوکیہ کے

کے نام سے حکومت کی ہیون تسانگ چینی سیاح نے چالوکیہ کا دورہ کیا تھا اور تفصیلات سے بیان کیں اور اس وقت پلیکیشی دوم حکمران تھا۔ ہیون تسانگ نے کہا تھا ''بادشاہ نہایت مہربان ہے، فوج منظم ہے اور سپاہیوں میں دلیری ہے اور سب جنگجو ہیں جو موت سے ڈرتے نہیں اور سب کے سب سچائی سے پیار کرتے ہیں، محنتی ہیں اور خود کی عزت کرتے ہیں۔ خوشحال ہیں اور بادشاہ کے وفادار ہیں یہ بادشاہ کی عزت کرتے ہیں اور بادشاہ بھی ان سے پیار کرتا ہے''



بادامی کی چالوکیہ حکومت کا نقشہ

پلکیشی دوم خوش امید حکمران تھا۔ وہ غیر ملکی بادشاہوں سے بھی دوستانہ تعلقات رکھتا تھا۔ عرب مورخین نے لکھا ہے کہ وہ پارسی بادشاہ خسرو دوم کے ساتھ سیاسی تعلقات رکھا کرتا تھا۔

چند سالوں بعد پلّوا بادشاہ نرسمہا ورما اوّل نے اپنے باپ مہیندر ورما کی شکست کا بدلہ لینے کے لئے چالوکیہ حکومت پر قبضہ کرلیا اور وٹاپی پر قابض ہوگیا۔ چالوکیہ کے آخری بادشاہ کے زمانے میں راشٹر کوٹہ نے اس پر قبضہ کرلیا۔

چالوکیہ کی خدمات:

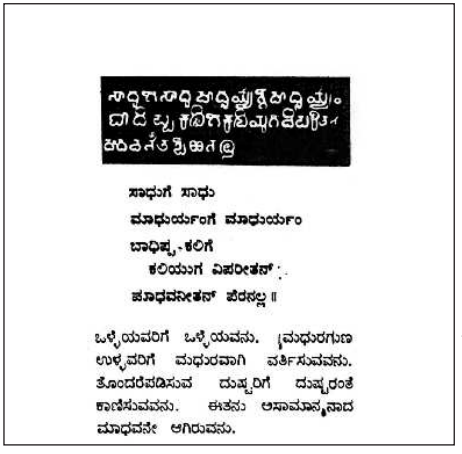
چالوکیہ نے کنڑ سرزمین کو، کنڑ زبان اور تہذیب کو کافی ترقی دی۔ انہوں نے اپنے مذہب کو نہ صرف پروان چڑھایا بلکہ اس نے اپنے دین اور فن تعمیر کی مکمل حفاظت بھی کی۔ ان کا فوج ''کرناتبلا'' کے نام سے مشہور تھی کرناٹک کی تاریخ میں چالوکیہ کا دور حکومت نہایت زرین عہد تھا۔ یہ زمانہ نہ صرف اس کی فوجی صلاحیتوں کی وجہ سے قابل ذکر ہے بلکہ اس کی خدمات فنون لطیفہ اور ادبی حیثیت بھی شاندار ہے۔

انہوں نے اس سرزمین پر دوسو سال تک حکومت کی۔ بادشاہ مکمل طور پر انتظامی امور میں شریک ہوا کرتا تھا۔ سلطنت صوبوں کی شکل میں تقسیم ہوئی تھی ہر صوبے کو وشایا کہتے اور اس کے منتظم کو ''وشایا پتی'' کہتے تھے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

انتظامی اکائیوں میں قریہ سب سے چھوٹی اکائی ہوتا تھا۔ قریہ کے رہنما اس قریہ کے حساب و کتاب کی ذمہ داریاں لئے ہوتے تھے۔

چالوکیہ نے تمام فرقوں کی مثلاً شیو اس ، ویشنو اس اور جینوں ۔ کی پاسداری کرتے ہوئے اُن کو بڑھاوا دیا۔ انہوں نے جینوں کی مندروں کی تعمیر میں مدد کی اور بدھ مت وہارا تعمیر کرنے میں مدد کی۔


ಸಾಧುಗೆ ಸಾಧು
ಮಾಧುರ್ಯಂಗೆ ಮಾಧುರ್ಯಂ
ಬಾಧಿಷ್ಟ-ಕಲಿಗೆ
ಕಲಿಯುಗ ವಿಪರೀತನ್ :
ಶ್ರೀಧವನೀತನ್ ಪೆರನಲ್ಲ ॥

ಒಳ್ಳೆಯವರಿಗೆ ಒಳ್ಳೆಯವನು. ಮಧುರಗುಣ ಉಳ್ಳವರಿಗೆ ಮಧುರವಾಗಿ ವರ್ತಿಸುವವನು. ತೊಂದರೆಪಡಿಸುವ ದುಷ್ಟರಿಗೆ ದುಷ್ಟರಂತೆ ಕಾಣಿಸುವವನು. ಈತನು ಅಸಾಮಾನ್ಯನಾದ ಮಾಧವನೇ ಆಗಿರುವನು.

بادامی کے چالوکیہ بادشاہوں نے ادب کی سرپرستی کی جس کی وجہ سے کنڑ زبان اور سنسکرت کو کافی ترقی ملی۔ کنڑ ان کی ریاستی زبان تھی۔ اس زمانے میں شاعری کی صنف سخن تر پدی وجود میں آئی۔ جبکہ اس دور میں کنڑ زبان میں کوئی ادبی کام نہیں ہوا۔ مگر چٹانوں پر کنڑ میں لکھے ہوئے کئی کتبے ملے۔ بادامی کے آریہ بھٹ کی ایک نظم تری پدی کی شکل میں ملتی ہے۔



ور پاکشا کا مندر پٹّدا کلّو میں

اس زمانے کے سنسکرت کے علماء میں روی کیرتی، وجی کا اور اکلنکا کا وڈی مہتسو جو کہ (پلکیشی دوم کی بہو) جو کہ شاعرہ تھی وجی کا اور ہرا پروتیہ شوا بھٹہ رکا سنسکرت ڈرامے ہیں۔

بادامی کے چالوکیہ عظیم معمار اور ادب کے پرستار تھے۔ انہوں نے آئی ہولے، پٹاداکلّو اور بادامی میں خوبصورت منادر تعمیر کئے۔ انہوں نے فن تعمیر میں ایک خاص انداز اپنایا جسے ''چالوکیہ طرزِ تعمیر'' کہا جاتا ہے اور ہندوستانی تہذیب میں مشہور ہے۔ انہوں نے غاروں والے مندر (cave temples) تعمیر کئے جو بڑی بڑی چٹانوں میں تعمیر کئے جاتے تھے انہوں نے کئی ایک مصوروں اور فنکاروں کو بہت بڑھاوا دیا۔

چالوکیہ کے مندروں میں سب سے بہترین مندر آئی ہولہ اور پٹاداکلّو کے منادر ہیں، آئی ہولے مندروں کو 'مندروں کا گہوارہ' کہا جاتا ہے۔ فن تعمیر کی ارتقاء کا پہلا تجربہ یہیں ہوا۔ اس لئے ہم یہاں مشہور مندر لوکیشور (ورو پاکشا) اور تری لوکیشور (ملیکر جن) کا مندر دیکھتے ہیں۔ ہم ایک فیصلہ کن ثبوت چالوکیہ کے مندروں میں مصورا نہ ترقی جو کہ مندروں میں میناروں کی طرح مورتیاں مجسمے وشنو کے ورہا کے ہری ہرا اور ''اردھانا ریشورا'' ان غاروں میں جو بادامی میں ہیں دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ روغن ورنگ سازی کو بھی بڑھاوا ملا اس دور کی اجنتا میں رنگ و روغن سازی دنیا بھر میں مشہور ہے۔

کانچی کے پلّوا (350 سے 895):

پلّوا تملناڈو کے پہلے ہیں۔ ان کو جنوبی ہند کی خاندانی حکومتوں میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ انہوں نے چوتھی صدی سے نویں صدی تک حکمرانی کی۔ ابتداء میں یہ دراصل شٹاواہاناس کے افسران تھے۔ جب شٹاواہاناس کی حکومت زوال پذیر ہوئی تو پلّوا نے اپنے آپ کو ان علاقوں کی خودمختاری کا اعلان کرتے ہوئے بادشاہ بن بیٹھے۔

شوسکندا ورما اس خاندان کا پہلا بادشاہ تھا۔ پلّوا اور کدمبا کے درمیان ہمیشہ سخت دشمنی رہی۔ پلیکشی دوم چالوکیہ کے بادشاہ نے پلوا خاندان کے مہیندرورما کو شکست دی۔ نرسمہاورما اوّل پلوا خاندان کا مشہور بادشاہ تھا۔ اس نے چالوکیہ سے بدلہ لیا اور پلیکشی دوم کو ہرایا اور وٹاپی پر قبضہ کرلیا۔

اس جرأتمندانہ اقدام نے اسے مہاملاّ اور وٹاپی کنڈا کا خطاب دیا۔ اس کے دور میں ہیون سیانگ نے کانچی کا دورہ کیا۔ کانچی کے قریب سمندر کے ساحل پر نرسمہاورما نے ایک شہر تعمیر کیا اور اسے مہابلی پورم کا نام دیا۔ اس نے کئی ایک مندروں کو صرف ایک ہی چٹان میں ترشوا کر بنایا جن کو ''منولیتھک ٹمپل'' کہا جاتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اپراجتا پلّوا کے زمانۂ اقتدار میں چولا خاندان کا آدتیہ نے پلّوا کے اقتدار کا خاتمہ کیا۔

پلّوا راجاؤں کی خدمات:

انہوں نے تملنا ڈو میں ایک منظم حکومت کی بنیاد رکھی ۔ ان کی خدمات ادب، مذہب، فنون فن تعمیر اور تعلیم میں قابل قدر ہیں۔ جب چالوکیہ وٹاپی پر اور پلّوا، کانچی پر حکمرانی کررہے تھے یہ جنوب کا شاندار دور کہلاتا ہے۔ ان کی حکومت نہایت مضبوط اور منظم تھی۔ وزراء اور صوبائی افسران بھی ہوتے۔ ان کی حکومت تین حصوں میں منقسم تھی جن کو منڈل، ناڈو اور گراما میں بانٹ دیا تھا۔ گراما سبھا میں قریے کے مسائل حل کئے جاتے تھے۔ گراما بھوجکا قریوں کا انتظام سنبھالتے تھے۔

پلّوا نے سنسکرت اور تمل کی سرپرستی کی۔ کانچی سنسکرت ادب کا مرکز تھا۔ بھروی (کرتارجنیا کا مصنف) اور دنڈی (داشا کمار چرتا) پلّوا خاندان کے شعراء تھے۔ بادشاہ مہیندرورمانے بھی ایک سماجی ڈراما لکھا۔ مٹاولاسا پرسہنا اور ایک کتاب بھگوادُجُّکا۔ پلّوا بادشاہوں نے تمام مذاہب کو بڑھاوا دیا۔

پلّوا کے اولین بادشاہ بدھ مت کے ماننے والے تھے۔ نالندہ یونیورسٹی کا ماہر ین دھرماپالا نے بھی کانچی میں جنم لیا تھا۔ چونکہ مہیندرورما جین ازم کا پیروکار تھا اس لئے اس حکومت میں کئی ایک جین رہتے تھے۔

شیوا اور ویشنو امذہبی گروہ ساتویں صدی میں نہایت مقبول ہوا۔ عظیم پجاریوں کو ''نایننا راؤ'' کہا جاتا تھا۔ انہوں نے شیوا عقیدہ کی تبلیغ کی بارہ آلوانے شیوا عقیدوں کی پرزور تبلیغ کی۔



مہابلی پورم پنچارتا

اس زمانے میں بھکتی تحریک کو بھی خوب ترقی ملی اس نے ویدک مذہب کے ارتقاء کو خوب مدد دی۔ شلوکاس (سنسکرت) تمل میں لکھئے گئے جو کہ تمل ادب کے ہیرے کہلاتے ہیں۔

پلّوا ادب اور فن تعمیر کے دلدادہ تھے۔ انہوں نے اپنے مملکت کے

NOT TO BE REPUBLISHED @KTRSV

حدود میں کئی مندر تعمیر کئے جن کا انداز فن تعمیر قابل تعریف ہے اور ماہرانہ انداز کی وجہ سے پلوا کی فن تعمیر کی مہارت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک وہ مندر جو چٹانوں کو تراش کر بنائے گئے ہیں اور دوسرے وہ مندر جو تعمیری انداز میں ہیں۔

مہابلی پورم میں سارے مندر جو چٹانوں میں تراش کر بنائے گئے ہیں وہ ایک سنگی ہیں۔نہایت شاندار سنگی مجسمے ان مندروں میں تراشے گئے ہیں۔ان میں مہابھارت اور بھگوت گیتا کے قصے بیان کئے گئے ہیں۔مشہور پنچارتھا جو ایک سنگی ہیں نہایت مشہور ہیں۔پسّسیا کرتا ہوا ارجن کا مجسمہ اپنے فن کا ایک انتہائی نادر نمونہ ہے۔

کیلاش ناتھ کے مندر، ایکمبر ناتھ ویکنٹا پرومال اور ساحل سمندر پر مہابلی پورم میں جو مندر ہیں وہ نہایت شاندار ہندوستان کی قدیم فن تعمیر کی۔مثالیں ہیں یہ مندریں مذہبی امور اور مصورانہ سرگرمیوں کے مراکز تھے۔دیہی لوک رقص کرنے والے ان مندروں کے احاطے میں شام کے وقت جمع ہو جاتے اور کئی ایک مسائل پر ان کی آپسی گفتگو ہوتی۔لوگ اپنے فارغ اوقات میں یہاں آتے اور ان کی مذہبی کتاب کی وعظ و نصیحت والی باتیں یا پھر مذہبی گیت اور نغمے سنتے۔اس طرح مندر سماجی اور تعلیمی مرکز بن گئے۔

پلّوا کے پاس زبردست بحری فوج تھی۔جنوبی ایشیاء میں ملایا انڈونیشیاء اور دیگر ممالک سے تاجروں کے تعلقات تھے۔ہم ان ملکوں میں ہندوستانی زبان، عقائد، روایات اور تہذیب کو بھی ان ملکوں میں دیکھ سکتے ہیں۔

مشق

I: خالی جگہوں کو پر کیجئے۔

1. وہ پلّوا حکمران جس کو پلکیشی دوم نے شکست دی _____ تھا۔
2. بادامی کے چالوکیہ کی فوج کو _____ کہا جاتا تھا۔
3. سنسکرت ڈرامہ ہرا پاروتیا کے لکھنے والے کا نام _____ ہے
4. پلّوا بادشاہ جس کو وٹاپی کنڈا خطاب ملا وہ _____ ہے
5. ارجن کے تپسیا کرنے والی تصویر (پینٹنگ) _____ میں ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

II: ان سوالوں کے مختصر جواب لکھئے۔

6. پلکیشی دوم نے کس طرح اپنی سلطنت کی توسیع کی؟

7. چالوکیہ کے انتظامیہ طور طریقے کے بارے میں لکھئے؟

8. چالوکیہ ادب کے شوقین تھے مثالوں سے واضح لکھئے؟

9. پلّوا بادشاہوں نے سنسکرت اور تمل زبان کی کس طرح حوصلہ افزائی کی؟

10. فن اور فنِ تعمیر میں پلّوا بادشاہوں کے تعاون کی وضاحت کریں؟

III: سرگرمیاں

1. چالوکیہ کی کنڑ خدمات کے بارے میں جماعت مباحثے منعقد کیجئے۔

2. اپنے استاد سے ترپدی کے بارے میں معلومات حاصل کیجئے۔

3. کانچی پورم اور مہابلی پورم کا دورہ کیجئے

IV: پروجیکٹس

1. مقامی تاریخی مقام کے سیر کرتے ہوئے معلومات اکٹھا کیجئے۔

2. تصاویر بنائیں اور بادامی، ایہول اور پٹّاڈ داکلو کے اہم منادر کی البم بنائیں۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب-20

مانیا کھتیا کے راشٹر کوٹہ اور کلیان کے چالوکیہ
(THE RASHTRAKUTAS OF MANYAKHETA)
(AND THE CHALUKYA OF KALYANA)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے۔۔۔

☆ راشٹر کوٹہ حکومت کا بانی دنتی دُرگا اور امروگھا ورشا اس دورِ حکومت کا مشہور بادشاہ تھا۔

☆ راشٹر کوٹہ حکومت کی انتظامیہ، ادب اور فنِ تعمیری خدمات۔

☆ ہندوستانی نقشہ میں راشٹر کوٹہ کے علاقوں کی نشاندہی۔

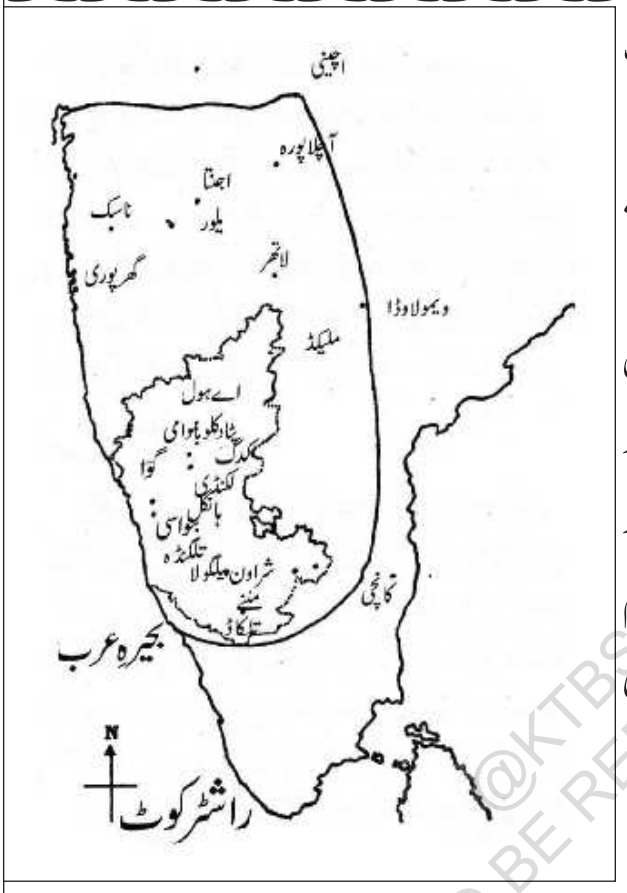
☆ کلیان کے چالوکیہ حکومت انتظامیہ، ادب اور فنِ تعمیری خدمات۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

راشٹر کوٹہ: (753 سے 973)

راشٹر کوٹہ کنڑی دان تھے۔ ابتداء میں یہ چالوکیہ بادشاہوں کے باج گذار تھے بعد میں یہ جنوب کی وسیع سلطنت کے بادشاہوں کے طور پر مشہور ہو گئے۔ راشٹر کوٹہ کا زمانہ کرناٹک کی تاریخ میں ایک شاندار زمانہ کہلاتا ہے۔ ان کی حکومت شمالی ہند میں نرمداندی کے کنارے سے لے کر جنوب میں دریائے کاویری تک تھی۔ کیلاش ناتھ جو، ایلورا میں ہے اور سب سے پہلے کنڑا ادب ''کوی راجا مارگا'' کے ذریعہ اپنے ابدی نشان چھوڑے ہیں۔

جو حکومت دنتی درگا سے شروع ہوئی وہ کرشنا، گووندا دوم دھروا، گوندا سوم، اموگھا ورشا اور دوسروں تک پہنچ کر اپنی انتہا کو پہنچی۔ اموگھا کی اولین حکمرانی کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر اسے مقابلوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی اور یہ امن کا دلدادہ تھا۔ اس لئے اس نے دشمنی سے آخر پیچھا چھڑا لیا۔ اور اس کے لئے اس نے شادی کے ذریعہ گنگاس اور پلّو اس سے رشتہ جوڑ لیا چونکہ یہ ایک امن پسند بادشاہ تھا۔ اسے اپنے چند علاقے شمال میں دوسروں کو دینے پڑے۔ مغرب میں چند بندرگاہیں تجارت کے اعتبار سے مصروف تھیں اور اپنے تجارتی تعلقات فارستان اور عرب



سے بڑھانے کی وجہ سے خوشحال تھیں۔ لہٰذا بہت سارے سیاح اور تاجر اس علاقے کو آتے تھے۔

عرب کے سب سے نامور سیاح سلیمان نے اموگاورشا کو دنیا کا چوتھا عظیم طاقتور حکمران بتایا۔

اموگھاورشا بڑا دلیر اور امن پسند بادشاہ تھا اس نے سارے ہی طبقوں کو بڑھاوا دیا۔ اس کے بعد کرشنا دوم، اندرا سوم اور کرشنا سوم نے اس ملک پر بادشاہت کی۔ راشٹرکوٹہ کی حکومت کا خاتمہ کارکا دوم کے زمانے میں ہوا۔ کلیان کہ چاکیہ کا حکمران تائی لا پادوم نے راشٹرکوٹہ حکومت کا خاتمہ کیا۔

راشٹرکوٹہ کی دین:

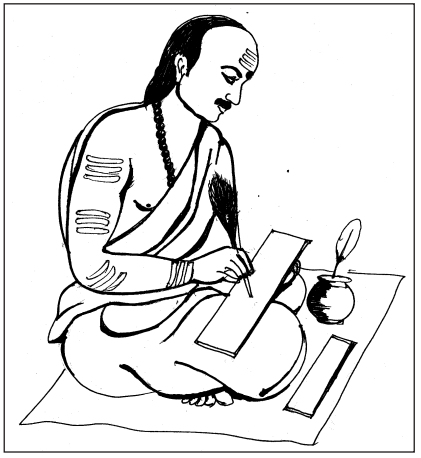
راشٹرکوٹہ میں بادشاہت وراثت سے ملی تھی۔ ان کی عادت تھی کہ وزراء کی ایک جماعت بادشاہ کی مدد کیا کرتی تھی۔ وزراء کی جماعت میں ایک اہم آدمی کا تقرر ہوتا جسے مہاسندھوی گرہی کہتے جو خارجہ معاملات کا ذمہ دار ہوتا تھا۔ انتظامیہ کی سہولت کے لئے ریاست کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے وشایا، ناڈو، منڈل گراما (قصبہ) کا رہنما گراما پتی کہلاتا یا پربھوگاوندا کہلاتا یہ قصبہ کی فوج کا سربراہ بھی ہوتا۔ یہ قصبہ کے کھاتہ دار سے مدد بھی لیتا۔ یہاں گراما سبھا کی محفلیں بھی ہوا کرتی تھیں۔

ناڈو میں ناڈا گھاونڈا نام کے افسران ہوتے اس طرح وشایا میں بھی اور راشٹر میں افسران ہوتے تھے۔ دشایا پتی اور راشٹر پتی وہ افسران ہوتے جو ضلع اور ملک کے لئے ہوتے۔

زمینی لگان، چیزوں پر ٹیکس، گھروں اور دکانوں پر ٹیکس اور پیشوں پر ٹیکس مثلاً چلتی ناؤں پر اور اسی طرح

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

غیر ملکی تجارت پر بھی بھاری ٹیکس لگتا۔



ناڈوجہ پمپا

راشٹر کوٹہ نے سنسکرت اور کنڑا دونوں کو فروغ دیا۔ سنسکرت میں شاندار تحریریں وجود میں آئیں تری وکر مانے نالا چمپو لکھا جو پہلا چمپو کارنامہ تھا سنسکرت میں (چمپو نظم ونثر کا مجموعہ) ہلایدھانے کوی رہسیہ لکھا جناسینا علم ریاضی کا ماہر مہاویرا چاریہ، علم قواعد کا ماہر شکتانیا، گنا بھدرا اور ویرا سینا اموگھا ورشا کے دربار میں تھے۔ پہلا شاعر پمپا (آدی کوی) نے آدی پرانا اور وکر ماارجنا لکھا جس شاہی شاعر پونّا نے شانتی پرانا لکھا۔ شری وجیا جو اموگھا ورشا کا درباری شاعر تھا اس نے کوی راج مارگا لکھا یہ کنڑا میں ایک شاندار کارنامہ ہے۔ یہ سب بتاتے ہیں کہ کیسے کنڑ زبان قدیم زمانے سے ترقی کرتی آئی۔

کنڑا یونیورسٹی ہمپی ایک ایوارڈ ناڈوجہ نام سے دیتی ہے جو کہ کنڑ کے پہلے شاعر پمپا کے نام سے دیا جاتا ہے یہ اس معمر شخص کو دیا جاتا ہے جو کنڑ ادب کیلئے خدمت انجام دیتا ہو۔

ایک اور نثری تخلیق کنڑ میں راشٹر کوٹہ کے زمانے میں جو ہوئی ''وڈّارادھنے'' اس کتاب کے مصنف کا نام شواکٹاچاریہ ہے۔ یہ جین مذہب کی کہانیوں کا مجموعہ ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کنڑ کے مقامی الفاظ ہی استعمال کئے ہیں۔ یہ کتاب کی تجویر، ساخت، کردار، مکالمے میں غذب کی جان ہے۔ یہ ایک عظیم نثری کارنامہ ہے جو پمپا سے پہلے وجود میں آیا۔ اور یہ ایک ابدی ناقابل انکار علامت ہے جو کنڑ کی ادبی تاریخ میں ہے۔

اگراہارا اور مٹھوں کو اہم تعلیمی اداروں کی طرح استعمال کیا جاتا تھا۔ سنسکرت، وید، علم نجوم، علمِ استقلال اور پرانوں کے متعلقہ تعلیم دی جاتی تھی ۔ ضلع وجیاپورہ کے انڈی تعلق سالٹ گی ان مرکزوں میں سے ایک تھا۔

راشٹر کوٹہ کے بادشاہان شیوا اور وشنو کے عقیدت مند تھے اور انہوں نے کئی ایک شیوا اور وشنو کے مندر بھی تعمیر کئے ۔ جین مت کو شاہی سرپرستی حاصل تھی اسلئے خوب پھیلنے والا مذہب بن گیا باوجود اس کے دیگر مذاہب کو بھی بڑا ھاوا ملا۔

@TBS NOT TO BE REPUBLISHED

راشٹر کوٹہ کے بادشاہ ادب اور فن کے دلدادہ بھی تھے۔ان کی عظیم خدمات کے طور پر ہندوستانی تہذیب کو دی جانے والی جو دیکھی جاسکتی ہیں وہ ہیں ایلّورا کا مندر جو چٹانوں میں تراشا گیا ہے جسے کیلاش ناتھ کا مندر کہا جاتا ہے جسے کرشنا اوّل نے تعمیر کرایا یہ ایک سنگی مندر ہے یہ ایک ایسی چٹان کو تراش کر بنایا گیا ہے جو ایک سو فیٹ اونچی اور دو سو چھتّر فیٹ لمبی اور ایک سو چوّن فیٹ چوڑی تھی۔اس کے قریب ہی ایک دشوتارا مندر ہے جو کہ غار میں واقع ہے۔ ایلفنٹا غار جو کہ ممبئی کے قریب ہیں وہ راشٹر کوٹہ کی (تین چہروں والی) نہایت ہی خوشنما تراشی گئی ہے۔راشٹر کوٹہ کی تعمیر کردہ مندر ضلع رائچور کے شراوالا میں ہے اور پٹّا دا کلّو میں ایک جین مندر بھی ہے۔



کیلاش ناتھ مندر۔ایلّورا

کلیان کے چالوکیہ (973 سے 1189) Chalukyas of Kalyana

کلیان کے چالوکیہ کا زمانہ ہندوستان کی مکمل تاریخ کا ایک شاندار اور عزت و وقار کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔انہوں نے آدب، فن اور تعلیم کو بہت زیادہ فروغ دیا۔انہوں نے کنڑ اور سنسکرت کی ترقی کے لئے مواقع فراہم کئے۔انہوں نے کنڑ کے مشہور شاعروں کی سرپرستی کی، مثال کے طور پر درگا سمہا، رنّا، ناگا چندرا وغیرہ وغیرہ۔

اسی عہد میں وچن ساہتیہ کو خصوصی اور نمایاں حیثیت حاصل ہوئی ایک نیا شہر جسے کلیان کہا گیا اس کی تعمیر کا سہرا اور اسے دارالخلافہ بنانے کا فخر سومیشور اوّل کو جاتا ہے۔

تائیلا پادوم جو راشٹر کوٹہ کا باج گذار بادشاہ تھا اس نے راشٹر کوٹہ کے بادشاہ کارکا دوم کو شکست دی۔ اور مانیہ کھیتا کو اپنے قبضہ میں لے کر یہیں سے کلیان کے چالوکیہ خاندان کی تعمیر ڈالی اس نے 24 سال حکومت کی۔ سومیشورا اوّل اس خاندان کا ایک اہم بادشاہ تھا۔ جس نے ایک نیا شہر کلیان تعمیر کیا اور اسے اپنا دارالخلافہ بنایا، جو آج کا بسوا کلیان کہلاتا ہے۔ بیدر میں موجود ہے۔ سومیشورا اوّل نہیں چاہتا تھا کہ اس کی سلطنت سکڑے اس لئے اس کو کئی جنگیں لڑنی پڑیں۔ راجہ دی راجہ چولا کو اس نے کوپّم (Koppam) میں ہرایا۔

سومیشورا اوّل کا بیٹا وکرم آدتیہ VI اس سلطنت کا نامور حکمران تھا۔ وہ ایک بہادر جنگجو، بہترین منتظم حکمران تھا ۔ وہ چالوکیہ وکرم سا کا سال کا 1076ء میں شروع کیا۔ اس نے ہوئسیلہ کے وشنوورد ھن کی بغاوتوں کو کچل ڈالا۔ اس سری لنکا کے حکمران وجئے باہو کے ساتھ تعلقات قائم کیا۔

> وگھنیشور نے ''متکشرا'' تحریر کیا، جو اُس کے دورِ سلطنت میں تھا، اس کا خیال تھا کہ کلیان جیسا بڑا اور مشہور شہر نہ ماضی میں کبھی تھا اور نہ مستقبل میں ہوگا، وہ وکرم آدیتہ جیسے حکمران کو نہ کبھی کسی نے دیکھا اور نہ ہی کسی نے سنا۔

اس سلطنت کا زوال ان بادشاہوں کے زمانہ میں شروع ہوا جو وکرمادتیہ چہارم کے اور سومیشور دوم کے بعد آئے۔ یہ حکومت سومیشور چہارم کے دورِ حکومت میں نہایت کمزور ہوگئی اور کلاچُری بجلا نے کلیان پر قبضہ کرلیا اور اس پر حکومت کرنے لگا۔ یہ وہ زمانہ تھا سماجی انقلاب لانے والا سری جگت جیوتی بسویشورا کے ظہور کا۔ اس نے لنگایت طبقہ کی اصلاح کی جسے ویراشیوا بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے بسویشورا اور ان کے ہم عصر شرنوں کی قدریں جنہیں مقامی زبان میں بسوادی شیوشرنا کہا جاتے ہے عام لوگوں تک پہنچا۔



ویشوا گرو بسوا ایشورا
(کرناٹک کے ثقافتی رہنما)

بسویشورا نے تین طریقوں سے تبلیغ کی، نرم انداز کی نصیحت، سخت تنقید، زبردست دھمکی۔ اس نے کہا کہ نجات کا واحد ذریعہ اپنے آپ کو مکمل طور پر شیوا کے حوالے کردینا ہی ہے۔ ساتھ ہی اس نے کہا کہ کام ہی عبادت ہے۔ اس نے انوبھو منٹپ قائم کیا 1162 ' میں اس نے اپنے وچنوں کو آسان کنڑا زبان میں جو کہ عوامی زبان تھی ایک عام آدمی کے انداز میں بیان کیا۔

سماجی وثقافتی جامعیت میں ان کا انمول شراکت کا احترام کرتے ہوئے حکومتِ کرناٹک نے 24-02-13 کو وشواگرو بسونا کی تصویر کی نقاب کشائی کرتے ہوئے انہیں کرناٹک کا ثقافتی رہنما قرار دیا۔

© KTES NOT TO BE REPUBLISHED

کلیان چالوکیہ کی خدمات:



سکّے

بادامی کے چالوکیہ کی طرح، کلیان کے چالوکیہ نے بھی خصوصی خدمات مختلف میدانوں میں انجام دیں۔ بادشاہت موروثی تھی۔ ریاست کی تقسیم منڈل اور چھوٹی ریاست ناڈو میں تقسیم تھی۔ اس وقت کمپانا (قصبہ) ہوا کرتے تھے تاکہ قریوں میں انتظام کیا جائے۔ زمین کا ٹیکس حکومت کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ تھا۔ اس کے علاوہ دیگر ذرائع میں سیل ٹیکس، جنگی، پیشہ ورانہ ٹیکس اس سلطنت میں ''کادتاورگدے'' کا تقرر ہوتا جو ان محصول کے وصول کرنے کا ذمہ دار ہوتا۔ اس سلطنت میں مختلف درجوں والی تجارتی جماعتیں تھی۔

چالوکیہ عہدِ حکومت میں ادب کو خصوصی اہمیت حاصل ہوئی کنڑا ادب جین اسکالرس کی وجہ سے مالا مال ہو گیا۔ اس زمانے کا قابل لحاظ گادایودھا (ساہسا بھیما وجیہ) رنّا نے لکھا، درگا سمہا نے پنچ تنتر الکھا۔ بلہانا نے وکرما دیوا چرتر الکھا، نیا سنیا نے دھرما مورتا لکھا قانونی دفعات پر مصنف وگیانیشور نے متکشر الکھا۔ بادشاہ سومیشور سوم نے منس اُلّاسا لکھا جو سنسکرت انسائیکلو پیڈیا کہلاتی ہے۔

بے مثال خدمات کے طور پر اگر دیکھا جائے تو چالوکیہ کے دور حکومت میں وچنا ادب ہے، اکا مہادویری، الّامہ پربھو، ماچیاّ اور دیگر وچن نویس بھی ملتے ہیں۔

لکنڈی اور سودی میں گدیانہ، پانا، دھما، پون اور سورنا جیسے سکّے بنانے کے لئے ٹکسالین قائم کئے۔

چالوکیہ صرف ادب کے دلدادہ ہی نہیں تھے بلکہ یہ ادبی وتعمیری کے سرپرست بھی تھے۔ ان کی ادبی وتعمیری خدمات بھی کافی وسیع ہیں۔ مشہور لکنڈی کا کاشی وشویشورا، اٹگی کا مہادیوی مندر، کروتی کا ملیکرجن مندر، گدگ کا کوٹیشور مندر ادبی وتعمیری سرپرستی کی باقابلِ لحاظ بے مثال ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

اس خاندان کے بادشاہوں نے کئی ایک مندر تعمیر کئے اور کنڑ سرزمین کو انہوں نے فنون لطیفہ کا گھر بنا ڈالا۔ موسیقی اور رقص کو بھی خوب فروغ ملا۔ موسیقار اور رقص کرنے والے فنکاروں کا تقرر بادشاہ کے دربار کی خدمت کیلئے ہوا کرتا تھا۔ ملکہ چندرلیکھا نے بہت سارے موسیقی کے ماہرین اور رقص کرنے والوں کی سرپرستی کی۔ منس اُلّاسا اور جگدیکا ملّا دوم ''سنگیتا چڈامنی'' میں موسیقی رقص، فن اور زیورات سے متعلق بحث کیا گیا ہے۔



کاشی وشویشورا کا مندر لکّنڈی

NOT TO BE PUBLISHED

مشق

I: ان خالی جگہوں کو پر کیجئے۔

1. راشٹر کوٹہ خاندان کا بانی _____ تھا
2. کلیان چالوکیہ کا بادشاہ جو راشٹر کوٹہ بادشاہ کی شکست کا باعث بنا _____ تھا۔

3. ''کوی رہاسیہ'' کے مصنف کا نام _____ ہے

4. پونّا کی لکھی ہوئی مشہور نظم _____ ہے

5. کلیان چالوکیہ کا سب سے مشہور بادشاہ _____ ہے

6. _____ کو سماجی انقلاب کا رہنما کہا جاتا ہے۔

II: درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھئے۔

7. راشٹرکوٹہ کے بادشاہوں کا انتظامیہ کیسا تھا؟

8. راشٹرکوٹہ کے تعلیمی نظام کے متعلق لکھئے؟

9. یلّورا مندر کے بارے میں لکھئے؟

10. کلیان کے چالوکیہ نے ادب کو کیسے بڑھاوا دیا؟

III: سرگرمیاں

1. اپنے خیالات کو اپنے ساتھیوں یا اساتذہ کے ساتھ بانٹتے ہوئے بحث کیجئے جو راشٹرکوٹہ کے مندروں کا دورہ کر چکے ہوں۔

2. مانیا کھیتا یا ایلّورا کا سفر کیجئے۔

IV: پراجیکٹس

1. اپنے ہم عمر ساتھیوں میں بحث کرتے ہوئے ایلّورا پر مضمون لکھیں۔

2. مانیا کھیتا کی تصویریں اکٹھا کیجئے۔

3. بسونّا کی زندگی متعلق لکھئے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب-21

چولا اور دوراسمدرا کے ہوئسلہ
(THE CHOLAS AND HOYSALAS OF DWARASAMUDRA)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

☆ چولا حکومت کی توسیع اور مختلف میدانوں میں ان کے خدمات

☆ ہوئیسلہ حکومت کا قیام اور ان کے خدمات مذہب۔ادب فن اور فن تعمیرات کے میدان میں۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

چولا خاندان (850 سے 1279)

پلّوا کے بعد چولا نے تملناڈو، آندھرا اور کرناٹک کے مختلف مقامات پر اپنی گرفت مضبوط کی۔اور نویں صدی سے تیرہویں صدی تک حکومت کی۔انکو یہ اعزاز جاتا ہے کہ انہوں نے ہندوستانی تہذیب کو غیر ملکوں میں روشناس کرایا انہوں نے عظیم مندریں تعمیر کیں۔برہادیشورا مندران کی دین ہے ان کی شہرت تمل ادب کو بڑھاوا دینے سے ہے۔

چولا چند برس پلّوا کے زیر اثر رہے پھر بعد میں وہ آزاد ہو گئے۔سنگم ادب کے مطابق کری کلا چولا ہی اس خاندان کا بانی ہے۔ وجیہ لیا چولا نے اس خاندان کی حکومت کو از سرنو زندہ کیا اور تنجاور کو اس کا دار الخلافہ بنایا۔



برہادیشورا کا مندر تنجاور میں

چولا خاندان کا ایک اہم بادشاہ راجہ راجہ اوّل تھا۔ یہ ایک بہادر عظیم جنگجو اور لائق حکمران تھا چولا حکومت کا بانی ہونے کے ناطے اس نے اس سلطنت کو مضبوط کیا اور پھیلایا۔ اس نے چیر گنگا اور ہانڈیا خاندان کو ہرایا اس نے ایک بحری بیڑہ تعمیر کیا اور اس کے ذریعہ سیلون (سری لنکا) کو فتح کیا۔ ہم تمل والوں کی ایک عظیم طاقت کو ملیشیا اور سنگاپور میں دیکھ سکتے ہیں۔ ان کے تعلقات کا اثر سیاسی، معاشی اور ثقافتی سرگرمیوں میں چھلکتا ہے۔

انہوں نے سمندر پار کے ملکوں سے جو تجارتی تعلقات اپنے دور میں قائم کئے تھے وہ آج بھی جاری ہیں۔

برہادیشورا کا مندر جسے راجہ راجا چولا یکم نے تنجاور میں تعمیر کیا تھا وہ نہایت مشہور ہے۔

راجیندر چولا سوم کے دور حکومت میں چولا کمزور ہوگئی اور پانڈیا نے ان پر آسانی سے فتح حاصل کر لی۔

چولا کی خدمات:

چولا راجگان نے ایک قابل اور لائق منظم انتظامیہ کی بنیاد رکھی تھی ریاست کی تقسیم منڈلم، کوٹ ونگی، ناڈو، کوّرم یا کمیونٹی آف ولیج، تارا۔ کُرم کے طور پر ہوئی تھی۔ ہر ایک قریہ میں مختلف موضوعات سے متعلق ایک کمیٹی اُر کے نام سے ہوا کرتی تھی۔

چولا کے انتظامیہ کی سب سے بہترین خوبی یہ تھی کہ انہوں نے قریہ کی ترقی کے لئے ایک خودکار مقامی حکومت (سیلف گورنمنٹ) بنائی تھی۔ گرام سبھا اولین سبھا ہوتی تارا کروما ایک قریہ کے لئے مخصوص ہوتی۔ ہر ایک کرم کی ایک دیہاتی کمیٹی ہوتی جسے مہا سبھا کہتے۔ اس کا دوسرا نام پیرم گُری بھی تھا اور اس ارکان کا نام پیرومکّل تھا۔ ارکان کا انتخاب رائے دہندگی سے ہوا کرتا تھا۔ صرف سنسکرت تعلیم یافتہ اور مالدار افراد ہی کو الیکشن لڑنے کی اجازت تھی۔

1/6 ایک چھٹہ حصہ کی زمین کی آمدنی ٹیکس کے طور پر وصول کی جاتی تھی آب پاشی کے لئے خصوصی توجہ دی جاتی تھی۔ چولا راجاؤں نے کئی ایک جھلیں تعمیر کی بلیند ور جھیل بنگلورو کے قریب بھی ان میں سے ایک ہے۔ انہوں نے ایک تالاب بھی گنگئی کنڈہ چولا پورم میں تعمیر کیا۔

چولا راجگان شوا کے عقیدتمند تھے اور انہوں نے کئی ایک شومندر تعمیر کئے۔ برہادیشورا مندر جو تنجاور میں ہے وہ پانچ سو فیٹ اونچا ہے اور دو سو پچاس فیٹ پر پھیلا ہوا ہے اور اس کا گنبد دو سو فیٹ اونچا ہے۔ چولیشور کا مندر راجیندر چولا نے تعمیر کروایا۔

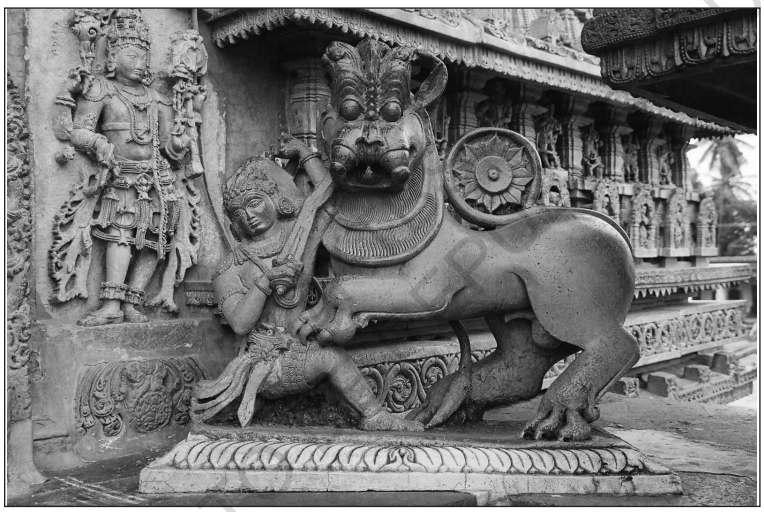
چن پٹن کے قریب اپرامے یا مندر، بگور میں چولیشور مند (بنگلور کے قریب) اور بنّا منگلا کے قریب مُکتیشور

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مندروں کو انہوں نے کرناٹک میں تعمیر کئے۔ان مندروں کا معاشی اور تہذیبی مرکز کے طور پر نام ہوتا ہے۔شیو، گنپتی ،وشنو، درگا اور کارتی کے یا کے مجسمے مشہور ہیں۔

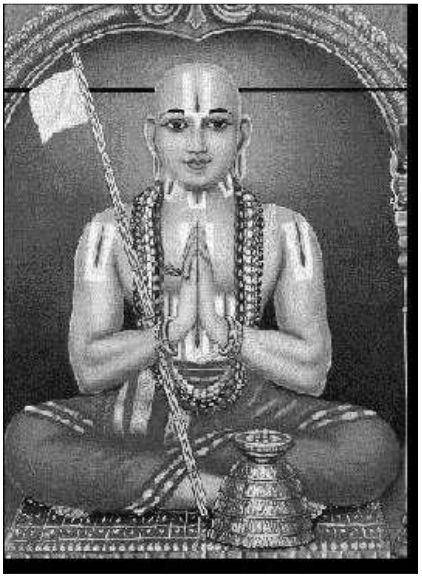
تعلیم کو بڑھاوا دینے کے لئے چولاؤں نے کئی اگرہار تعمیر کئے اُترامیرور اگراہارا بھی ان میں سے ایک مشہور اگراہارا ہے۔یہ مندر تعلیم کے مرکز تھے۔یہ زمانہ وہ تھا جس میں تمل ادب کو ہمہ جہتی ترقی نصیب ہوئی۔کمبا کی رامایناء، سیکلّر کی لکھی پیری یا پورانا، ترو کّا دیوی کی جیو کا جنتامنی اس دور کے قابلِ ستائش ادبی کارنامے ہیں۔

دوارا سمدرا کے ہوئیسلہ (948 - 1346)



ہوئسلا خاندان کا نشان

چالوکیہ کے کرناٹک میں معزول ہونے کے بعد ہوئسلا خاندان مضبوط ہو گیا اس خاندان کا بانی ''سالا'' اس نے یہ حکومت ایک جین پجاری سودتّہ کے حکم پر اس نے چکمگلور کے مُدگیرے تعلق کے سوسے اُور کے قریب کے قریب ایک شیر سے مقابلہ کیا اور اسے مار ڈالا اس لئے عوام میں ہوئیسلہ کے نام سے مشہور ہوا اور حکومت کی بنیاد رکھی۔اس خاندان کے بادشاہوں نے قابل لحاظ خدمات انجام دیں جن میں ادب، تعلیم، فن، فن تعمیر اور آب پاشی نمایاں ہیں۔



رامانوجاچاریہ

وشنوردھن ایک اہم بادشاہ تھا ہوئسلا کا نروپا کاما اور ایرینگا اور بلّالا کے بعد اس خاندان کا عظیم بادشاہ تھا۔ اس نے گنگا وا ڈی کو چولاؤں سے چھینا اور ''تلکا ڈوگنڈا'' کا خطاب پایا۔ اس کامیابی کو یاد گار بنانے کے لئے اس نے کیرتی نارائنا کا مندر تلکا ڈ میں چن کیشوا (وجیہ نارائنا) کا مندر بیلور میں تعمیر کرایا۔ اس نے اپنی سلطنت کی توسیع کرنا چاہا مگر چالوکیہ کا بادشاہ وکرم مادتیہ چہارم نے اسے شکست دی۔

رامانوجاچاریہ وششٹھادویتا کا طریقۂ پیغام چولا سلطنت میں پھیلا نہ سکا تھا اسلئے بٹی دیوا وشنوردھنا کے دربار میں آتا ہے۔ اور اس کی سرپرستی میں اس نے اپنے مسلک کو سارے کرناٹک میں پھیلایا۔

اس حکومت کا زوال بلّالاسوم کے زمانہ حکومت میں ہوا اس زمانہ میں وجیہ نگر حکومت برسر اقتدار آئی۔

ہوئسلا خاندان کی خدمات:

ہوئسلا خاندان نے صوبائی حکومتوں کے انتظام کا طریقہ رائج کیا۔ شہزادیوں کو حکومت کرنے کا حق دیا گیا ساتھ ہی رانی اور شاہی خاندان کو بھی سرکاری افسران ناڈوا اور وشایا کے فرائض انجام دیتے۔ قریوں میں حکومت کی جانب سے نمائندے ہوتے جو انتظامی امور کی دیکھ بھالی کرتے جن کو گوڈا، سینابوا اور تلوارا وغیرہ ہوا کرتے۔

زراعت کو ترقی دینے کیلئے ہوئسلا نے بے شمار جھیلیں مثلاً شانتی ساگر، بلّالارایا سمدرا، وشنوسمدرا وغیرہ تعمیر کئے۔ شہروں میں وہ مختلف درجات کے لوگ ہوا کرتے جو مختلف پیشوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ریاست کی آمدنی کا اہم ذریعہ لگان ہوا کرتا۔ اس سماج کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ ایک فوجی دستہ ہوا کرتا تھا جو بادشاہ کی حفاظت پر مامور ہوتا اس دستہ کے افسران کو ''گروڈا'' کہا جاتا۔ جب بادشاہ مرجاتا تو اس دستہ کے فوجی بھی اپنے آپ کو قربان کر دیتے تھے۔

ہوئسلا حکومت کے دوران مختلف مذاہب جین ازم، بدھ ازم، شیوازم، ویشنوازم، ویرشیوازم، اور شری

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ویشنوازم ہوا کرتے تھے۔

اگر ہارا، مٹھ اور مندر تعلیم کے مرکز ہوا کرتے۔ عمدہ تعلیمی مراکز تھے مثلاً میل کوٹے، سالی گرام، سارکے، ارسیکرے اور دیگر مقامات رپر جہاں وید، ویداشاستر ا، کنڑ اور سنسکرت کی تعلیم دی جاتی۔

کنڑ ادب نہایت زور وشور سے فروغ پایا۔ ردرا بھٹ جگناتھ وجیا، مشہور کنڑ شاعر جنا نے یشودھرا چرتے۔ ہری ہرا نے چمپو نظم گرجا کلیانا لکھی، راگھووانکا نے ہرش چندر کاویا لکھی۔ کیشو راجہ نے شبدامنی درپٹنا لکھی۔ یہاں تک کہ سنسکرت میں رامانجا اچاریہ نے سری بھاسیہ اور پرشارا بھٹ نے ''شری گنارتنا کوشا'' لکھی۔

ہوئسلا کا فن تعمیر دنیا بھر میں مشہور ہے۔ ہوئسلا نے اپنے مندر سوپ اسٹون سے تعمیر کئے۔ ان کی تعمیرات کی پانچ خصوصیات ہر ایک تعمیر میں دیکھی جاسکتی ہے۔ وہ یہ کہ ہر ایک تعمیر ستارہ کی شکل والا۔ مندر کا اندرونی حصہ Jagati مزین چوکھٹے، گنبد اور ستون۔

@KTBS
BE REPUBLISHED



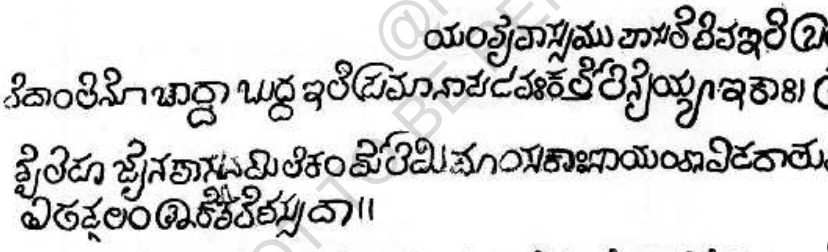
چن کیشوا مندر بیلور



شیلا بالیکا

چن کیشوا مندر کے ستونوں کی بنیاد پر خوبصورت رقاصوں (شیلا بالیکا) کے مجسمے ہیں۔ فوجی سپہ سالار کٹیا ملّا نے ہوئسلیشور مندر ہلے بیڈو میں تعمیر کیا۔ سومدانائیکا نے سومناتھ پور میں جو مندر تعمیر کیا وہ بھی نہایت مشہور ہے۔ ارسیکرے میں بھی بہت سے منادر اور بسہ یاں ہیں گووندناہلّی، دوڈاگدّاولی اور بھدراوتی میں بھی کئی ایک مندر ہیں۔ یہ سارے منادر اپنی انتہائی نازک سنگ تراشی کے لئے مشہور ہیں۔ ہوئسلا کا فن تعمیر نے دیگر تعمیرات پر بھی اپنا خاص اثر ڈالا۔ راسوجا، چاونا، جاکنا اور دناکنا چند مشہور سنگ تراش جو اس زمانے میں پائے جاتے تھے۔

© @KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



ಯಂ ಶೈವಾಸ್ಸಮುಪಾಸತೇ ಶಿವ ಇತಿ ಬ್ರಹ್ಮೇತಿ ವೇದಾಂತಿನೋ
ಬೌದ್ಧಾ ಬುದ್ಧ ಇತಿ ಪ್ರಮಾಣಪಟವಃ ಕರ್ತೇತಿ ನೈಯಾಯಿಕಾಃ
ಅರ್ಹಚ್ಚೇತಿ ಹ ಜೈನಶಾಸನಮತಿಃ ಕರ್ಮೇತಿ ಮೀಮಾಂಸಕಾಃ
ಸೋಯಂ ವೋ ವಿದಧಾತು ವಾಂಛಿತಫಲಂ ಶ್ರೀ ಕೇಶವೇಶಸ್ಸದಾ ॥

ಶೈವರು ಶಿವನೆಂದು, ವೇದಾಂತಿಗಳು ಬ್ರಹ್ಮವೆಂದು, ಬೌದ್ಧರು ಬುದ್ಧನೆಂದು, ಪ್ರಮಾಣದಲ್ಲಿ ಸಮರ್ಥರಾದ ನೈಯಾಯಿಕರು ಕರ್ತೃವೆಂದು, ಜೈನರು ಅರ್ಹನೆಂದು, ಮೀಮಾಂಸಕರು ಕರ್ಮವೆಂದು ಯಾವನನ್ನು ಉಪಾಸನೆ ಮಾಡುವರೋ ಅವನೇ ಆದ—ಈ ಶ್ರೀ ಕೇಶವನೆಂಬ ಈಶನು ನಿಮಗೆ ಇಷ್ಟಾರ್ಥವನ್ನು ಪಾಲಿಸಲಿ.

بیلور کے مندر میں کندہ کی گئی نظم میں بتایا گیا ہے کہ سب مذاہب برابر ہیں۔

مشق

I: خالی جگہوں کو بھرتی کیجئے۔

1. چولا راجاؤں کا دارالسلطنت _____ تھا۔
2. چولا عہد حکومت میں مختلف موضوعات کے لئے بنی کمیٹیاں _____ تھیں۔
3. چولا کا اہم تعلیمی مرکز یا اگراہارا _____ تھا۔
4. بنگلورو کے قریب بیگور میں چولا راجاؤں سے تعمیر کردہ مندر _____ ہے۔
5. ہوئسلا کے دور حکومت میں بادشاہ کے جسمانی محافظ دستہ کا نام _____ تھا۔
6. وہ نظم جسے راگھوانکا نے لکھا _____ کہلاتی ہے۔

II: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔

7. چولا سلطنت کا بانی کون تھا؟
8. چولا انتظامیہ کی اہم خوبیوں پر نوٹ لکھئے؟
9. ہوئسلا نے ادب کو فروغ دینے کے لئے جو اقدامات کئے ان کا ذکر کیجئے؟

III: سرگرمیاں

1. آپ نے جس قریبی مندر کا مشاہدہ کیا تھا اس پر بحث کیجئے۔
2. شیلا بالیکا جو بیلور میں ہے اس کے بارے میں اپنے استاد سے معلومات حاصل کیجئے۔

IV: پروجیکٹس

1. بیلور اور ہلے بیڈ کے مندروں کو جایئے اور پروجیکٹ رپورٹ تیار کیجئے
2. ہوئسلا کے فن پر ایک پروجیکٹ تیار کیجئے اور اس میں استعمال شدہ اشیاء پر بحث کیجئے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سیاسی سائنس (Political Science)

باب - 22

جمہوریت

DEMOCRACY

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ سیکھیں گے۔

☆ جمہوریت کے معنی ومفہوم کو جانیں گے۔

☆ جمہوریت کی مختلف اقسام اوران کے اختلافات کی نشاندہی کریں گے۔

☆ جمہوریت کی خوبیاں کامیابی کے عوامل اور جمہوریت کے نقصانات کی وضاحت کریں گے۔

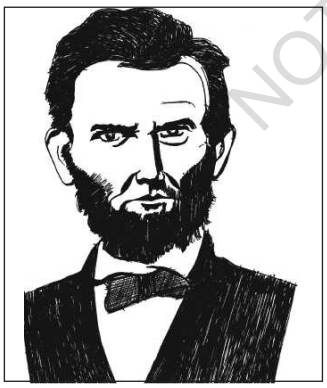
☆ ہندوستان میں بالغ رائے دہندگی کے نظام اور عام انتخابات کے نظام کی وضاحت کریں گے۔

☆ جمہوری نظام میں سیاسی جماعتوں کے فرائض اور ذمہ داریوں کی وضاحت کریں گے۔

☆ جمہوریت میں ذرائع ابلاغ کی ذمہ داریوں کا تجزیہ کرینگے۔

☆ معلومات کا حق قانون 2005 (RTE) کے بارے میں جانیں گے۔

جمہوریت حکومت کی قدیم طرز حکومت میں سے ایک ہے۔قدیم ہندوستان میں جمہوریت کے آثار نظر آتے تھے۔



ابراہیم لنکن

مثال کے طور پر: ویدک دور کی سبھا اور سمیتی جمہوری طرز حکومت کے قیام کے لئے دنیا میں کئی بغاوتیں اور انقلابات رونما ہو چکے ہیں۔لفظ جمہوریت (Democracy) یونانی لفظ (Demokratia) ڈموکراشیا سے ماخوذ ہے۔ڈیمو:'Demos' کا مطلب ہے لوگ،"Kratia' کریٹیا کا مطلب ہے عوام کی حکمرانی جس کا معنی ہیں لوگوں کی حکمرانی یعنی عوام کی حکومت۔انتخابات جمہوریت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔انتخابات عوام کو اپنی حکومت بنانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔یہ ''ایک فرد ایک ووٹ'' کے اصول پر کام کرتا ہے۔حکومت عوام کے ذریعے بنتی ہے۔اور عوام ہی

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS

فیصلہ کرنے والے ہوتے ہیں۔امریکہ کے سابق صدر ابراہیم لنکن نے جمہوریت کی تعریف ''عوام کی حکومت' عوام کے ذریعہ اور عوام کے لئے کے طور پر کی تھی۔جمہوریت حکومت کی جمہوری طرز حکومت کا نمونہ ہے۔جہاں سب سے زیادہ طاقت عوام کی ہوتی ہے۔

جمہوریت کی تعریف :۔ (1) لارڈ بریز: جمہوریت ایک ایسی طرزِ حکومت ہے۔جس میں ریاست کی حکمرانی کے اختیارات قانونی طور پر کسی ایک طبقہ یا جماعت کے ہاتھ میں نہیں ہوتے لیکن مجموعی طور پر کمیونٹی کے ارکان کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔(2) ہرمین فائنز: جمہوریت نہ صرف حکومت کی فلسفی شکل ہے بلکہ کے زندگی کا ایک طریقہ بھی ہے۔

جمہوریت کی اقسام: جمہوریت میں دو قسمیں ہیں۔وہ براہ راست جمہوریت اور بالواسطہ جمہوریت (نمائندہ جمہوریت اور اکثریت) ہیں۔

براہ راست جمہوریت (Direct Democracy)

براہ راست جمہوریت میں عوام بلاواسطہ (براہِ راست) طور پر حصہ لیتے ہیں یہ براہِ راست اپنی حکومت کے انتخاب میں اپنی ترقی کے لئے پالیسیاں اور قوانین بنانے میں براہ راست حصہ لیتے ہیں۔براہ راست جمہوریت کا نظام صرف چھوٹی وسعت اور آبادی والے ممالک میں ہی رائج ہوسکتا ہے۔یہ نظام قدیم یونان میں رائج تھا اور اس وقت سوئٹزرلینڈ میں رائج ہے۔استصواب رائے عامہ (ریفرنڈم) اور پہل کے ذریعہ براہ راست جمہوریت زیادہ موثر ہوتی ہے۔ہندوستان میں اس کی وسعت اور آبادی کے حجم کی وجہ سے براہ راست جمہوریت پر عمل کرنا مشکل ہے۔

بالواسطہ جمہوریت: (Indirect Democracy) :

بالواسطہ جمہوریت یعنی نمائندہ کے ذریعہ جمہوریت۔بڑی قوموں جیسے ہندوستان امریکہ اور اس طرح کے دیگر ممالک میں موزوں ترین ہے۔بالواسطہ جمہوریت میں عوام اپنے نمائندے وقتاً فوقتاً انتخابات کے ذریعہ منتخب کرتے ہیں۔اور انہیں قانون ساز اداروں میں بھیجتے ہیں۔یہ نمائندے قانون ساز کے عمل میں شامل ہوکر قوانین بناتے اور انظامیہ پر اپنا اختیار بنائے رکھتے ہیں۔

جمہوریت کو منتخب نمائندوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً ہونے والے انتخابات کے ذریعے حکومت سے تعبیر کیا جاتا

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ہے۔منتخب نمائندے بدلے میں اپنے لیڈر اور ملک کے اعلیٰ ترین ناظم (افسرِ اعلیٰ) کا انتخاب کرتے ہیں۔

جمہوریت کی خصوصیات:۔

1) جمہوریت عوام کی رضامندی پر مبنی ہے۔
2) یہ وہ حکومت ہے جہاں لوگ اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔اور وہ قانون بناتے ہیں۔
3) یہ عام بالغ رائے دہندگی کے اصول پر مبنی ہے۔
4) انتخابات باقاعدگی سے آزادانہ اور منصفانہ انداز میں منعقد ہوتے ہیں۔
5) شہری بنیادی حقوق سے لطف اندوز ہوتے ہیں اسلئے انفرادی ترقی کی گنجائش ہے۔
6) حکومت عوام کے سامنے جوابدہ ہے۔
7) عوام حکومت کو تبدیل کرنے اور للکارنے کا حق رکھتے ہیں۔پرامن آئینی طریقے سے
8) قانون کی حکمرانی کا یہ اصول ہے کہ تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں۔اس حکومت میں اس کی پیروی کی جاتی ہے۔حکومت کے اختیارات آئینی دفعات کے تحت محدود ہیں۔
9) یہ سیاسی جماعتوں کو تسلیم کرتا ہے۔اور حزب اختلاف جماعت (اپوزیشن پارٹی) کو خصوصی ذمہ داری سونپتا ہے۔
10) یہ عام آدمی میں وقار کے احساس کو برقرار رکھتا ہے۔
11) جمہوریت کی اہم بنیاد آزادی اور مساوات ہیں۔عوام کو زیادہ سے زیادہ آزادی اور مساوات حاصل ہے۔جمہوریت میں لوگوں میں ذات پات مذہب اور مقام و مرتبہ کی بنیاد پر کوئی فرق نہیں ہوتا۔
12) جمہوریت میں عوام خودمختاری (اعلی طاقت) کا حتمی ذریعہ ہیں۔اور حکومت اپنی طاقت عوام سے حاصل کرتی ہے۔اس مقصد کے لئے مخصوص وقفوں پر انتخابات ہوتے ہیں۔ہندوستان میں عام انتخابات پانچ سال میں ایک بار ہوتے ہیں۔
13) جمہوریت ایک فلاحی ریاست ہے۔اور اس میں کسی خاص طبقے کی نہیں بلکہ مجموعی طور پر عوام کی فلاح و بہبود پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔
14) جمہوریت ایک شخصی عبادت ہے

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

جمہوریت کی کامیابی کے لئے ضروری عوامل:

1) عوام میں جمہوریت کے تحفظ کا جذبہ ہونا چاہیئے۔

2) لوگوں کو ہمیشہ چوکنا رہنا چاہیئے۔

3) رواداری جمہوریت کی کامیابی کے لئے درکار بنیادی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ انہیں لین دین کے جذبے کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔

4) جمہوریت کی کامیابی کا انحصار اچھی قیادت پر ہے۔ لیڈروں میں عام آدمی کے مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت ہونی چاہیئے وہ خدمت، حب الوطنی اور ایثار کے جذبے کا مالک ہونا چاہیئے۔

5) موثر حزب اختلاف جماعتیں (اپوزیشن پارٹی) حکومت کو چوکنا رکھتی ہے۔ یہ اکثریت پارٹی کو آمر بننے سے روکتی ہے۔

6) باخبر اور تعلیم یافتہ ووٹر جمہوریت کی کامیابی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

7) جمہوریت کی کامیابی عوام کے کردار پر منحصر ہے۔ انتخابات کے دوران عوام کو لازمی طور پر ووٹ دینا چاہیئے۔ عوام کو بدعنوانی سے پاک ہونا چاہئے۔ عوام کو چاہیئے کہ وہ موثر اور خوش اخلاق نیک نمائندے انتخاب کریں۔ جو ان کے مسائل حل کر سکیں۔

8) آزادانہ، نڈر اور غیر جانبدار پریس (ذرائع ابلاغ) جمہوریت کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

9) منظم، موثر اور ذمہ دار بلدیاتی ادارے جمہوریت کو تقویت دیتے ہیں۔

جمہوریت کی خوبیاں:

بہت سے ممالک نے جمہوریت کو اس کی خوبیوں کی وجہ سے بہترین طرز حکومت کے طور پر قبول کیا ہے۔ جمہوریت کی خوبیاں درج ذیل ہیں۔

1) یہ ایک آزاد عدلیہ کے ذریعے لوگوں کے حقوق اور آزادی کا تحفظ کرتی ہے۔

2) یہ مساوات کے اصولوں پر مبنی ہے۔

3) یہ لوگوں کو فیصلہ سازی اور قوانین بنانے میں خود کو شامل کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

4) عوام اپنی مرضی کے نمائندے اور حکومت منتخب کرتے ہیں۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

5) بحث ومباحثہ کے بعد فیصلے کئے جاتے ہیں۔ فیصلے عوام کی رائے پر ہوتے ہیں۔

6) اپوزیشن حکومت کی جانب سے اختیارات کے غلط استعمال کو (چیک) جانچ پڑتال کرتی ہے۔

7) بنیادی حقوق فرد کی شخصیت کی نشوونما کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

8) یہ انتخابات کے ذریعے حکومت کی پرامن تبدیلی لاتا ہے۔ اور اس طرح انقلاب کے خطرے کو کم کرتا ہے۔

9) جمہوریت قوم پرستی، حب الوطنی لوگوں کا احترام اور تنوع کے درمیان اتحاد کرتی ہے۔

جمہوریت کے نقصانات: (خامیاں)

جمہوریت میں کچھ خامیاں یا نقائص ہوتے ہیں۔ جمہوریت کے نقصانات درج ذیل ہیں۔

1) قابل احترام تعلیمی قابلیت انتظامی صلاحیتوں قائدانہ خوبیوں کا فقدان سماجی معاشی سیاسی مسائل سے لاعلمی اور نمائندوں کا خودغرض رویہ جمہوریت کو کمزور کرتا ہے۔

2) سیاسی جماعتوں میں اقتدار کے لئے مقابلے کا نتیجہ تعصب اور بدعنوانی کی صورت میں نکلتا ہے۔

3) قومی مفاد سے زیادہ پارٹی کے مفادات اہم ہوجاتے ہیں۔

4) ایک سیاسی جماعت سے دوسری سیاسی جماعت میں تبدیلی غیر مستحکم حکومت کی طرف لے جاتی ہے۔

5) ذات پات کا عنصر انتخابات میں پیسے اور طاقت کا استعمال جمہوری ترتیب وتنظیم میں حکومت کو کمزور کرتا ہے۔

6) جمہوریت میں قانون سازی ایک طویل عمل ہے۔

7) انتخابات کا انعقاد مہنگا اور وقت طلب ہے۔

8) بعض اوقات اکثریتی جماعت آمرانہ بن جاتی ہے۔ اور اقلیت کی رائے کو دبایا جاتا ہے۔

9) ان پڑھ غریب عوام کا اکثر برسر اقتدار لوگ استحصال کرتے ہیں۔

10) سماج دشمن عناصر اپنے پیسے اور طاقت سے حکومت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

عام بالغ رائے دہندگی (یونیورسل اڈلٹ فرنچائز):

ہندوستان میں جمہوریت نمائندہ ہے۔ نمائندہ جمہوریت میں انتخابات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ عوام کو انتخابات میں ووٹ دینے کا حق ہے۔ ہندوستان میں 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کے تمام لوگوں کو ووٹ ڈالنے کا حق فراہم کیا جاتا ہے۔ ذات اہلیت عقیدہ مذہب زبان اور جنس مداخلت کے بغیر ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

1989 سے پہلے ہندوستان میں ووٹ ڈالنے کی کم از کم عمر 21 سال تھی۔ 1989 کی 61 ویں ترمیمی ایکٹ کے ذریعے ووٹ ڈالنے کی عمر 21 سال سے کم کر کے 18 سال کر دی گئی ہے۔

بہترین حکومت ہمیشہ انتخاب کرنے والوں پر منحصر ہوتی ہے۔ لہذا ووٹر کو ووٹ دیتے وقت ذات پات عقیدہ پیسے یا پٹھوں کی طاقت کے زیر اثر نہیں آنا چاہیے۔ ووٹر کو امیدوار کا انتخاب کرتے وقت محتاط رہنا چاہیئے۔ اسے اچھی خوبیوں اور صلاحیتوں کے حامل امیدوار کا انتخاب کرنا چاہیئے جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1) امیدوار کو معاشرے کی خدمت کرنے کا جذبہ اور دلچسپی ہونی چاہیئے۔
2) امیداوار کو عوام کے مسائل کا خیال ہونا چاہیئے۔ اور وہ آسانی سے قابل رسائی کر سکتا ہے۔
3) امیدوار کو تعلیم یافتہ دیانتدار ایماندار اور خدمت گذار ہونا چاہیئے۔
4) امیدوار کو بدعنوان نہیں ہونا چاہیئے۔ اور بے لوث خدمت کردار اور اعمال میں دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے۔
5) عدالتوں کو اسے مجرم قرار نہیں دینا چاہیئے۔ اور اسے مجرمانہ سرگرمیوں سے پاک ہونا چاہیئے۔
6) امیدوار کو سماج دشمن اور ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہونا چاہیئے۔

انتخابات:۔

جمہوری نظام میں انتخابات کی بہت اہمیت ہے۔ انتخابات وقتاً فوقتاً سے ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں انتخابات پانچ سال میں ایک بار ہوتے ہیں۔ لیکن یہ مدت پر ملک میں مختلف ہوتی ہے۔ معمول کے مطابق پانچ سال میں ایک بار ہونے والے انتخابات کو عام انتخابات کہا جاتا ہے۔ اگر پانچ سال کی مقررہ مدت کے اندر خالی نشستوں کو پر کرنے کے لئے انتخابات کرائے جائیں تو ایسے انتخابات کو ضمنی انتخابات کہا جاتا ہے۔ حکومت ہند کی جانب سے انتخابی کمیشن کی تشکیل آئینی طریقے کار سے انتخابات کے انعقاد کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا صدر دفتر نئی دہلی میں ہے۔

اس وقت چیف الیکشن کمیشنر کے ساتھ ساتھ دو الیکشن کمیشنروں کا تقرر بھی کیا گیا ہے۔ ان کا تقرر صدر ہند کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ کو کمشنروں کی تعداد کا تعین کرنے کا اختیار حاصل ہے پنچایت راج اداروں کے انتخابات کرانے کے لئے ریاستی سطح پر ریاستی الیکشن کمیشن موجود ہے۔ یہ علاقائی تنظیموں کے لئے انتخابات کرواتا ہے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. مناسب الفاظ سے خالی جگہہ پر کریں۔

1. لفظ (Domocracy) _____ اور _____ لفظوں سے ماخوذ ہے۔
2. ہندوستان میں ووٹ ڈالنے کی کم از کم عمر _____ سال ہے۔
3. پانچ سال کے معمول کے مطابق ہونے والے انتخابات کو _____ انتخابات کہا جاتا ہے۔
4. علاقائی تنظیموں کے انتخابات کروانے والا ادارہ _____ ہے۔

II. درج ذیل سولات کے مختصر جواب دیں۔

5 جمہوریت کے فوائد کیا ہیں؟

6 براہ راست جمہوریت بالواسطہ (نمائندہ) جمہوریت سے کیسے مختلف ہے؟

7 عام بالغ رائے دہندگی کیا ہے؟

8 جمہوریت کی کامیابی کے لئے ضروری عوامل کی فہرست بنائیں۔

9 موثر اپوزیشن پارٹی جمہوریت میں ایک لازمی عنصر ہے۔ کیوں؟

10 جمہوریت کی خوبیاں بتایئے۔

11 جمہوریت میں وقتاً فوقتاً انتخابات کیوں ضروری ہیں؟

12 جمہوریت کی کامیابی کا انحصار ووٹروں پر ہے۔ بحث کریں۔

III. سرگرمیاں:۔

1. جمہوریت حکومت کی بہترین شکل ہے۔ بحث کریں۔
2. بہترین قیادت جمہوریت کی کامیابی میں کردار ادا کرتی ہے۔ ترتیب شدہ گفگو کریں۔

IV. منصوبے

1. اپنے استاد کی رہنمائی سے سوئٹزرلینڈ میں رائج براہ ریاست جمہوریت پر ایک منصوبائی رپورٹ تیار کریں۔
2. ہماری ریاست میں بدعنوانی کے خلاف لوک ایکٹ کے کردار پر ایک رپورٹ تیار کریں۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب:23

مقامی خودمختار حکومت

(Local Self Government)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

☆ مقامی خودمختار حکومت کے پس منظر

☆ مقامی خودمختار حکومت کے اغراض ومقاصد اور افعال کی وضاحت

☆ مقامی خودمختار حکومت کی تشکیل، انتظامیہ، ذمہ داریاں اور فرائض بیان کرنا۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ہندوستان میں مقامی خود اختیاری حکومت کا تصور بہت پرانا ہے۔ ہندوستان بہت سی کی قدیم سلطنتیں مقامی خودمختار حکومت کو کافی اہمیت دیتی تھیں۔ مقامی خودمختار حکومت، حکومت اور عوام کے درمیان ایک رشتہ قائم کرتی ہے۔ یہ مقامی لوگوں کے مسائل کو عوام کے تعاون اور شرکت سے مقامی سطح پر حل کرتی ہے۔ انتظامیہ میں عوام کی شرکت جمہوری اداروں کو بنیادی سطح سے قوت پہنچاتی ہے۔ مقامی مجلس انتظامیہ کے لئے عوام کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ خودحکومت کرنے والی جماعتوں کو خودمختار حکومت کہتے ہیں جو اختیارات کو لامرکزیت کی بنیاد پر تقسیم کرتے ہیں۔ انگریزی دور میں ہندوستان میں 1919 اور 1935ء کے ایکٹ نے مقامی خودمختار اداروں کو مزید اختیارات فراہم کئے ہیں۔ آزادی کے بعد ہندوستانی حکومت نے ہمارے بابائے قوم کے خواب کے لئے کئی کمیٹیاں مقرر کی اور گرام سوراجیہ کو پورکرنے ایکٹ پاس کیا۔

اس کے علاوہ ہندوستانی آئین میں ایک ہدایت بھی شامل کی گئی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ ریاست گاؤں کی پنچایت کو منظم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے گی اور انہیں موثر طریقے سے کام انجام دینے کے لئے مناسب اختیارات اور اقتدار فراہم کرے گی۔ 73 ویں اور 74 ویں آئینی ترمیم جو 1993 میں نافذ ہوئیں پنچایت راج نظام

کی تاریخ میں سنگِ میل بن گئیں۔

کرناٹک میں مقامی خودمختار حکومتیں آزادی سے قبل کے دور میں بھی تھیں۔ آزادی کے بعد کے دور میں ریاستی حکومت نے مقامی اداروں کو قائم کرنے اور مضبوط بنانے کے لئے کئی کمیٹیاں مقرر کیں تھیں۔ 1983ء میں پنچایت راج ایکٹ متعارف کرایا گیا اور 1985ء میں یہ عمل پیرا ہوا۔ اس ایکٹ کے مطابق راست انتخابات کے ذریعہ ضلعی سطح پر ضلع پنچایت تعلقی سطح پر تعلقہ پنچایت، دیہاتی سطح پر دیہی پنچایت بنائے گئے بعدازاں 73ویں ترمیمی اُصول کے تحت 1993 میں پنچایت راج کے ایکٹ کو مضبوط بنانے کیلئے ترمیم کی گئی ہے۔ کرناٹک، گرام پنچایت، تعلقہ پنچایت، ضلعی پنچایت کو پنچایت راج ادارے کے طور پر کہا جاتا ہے۔ جدید ترقی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کرناٹک پنچایت راج ایکٹ میں کئی بار ترمیم کی گئی 73ویں ترمیم کے مطابق پنچایت راج اداروں کو دستوری درجہ دیا گیا ہے۔

مقامی خودمختار حکومتوں کے مقاصد یہ ہیں۔

- ☆ مقامی لوگوں کو اپنے مقامی مسائل کو حل کرنے کے لئے شریک کرنا۔
- ☆ عام لوگوں کو انتظامی معلومات فراہم کرنا۔
- ☆ مرکزیت اختیارات کے انتظامیہ کو موثر بنانا۔
- ☆ اختیارات کی تقسیم میں مدد کرنا اور انتظامیہ کو مزید موثر بنانا بنیادی طور پر لوگوں میں رہنمائی کی تربیت دینا اور ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا۔

مقامی خودمختار حکومتوں کے افعال:۔ مقامی خودمختار حکومتوں کے کام جیسے گرام پنچایں، تعلقہ پنچایتیں اور ضلع پنچایتیں مختلف ہوتی ہیں۔ چند اہم افعال یہ ہیں۔

مقامی حکومت کے اہم کام یہ ہیں۔

- ☆ پنچایت کی جائداد کا تحفظ اور دیکھ بھال کرنا۔
- ☆ مقامی مجلس کا سالانہ بجٹ تیار کرنا۔
- ☆ صحت اور خاندانی فلاحی پروگرام منعقد کرنا۔
- ☆ ترقیاتی کاموں جیسے سڑکیں بنانا۔ بجلی فراہم کرنا، مکانات تعمیر کرانا۔ پینے کے پانی کا انتظام وغیرہ کے منصوبے بنا کر انہیں پایہ تکمیل کو پہنچانا۔
- ☆ ابتدائی ثانوی، غیر رسمی اور تعلیم بالغان کے پروگرام بنانا اور تعلیم کی ہمت افزائی کرنا۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

☆ علاقے کی پاکی صفائی کا خیال رکھنا۔

☆ ہر قسم کی آلودگی کو روکنا۔اور صحت کی بہترین سہولیات فراہم کرنا۔

☆ ضروری اشیاء جیسے اناج، مٹی کا تیل کی تقسیم کے انتظامات کرنا۔

☆ پیدائش اور اموات کے داخلے رکھنا۔

☆ زراعت، مویشی پالن، کھادی اور دستکاری صنعتوں کی ہمت افزائی کرنا۔

☆ مٹی پانی اور جنگلات کے تحفظ کے پروگرام بنانا۔

☆ کسانوں کی مدد کے لئے زرعی وسیع پروگرام عمل درآمد کرنا۔

☆ پسماندہ ذات اور پسماندہ قبائل کمزور طبقات، عورتوں اور بچوں کے فلاحی پروگرام کے منصوبے بنا کر عمل درآمد کرنا۔

☆ بازار کے سہولیات، روشنی کا انتظام، کتب خانوں کے سہولیات فراہم کرنا۔

☆ مارکیٹ، محلوں میں بجلی اور لائبریری کی سہولیات فراہم کرنا ٹیکس، فیس اور دیگر جرمانے جمع کرنا۔

☆ حکومت کے مختلف منصوبے اور فلاحی پروگراموں سے فائدہ اٹھانے والوں کی نشاندہی کرنا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

آمدنی کے ذرائع:

مقامی خودمختار اداروں کو مختلف منصوبے اور پروجیکٹس پر عمل پیرا کرنے کیلئے فنڈس کی ضرورت پڑتی ہے۔مقامی اداروں کی آمدنی کے اہم ذرائع یہ ہیں۔

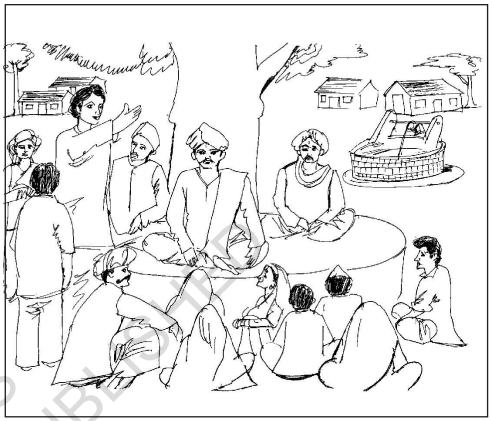
- پانی، صحت، تعلیم، لائبریری سے رقم جمع کی جاتی ہے۔
- مکانات، خالی جگہوں، تجارتی اداروں، مارکیٹ تفریحی ذرائعوں اور اشتہاری اداروں سے ٹیکس کی شکل میں رقم جمع ہوتی ہے۔
- سیر وتفریح کے مرکزوں سے ٹیکس جمع ہوتا ہے۔
- پنچایت کی جائیداد سے کرایہ اور رہن کی رقم جمع ہوتی ہے۔
- ریاستی حکومت سے مالی عطیات حاصل ہوتے ہیں۔

مقامی خود اختیار تنظیموں کی تشکیل:

(Composition of local self governing bodies)

گرام سبھا:

گرا سبھا کے لئے کوئی انتخابی طریقۂ کار نہیں ہے۔ گراما یا گاؤں کے 18 سال یا اس سے زائد عمر کے تمام ممبران گرام سبھا میں حصّہ لے سکتے ہیں۔ گرام پنچایت کے صدر اور گرام پنچایت کے اراکین اجلاس میں شرکت کرتے ہیں۔ گرام سبھا کا اجلاس چھ ماہ میں کم از کم ایک بار ضرور ہونا چاہیئے۔ گرام سبھا کے اجلاس میں دیہات کے لوگ کے مسائل کے حل کے تعلق سے لئے گئے فیصلوں پر غور کرتی ہے اور آئندہ آنے والے کاموں کے تعلق بحث کرتی ہے۔ اور دیہات کے لوگوں کے سودمند مشوروں کو قبول کرتی ہے اور حکومت کے کئی منصوبوں سے مستفیذ لوگ کی نشاندہی کرنے کی ذمہ داری اس سبھا کی ہوتی ہے۔



گرام سبھا

گرام پنچایت: گرام پنچایت وہ تنظیم ہے جو نچلی سطح پر پنچایت راج اداروں کی بنیاد کے طور پر موجود ہے۔ گرام پنچایت عام طور پر، آبادی کی بنیاد پر تشکیل دی جاتی ہے۔ 5000 سے 7000 کے درمیان آبادی والے، دیہاتوں کے گروہ کو ملا کر گرام پنچایت کی تشکیل دی جاتی ہے۔ شمالی کینرا جنوبی کینرا اور ملناڈو علاقوں میں جہاں کی آبادی صرف 2000 ہو تو وہاں گرام پنچایت تشکیل دی جاتی ہے۔ گرام پنچایت کے اراکین پنچایت علاقے کے بالغ رائے دہندوں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ ہر 400 بالغ رائے دہندوں پر مشتمل ایک رکن ہوتا ہے۔ درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل، پچھڑی جماعتوں اور عورتوں کے لئے نشستیں مخصوص کر دی جاتی ہیں۔ گرام پنچایت کے دفتر کی مدد اجلاس کے دن سے شروع ہو کر پورے 5 سال کے لئے ہوگی۔

کرناٹک پنچایت راج ایکٹ 1993 کے مطابق، پنچایت راج ایکٹ 2000 کی دوسری ترمیم کے مطابق، پنچایت ممبر کے گھر میں بیت الخلاء ہونا ضروری ہے۔ اگر اس کے پاس نہیں ہے تو اُسے منتخب ہونے کے ایک سال کے اندر ہی اس انتظام کرنا ہوگا۔

© KARNATAKA TEXT BOOK SOCIETY (R.)
NOT TO BE REPUBLISHED

گرام پنچایت کا عام اجلاس کم از کم دو مہینوں میں ایک مرتبہ منعقد کیا جانا چاہئیے۔اس فیصلہ لینے کے لئے اس کے 1/3 ممبران کی موجودگی ضروری ہے۔گرام پنچایت کے تمام اراکین مل جل کر اپنے صدر (ادھیکش) اور نائب صدر (اُپادھیکش) کو 30 مہینوں کی معیاد کے لئے منتخب کرتے ہیں۔صدر اور نائب صدر کے عہدوں کے لئے ریزرویشن پالیسی لاگو ہوتی ہے۔گرام پنچایت کے موثر انتظامیہ کے لئے اسٹانڈنگ کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں۔

گرام پنچایت کے عملی کام کی نگرانی کے لئے ایک پائیدار سرکاری عہدیدار ''سیکریٹری'' کا تقرر کیا جاتا ہے۔حال ہی میں کرناٹک پبلک سروس کمیشن کی جانب سے ایک پنچایت ترقیاتی افسر Panchayath Development Officer(PDO) کا تقرر کیا گیا ہے۔

تعلقہ پنچایت:

پنچایت راج کا نظام درمیانی عُضو ہے۔1993 کا پنچایت راج ایکٹ تعلقہ سطح پر تعلقہ پنچایت کی تشکیل کا موقع فراہم کرتا ہے۔تعلقہ پنچایت قابل ووٹروں کی جانب سے منتخب اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔تعلقہ پنچایت میں اراکین کی تعداد، تعلقہ کی آبادی کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ہر 10,000 ووٹروں کے لئے ایک نمائندہ ہوتا ہے۔درج فہرست ذاتیں اور قبائل پچھڑی ذاتیں اور عورتوں کے لئے مخصوص نشستیں مقرر کی جاتی ہیں۔ان کے علاوہ گرام پنچایتوں کے 1/5 صدور بحیثیت تعلقہ پنچایت کے رکن خدمات انجام دیتے ہیں۔یہ صدور لاٹری سسٹم کے ذریعہ چُنے جاتے ہیں۔انہیں ایک سال کے لئے باری باری طور پر نامزد کیا جاتا ہے۔تعلقہ پنچایت کے اراکین کی میعاد پانچ سال ہوتی ہے۔انہیں اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے کا حق ہے۔اور حکومت انہیں برطرف بھی کرسکتی ہے۔یم یل اے، یم یل سی اور یم پی تعلقہ پنچایت کے اجلاس میں شرکت کرسکتے ہیں۔

تعلقہ پنچایت کا اجلاس ہر دو ماہ میں ایک مرتبہ بلایا جاتا ہے۔بالخصوص موقع پر مخصوص اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔تعلقہ پنچایت کے جلسہ

کرناٹک میں پنچایت راج کا چارٹ

حکومت کرناٹک

↓

دیہی ترقی اور پنچایت راج کی وزرات

↓

ضلع پنچایت (31)

↓

تعلقہ پنچایت (239)

↓

گرام پنچایت (5954)

↓

ادھیکشا (صدر)

↓

اُپادھیکشا (نائب صدر)

اراکین کا انتخاب ووٹرو کے ذریعے کیا جاتا ہے ← رکن ↓

ریاستی حکومت کے ذریعہ تقرری ← پنچایت ڈیولپمنٹ آفسر PDO ↓ گرام پنچایت سکریٹری گریڈI/گریڈII

کرناٹک اقتصادی سروے 2002-23 کے اعداد و شمار پر ضلع پنچایت ،تعلقہ پنچایت اور گرام پنچایتوں کی تعداد کی بنیاد پر رکھی گئی ہے جو اوپر چارٹ میں ذکر کیا گیا ہے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کی صدارت تعلق پنچایت کا صدر کرتا ہے صدر کی غیر موجودگی میں نائب صدر کو تعلقہ پنچایت کے اراکین 20 ماہ کی معیار کے لئے منتخب کرتے ہیں۔ اسٹانڈنگ کمیٹی انتظامیہ کو موثر بنانے کے لئے تشکیل دی جاتی ہیں۔ حکومت، تعلقہ پنچا یت کے کام کو عمل پیرا کرنے کے لئے ایک افیسر عاملہ کا تقرر کرتی ہے۔ اس کے اختیارات مجسٹریٹ کے اختیارات کے برابر ہیں۔ تعلقہ پنچایت کی مقامی اداروں کے کاموں کے ساتھ ساتھ مزید چند کام کرنے چاہئے وہ یہ ہیں۔

- گرام پنچایت کے سالانہ تجویزی منصوبہ کو مستحکم بنانا اور ضلع پنچایت کو پیش کرنا۔
- تمام فلاحی پروگراموں کو جو ضلع پرشید یا ریاستی حکومت سے جاری کئے گئے ہوں یا سفارش کئے گئے ہوں انہیں لاگو کرنا

ضلع پنچایت: (Zilla panchayath):

ضلع پنچایت ضلعی سطح پر انتظامیہ کی دیکھ بھال کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ پہلے انہیں ڈسٹرکٹ بورڈ کہا جاتا تھا۔ ضلع پنچایت کے اراکین، راست طور پر ضلع کے عوام کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ نمائندوں کی کل تعداد آبادی کی بنا پر ایک ضلع سے دوسرے ضلع کے درمیان مختلف ہوتی ہے۔ جنوبی کینرا میں 30,000 کی آبادی کے لئے ایک نمائندہ ہوتا ہے۔ کورُگو (کورگ) میں 18,000 آبادی پر مشتمل ایک نمائندہ ہوتا ہے۔ اور دیگر علاقوں کے 40,000 کی آبادی پر مشتمل ایک نمائندہ ہوتا ہے۔ اس ضلع کے تعلقہ پنچایت کے صدور، یم یل۔ اے یم ایل سی اور یم پی کو ضلع پنچایت کے اراکین کے طور پر شامل کرلیا جاتا ہے۔ وہ اجلاس میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اور ووٹ ڈالنے میں حصہ لے سکتے ہیں۔ درج فہرست ذاتیں اور قبائل پچھڑی جماعتیں اور عورتوں کے لئے مخصوص نشستیں مہیا کی جاتی ہیں۔ اراکین کی معیاد 5 سال ہوتی ہے۔

ضلع پنچایت کے اجلاس ہر دو مہینے میں ایک مرتبہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ چیرمین اور وائس چیرمین 30 مہینوں کے میعاد کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ ضلع پنچایت کے چیرمین کو ضلع پنچایت ادھیکش کہا جاتا ہے۔ ضلع ادھیکش، ضلع پنچایت کے اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ اسے آفات اور مصیبتوں کے دوران امدادی اقدامات اٹھانے کے لئے ایک لاکھ روپئے منظور کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ ضلع پنچایت کے انتظامیہ کو موثر بنانے کے لئے 5 مستقل کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں۔ ریاستی حکومت کی جانب سے چیف ایکزیکٹو افسر (CEO) تقرر کیا جاتا ہے جو ضلع کمیشنر عہدیدار کے مساوی ہوتا ہے۔ وہ ضلع پنچایت کے اجلاس اور بحث ومباحثوں میں حصہ لیتا ہے۔ لیکن اسے ووٹ ڈالنے کا اختیار نہیں ہوتا۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ضلع پنچایت، ضلع دیہی مقامی خودمختار حکومت کی طرح ہے۔ اسے اپنے فیصلوں کے حدود میں ترقیاتی اور فلاحی پروگرامی منصوبے ضلع پنچایتوں کے ذریعہ انجام دیئے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے دیگر افعال یہ ہیں۔

- گرام پنچایت، تعلقہ پنچایت اور ضلع پنچایتوں کے درمیان حکومت کے پروگراموں اور منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لئے باہمی اعتماد بھروسہ اور باہمی تعاون کی فضاء پیدا کرنا۔
- پروگرموں کو کامیاب بنانے کیلئے تمام محکموں سے رابطہ قائم کرنا اور ترقیاتی کاموں کی نگرانی بھی کرنا۔
- کوآپریٹیو بینک اور کوآپریٹیو سوسائٹیوں اور ایسے دیگر باہمی تعاون کے اداروں کے قیام کے لئے امداد مہیا کرنا اور ہمت افزائی کرنا۔
- ریاستی حکومت کی ہدایتوں کے مطابق کاموں کو عمل انجام دینا۔

ریاستی الیکشن کمیشن :۔ 73ویں ترمیمی ایکٹ کے ذریعے آئین اور دفعہ نمبر 243k کے مطابق ۔ آئین کارپوریٹڈ میں، پنچایت راج اداروں کے انتخابات کرانے کے لئے الگ ریاستی الیکشن کمیشن قائم کئے گئے ہیں اور آئین کے 74ویں ترمیمی ایکٹ کے مطابق اور آئینی دفعات 243ZA کے تحت الگ الگ ہیں۔ کرناٹک ریاست الیکشن کمیشن کا پنچایت راج اداروں جیسے گرام پنچایت، تعلق پنچایت، ضلع پنچایت اور شہری مقامی اداروں جیسے پٹانہ پنچایت، پورہ سبھا، نگراسبھا اور مہانگرا پالیکے کے انتخابات کروارہا ہے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

شہری مقامی تنظیمیں:

ریاست میں کئی گاؤں اور شہر ہوتے ہیں۔ گاؤں اور شہروں کا شمار شہری علاقوں میں ہوتا ہے۔ شہروں کے لوگوں کے لئے بہتر تعلیم، صحت، نقل وحمل، پینے کے پانی، پاکی صفائی اور تفریحی سہولیات ہوتے ہیں۔ دوسری جانب شہروں میں کئی مسائل بھی درپیش ہوتے ہیں۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لئے اور بہتر انتظامیہ مہیا کرنے کے لئے شہری خوداختیاری حکومتیں یا شہری مقامی تنظیمیں قائم کی گئی ہیں۔ آئین کے 74ویں ترمیمی ایکٹ میں شہری بلدیائی اداروں کو آئینی درجہ دیا گیا ہے۔ پٹنہ پنچایت میونسپل کارپوریشن اور مہانگر پالیکے قائم ہیں۔ شہری پنچایت، میونسپل کارپوریشن کرناٹک کے بڑے شہری بلدیائی ادارے ہیں۔

شہری مقامی تنظیموں کی تین قسمیں ہیں:

1-سٹی کارپوریشن۔ (مہانگر پالیکے)۔ بڑے شہر۔

2- ٹاؤن میونسپالٹی یا میونسپل کارپوریشن۔گاؤں اور شہر۔

3- کنٹونمنٹ وارڈ، دفاع کے ماتحت۔

ریاستی حکومت کسی مخصوص علاقے کو چند وجوہات کی بنا پر شہر یا گاؤں قرار دینے کا اختیار رکھتی ہے۔مثلاً آبادی، آمدنی وغیرہ۔شہری تنظیموں کے فرائض یہ ہیں۔

- بجٹ تیار کرنا اور کونسل کی منظوری حاصل کرنا۔
- گاؤں یا شہر کے پورے انتظامیہ کی نگرانی کرنا۔
- شہری منصوبہ بندی نظام تیار کرنا۔اور عمل پیرا کرانا۔
- اچھی سڑکیں، نقل وحمل، پانی کی فراہمی۔بجلی تعلیم بازار اور صحت کے سہولیات فراہم کرنا۔
- گندے پانی کی نالیاں تعمیر کرنے اور شہری کوڑا کرکٹ فروخت کرکے پاکی صفائی کو برقرار رکھنا
- عمارتیں تعمیر کرنے کے لئے اجازت منظور کرنا۔مقامی تنظیموں کی عمارتیں اور جائیداد برقرار رکھنا۔
- پیدائش اور اموات کا رجسٹریشن رکھنا۔
- پارک کھیل کود اور تفریحی سہولیات فراہم کرنا۔
- گندی بستیوں میں رہنے والوں کی زندگی کو سہولیات فراہم کرکے بہتر بنانا۔
- یتیم خانے بوڑھوں و بزرگوں کے مکانات، فقیروں کی کالونیاں کمپنیوں کے مکانات اور بچت کے فلاحی مراکز قائم کرنا۔
- سیوئمنگ پول(Swimming Pool)، اسٹیڈیم، میوزیم، بس اسٹیشن لائبریری کی سہولیات، جانوروں کے ہسپتال، تہذیبی

پروگراموں کے لئے تھیٹر، تھوک اشیاء کی مارکیٹ اور قبرستان وغیرہ تعمیر کرانا۔

- بارش کے موسم میں فصلوں کی کٹائی کا منصوبہ بنانا۔
- ثقافتی سرگرمیوں کی ہمّت افزائی کرنا۔
- پچھڑی جماعتوں اور کمزور طبقات کی ترقی یا سدھار کے لئے ضروری اقدامات اٹھانا۔
- شہر، گاؤں کی خوبصورتی، صفائی جنگل بانی کے اقدامات کرنا اور ان کی ہمت افزائی کرنا۔

NOT TO BE RE-PUBLISHED @KTBS

آمدنی کے ذرائع (Sources of Income):

علاقے کے سدھار، ترقی کے لئے اور پروجیکٹس اور منصوبوں کو عمل پیرا کرنے کے لئے شہری مقامی تنظیموں کو فنڈس کی ضرورت ہوتی ہے۔ آمدنی کا ذریعہ ٹیکس کے محصولات ہیں اور عمارتوں خالی جگہوں، دکانیں ٹھیلے کی گاڑیوں سے بھی آمدنی جمع کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ آفیسوں کو دی گئیں عمارتوں کے کرائے بازاری قصبات، دکانیں اور ٹاون ہال سے بھی وہ رقم جمع کرتے ہیں۔ پانی کا ٹیکس بازار کا ٹیکس اور تفریحی ٹیکس سے بھی آمدنی اکھٹا کی جاتی ہے۔ ریاستی حکومت بھی فلاحی کاموں کے لئے مقامی تنظیموں کو عطیات فراہم کرتی ہے۔

شہری مقامی تنظیموں کی ترکیب (Composition of the urban local bodies):

ٹاؤن/گاؤں میں میونسپالٹی یا میونسپل کارپوریشن:- شہری علاقے کو آبادی کے لحاظ سے گاؤں یا شہر میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ 20,000 سے 50,000 کے درمیانی آبادی والے علاقے کو ٹاؤن قرار دیا گیا ہے۔ 50,000 سے 3 لاکھ تک کی آبادی کو شہر کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس علاقے میں حکومت کرنے والی تنظیم میونسپالٹی کہلاتی ہے۔ ٹاون میونسپالٹی اور سٹی میونسپالٹی کی اقتدار والی تنظیمیں نمائندوں کا انتخاب کرتی ہیں۔ جن کو کونسلر کہا جاتا ہے۔ کونسلرس اس گاؤں یا شہر کے لئے براہ راست عوام کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ کونسلروں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے ایک شہر سے دوسرے شہر کے درمیان مختلف ہوتی ہے۔ ان کی معیاد 5 سال ہوگی۔ میونسپالٹی میں کونسلر جس کی تعداد 23 سے 27 کے درمیان ہوتی ہے۔ جبکہ سٹی میونسپالٹی میں یہ تعداد 31 سے 37 کے درمیان ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ریاستی حکومت پانچ اراکین کو نامزد کرتی ہے۔ جو میونسپل انتظامیہ میں ماہر اور تجربہ کار ہوتے ہیں۔ یہ نامزد ممبران کے بحث ومباحثوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اور کونسل کے اجلاس میں بحث کرتے ہیں۔ لیکن انہیں ووٹ ڈالنے کا حق نہیں ہوتا۔ مقامی MLA، MPs اور MLCs کونسل کے اجلاس میں حاضر ہوکر ووٹ ڈال سکتے ہیں۔ پسماندہ ذات پسماندہ قبائل، پچھڑی جماعتیں اور عورتوں کو مقامی تنظیموں میں قانون کے مطابق مخصوص نشستیں فراہم کی گئی ہیں۔ مقامی تنظیموں کے سربراہ صدر اور نائب صدر ہوتے ہیں۔ وہ کونسلروں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ صدر کی غیر موجودگی میں نائب صدر کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ شہری مقامی تنظیموں کی مدت پانچ سال کے لئے ہوتی ہے۔ چند مخصوص حالات کے تحت ریاستی حکومت اس مدت کو آگے بڑھانے کا اختیار رکھتی ہے۔ مقامی چار مستقل کمیٹیاں،

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

تنظیموں کی اہموار اور موثر انتظامیہ چلانے کے لئے مقرر کی جاتی ہے۔ میونسپل مجلس کا انتظامی افسر چیف افسر ہوتا ہے۔ وہ حکومت کی جانب سے مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ میونسپالٹی کے تمام عملی کاموں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کو نسل کو ضروری اطلاعات بھی فراہم کرتا ہے۔

سٹی کارپوریشن یا مہانگر پالیکے:

1976 کے کرناٹک میونسپل کارپوریشن ایکٹ کے تحت سٹی کارپوریشن یا مہانگر پالیکے مقرر کئے جاتے ہیں۔ سٹی کارپوریشن یا مہانگر پالیکے ان علاقوں میں تشکیل دی جاتی ہیں۔ جہاں کی آبادی 2 لاکھ سے زیادہ اور ایک کروڑ سے زیادہ آمدنی ہو۔ سٹی کارپوریشن کے اراکین کو کارپوریٹر کہتے ہیں۔ کارپوریشن میں کارپوریٹروں کی تعداد کا آبادی کی بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ عام طور پر کارپوریٹرس کی تعداد 30 سے کم اور 100 سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ ریاستی حکومت کارپوریشن کی وسعت کا فیصلہ کرتی ہے۔

فی الحال کرناٹک میں 11 کارپوریشن ہیں۔ 10 سٹی کارپوریشن ہیں اور ایک بروہت مہانگر پالیکے ہے، بنگلور وسٹی کارپوریشن کو برہت بنگلور ومہانگیر پالیکے B B MP کہا جاتا ہے۔ BBMP میں وارڈوں کی کل تعداد 225 ہے۔

شہر کو چھوٹے چھوٹے انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جن کو وارڈ کہتے ہیں۔ ہر ایک وارڈ سے راست اس شہر کے لوگوں کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ درج فہرست ذاتیں اور قبائل پچھڑی جماعتیں (طبقات) عورتوں کے لئے چند نشستیں مخصوص کر دی جاتی ہیں۔ ان منتخب شدہ اراکین کے علاوہ ریاستی حکومت میونسپل انتظامیہ، تعلیم صحت، ٹاون پلاننگ میں ماہر اور تجربہ کار 5 ممبران کو نامزد کرتی ہے۔

یہ 5 نامزد کردہ اراکین کارپوریشن کونسل اجلاس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مگر انہیں ووٹ ڈالنے کا حق نہیں ہوتا۔ اس علاقے کی نمائندگی کرنے والے یم۔ یل۔ اے یم۔ پی اور یم یل سی بھی کارپوریشن کونسل اجلاس میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اور ووٹ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ کارپوریٹر کی میعاد 5 سال کے لئے ہوتی ہے مخصوص حالات میں حکومت مزید ایک سال کے لئے توسیع بھی کر سکتی ہے۔

میئر اور نائب میئر کارپوریشن کے سربراہ ہوتے ہیں۔ وہ کارپوریٹروں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ ان

@KTES NOT TO BE REPUBLISHED

کے اجلاس کی صدرات میئر کرتا ہے ۔ وہ کونسل اجلاس کے فیصلوں کو نافذ کرنے کے اقدامات اٹھا تا ہے ۔ وہ کارپوریشن کے عملی کاموں پر اپنا کنٹرول قائم کرتا ہے۔ مستقل کمیٹیاں انتظامیہ کو موثر بنانے کے لئے قائم کی جاتی ہیں۔ اور میئر کو تعاون دیتی ہیں۔ میئر کو شہر کا پہلا شہری بھی کہا جاتا ہے۔

کرناٹک مونسپل کارپوریشن ایکٹ 1976 میں 2011 میں ترمیم کی گئی تھی۔ یہ ایکٹ کرناٹک کے 11 کارپوریشنوں پر لاگو ہوتا ہے جس میں بنگلور بھی شامل ہے ۔ یہ ایکٹ مونسپل کے کاموں میں معاشرہ کی شرکت کا موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ ترمیم کمپونٹی کو مہانگر پالیکا کی سرگرمیوں میں حصّہ لینے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

میونسپل کارپوریشن کے کام کاج نگرانی کمشنر کرتا ہے۔ کمشنر ہی سٹی کارپوریشن کا حقیقی کارگزار ہوتا ہے۔ عام طور پر وہ IAS درجہ کا ہوتا ہے۔ وہ ریاستی حکومت کی جانب سے تقرر کیا جاتا ہے۔ وہ کونسل کے اجلاس میں شریک ہوتا ہے۔ اور کونسل کو ضروری معلومات فراہم کرتا ہے۔ وہ کونسل کے فیصلوں کو نافذ کرتا ہے۔ وہ میئر کو بجٹ بنانے میں مدد کرتا ہے۔ کارپوریشن کے عملی کاموں میں بھی مدد کرتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشق

I: خانہ پُر کیجئے۔

1. کرناٹک پنچایت راج ایکٹ _____ سال سے جاری ہوا۔
2. دیہات کی ایسی کونسل جس میں سارے ووٹرس حصہ لے سکتے ہیں _____ ہے۔
3. گرام پنچایت کے صدر کا انتخاب _____ نظام کی بنیاد پر تعلق پنچایتوں کے لئے کیا جاتا ہے۔
4. ضلع پنچایت کے روزمرہ کے انتظامی کام کی دیکھ بھال کے لئے حکومت کی جانب سے مقرر کردہ افسر _____ کہلاتا ہے۔
5. بنگلور و مہانگرا پالیکے سمیت سٹی کارپوریشن کی تعداد _____ ہے۔

II: گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب لکھیے۔

6. مقامی خودمختار حکومت کے مقاصد کیا ہیں۔
7. وہ جگہ بتائیں جہاں آپ رہتے ہیں جو شہری مقامی علاقے یا دیہی مقامی علاقے کے تحت آتی ہے۔
8. گرام پنچایت کی ساخت کا ذکر کریں
9. مقامی خودمختار حکومت کی آمدنی کے ذرائع کیا ہیں؟
10. مقامی حکومت میں اسٹانڈنگ کمیٹی کی تشکیل کی ضروریات کی فہرست تیار کریں۔
11. مقامی حکومت میں مخصوص نشستیں کن کو فراہم کی گئی ہیں فہرست تیار کریں۔
12. کسی علاقے کو گاؤں یا شہر قرار دینے کے لئے ان کی آبادی کی مقدار کتنی ہونی چاہئے۔
13. کرناٹک میں پنچایت راج کے تین درجے کیا ہیں؟

III: سرگرمیاں۔

1. اپنے علاقے کے بلدیاتی ادارے کے سربراہ یا کسی رکن کو اپنے اسکول میں دعوت دے کر اپنے علاقے کے مسائل اور ان مسائل کو حل کرنے کے لئے اٹھائے گئے پروگراموں پر بحث کیجئے۔
2. فرض کی جیئے کہ آپ اپنے علاقے کی مقامی حکومت کے ممبر ہیں۔ آپ اپنے علاقے کے مسائل کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھائیں گے۔
3. گرام پنچایت کی گرام سبھا میں حصّہ لیں اور رپورٹ تیار کریں۔

IV: پراجکٹس

1. قدیم ہندوستان میں مقامی حکومت کے کام کے متعلق معلومات اکھٹا کریں۔
2. اپنے علاقے کا سروے کریں اور ولاقے کے مسائل کے متعلق معلومات اکھٹا کریں۔ جن میں شرکت کی ضرورت ہے۔
3. بلدیاتی اداروں کے کسی بھی 5 یا 6 ممبران کا انٹرویو کریں اور ان کے وارڈز کو بہتر بنانے کے لئے کئے گئے اقدامات کے بارے میں معلومات اکھٹا کریں اور رپورٹ تیار کریں۔

☆☆☆

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سماجیات (SOCIOLOGY)

باب - 24

روزمرہ کی زندگی میں سماجیات
(Sociology in daily life)

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ سیکھیں گے۔

☆ سماجی تعامل اور روزمرہ کی زندگی کی اہمیت۔

☆ شعور کے کردار کو سمجھیں۔

☆ سماجی تعامل میں جسمانی زبان اور گفتگو کی اہمیت کو جانیں گے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

روزمرہ کی زندگی:

خواتین کا ذکر کرتے ہوئے، کچھ لوگ یہ تبصرہ کرتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ عالم نہیں ہیں۔ یہ تبصرہ ان کی سمجھ کو ظاہر کرتا ہے کہ خواتین مردوں کے مقابلے میں کمزور ہوتی ہیں اور انہیں نظر انداز کیا جانا چاہئے۔ لیکن اس طرح کا تبصرہ خواتین کے خلاف تعصّبات سے بھری محض معمولی باتیں ہیں اور سائنسی سچائی نہیں ہیں۔ جب علم کا تعلق ہے تو مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مندرجہ بالا مثال اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اگر چہ عام علم ہماری روزمرہ کی زندگی میں ہمارے لئے مددگار رہے، لیکن یہ ہمیں کچھ اہم سوالات کے جوابات فراہم نہیں کرتا ہے۔ اپنے حالات میں سماجیات ہماری بہت مدد کرتی ہے۔ ماہرین سماجیات کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ خواتین کا مطالعہ کریں، اور سائنسی طور پر یہ ثابت کریں کہ وہ بھی مردوں کی طرح مضبوط اور قابل ہیں۔ مندرجہ بالا وضاحت سے ثابت ہوتا ہے کہ سماجیات ہمیں ہماری روزمرہ کی زندگی کے لئے درکار صحیح معلومات فراہم کرتی ہے۔ بغیر کسی تعصب کے تمام مضامین کا مطالعہ کرنے کے قابل بناتی ہے۔

انفرادی جسمانی زبان اور گفتگو:

ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں بہت سے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے۔ اس عمل کو سماجی تعامل کہتے ہیں ۔سماجی تعامل میں دو سے زیادہ افراد شامل ہوتے ہیں۔ جو زبان اور علامتوں کے ذریعے آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے رویے اور خیالات کو متاثر کرتے ہیں۔

ہم بات چیت کے بغیر اپنی روزمرہ کی زندگی نہیں گزار سکتے۔ ہم جو زبان بولتے ہیں اس کا انحصار اس علاقے پر ہوتا ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔ ہم وہ زبان سیکھتے ہیں جو ہمارے ماحول کے لیے موزوں ہو، ورنہ ہماری زندگی گزارنا مشکل ہو جائے گا۔ بعض اوقات ہم اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک مختلف قسم کے مواصلات کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر ہم زبان نہیں جانتے تو ہم بات نہیں کر سکتے۔ ایسے موقعوں پر ہم جسمانی زبان یا چہرے کے تاثرات کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔

کردار کا شعور:

جب آپ اسپتال گئے تو آپ نے ڈاکٹروں اور نرسوں کو دیکھا ہوگا۔ ڈاکٹر مریض کا معائنہ کرنے کے بعد ضروری ادویات اور علاج تجویز کرتا ہے۔ نرس مریض کو دوا دیتی ہے۔ اور ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ اسی طرح ہی استاد کلاس روم میں داخل ہوتا ہے، وہ آپ سے مختلف سوالات پوچھ سکتا ہے۔ ان سوالات کے ذریعے وہ جانچتا ہے کہ آپ نے گھر پر تعلیم حاصل کی ہے یا نہیں۔ آپ سے ان موضوعات کے بارے میں بھی سوالات پوچھتے ہیں جن کی آپ کو سمجھ میں نہیں آئی اور وضاحتیں حاصل کرتے ہیں۔

تاہم آپ اسپتال نہیں جاتے اور اپنے اسکول کے اسباق کے بارے میں سوال نہیں کرتے یا اپنی بیماری کے بارے میں سوالات اپنے استاد سے کریں اور دوائیاں طلب کریں۔ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ڈاکٹر سے صحت کے حوالے سے اپنا فرض ادا کرنے کی توقع رکھتے ہیں، استاد سے سبق سیکھنے کی، اور نرس سے ہمارا علاج کروانے کی۔ ہم ان فرائض کے بارے میں الجھن میں نہیں پڑتے۔ اپنے کردار کے ہر فرد کی اس کارکردگی کو کردار کے شعور کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ہر فرد اپنی عمر اور حالات کے مطابق بہت سے کردار اپناتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے خاندان میں ہم بھائی، بہن، باپ، ماں، دادا، دادی وغیرہ کے طور پر بہت سے کردار ادا کرتے ہیں۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I مناسب الفاظ سے خالی جگہ پر کیجئے۔

1. ہم اپنے جذبات کا اظہار----------کے ذریعے کرتے ہیں۔
2. سماجیات ہمیں اس قابل بناتی ہے کہ ہم بغیر کسی----------کے ہر مضمون کا مطالعہ کریں۔
3. سماجی تعامل----------ہے۔

II. درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے؟۔

4. سماجیات ہمیں ہماری روزمرہ کی زندگی میں معاشرے کو سمجھنے کے قابل کیسے بناتی ہے؟۔
5. زبان کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیئے ایک مثال دیں۔
6. کردار کا شعور سے کیا مراد ہے؟۔

III. درج ذیل کا جواب چار پانچ جملوں میں دیجئے۔

7. زبان اور سماج کے درمیان تعلق بیان کیجئے۔
8. مثال کے ساتھ کردار کے شعور کی وضاحت کریں۔

IV. سرگرمی:

1. بھائی بہن کی حیثیت سے معاشرے میں اپنے کردار پر ایک مضمون لکھئے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

☆☆☆

باب - 25

سماج کی قسمیں

(Kinds of Societies)

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ سیکھیں گے۔

☆ سماج کی مختلف اقسام۔

☆ مختلف قسم کے معاشروں کی خصوصیات۔

ہمیں ہر جگہ ایک سا سماج نہیں ملتا، لوگوں کی زندگی، ثقافت، رسوم، رسومات پیشہ وغیرہ ہر علاقے میں مختلف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر: لباس پہننے کا انداز، روزمرہ کے معمولات، دیہی لوگوں کے طرز زندگی شہروں اور قصبوں کے لوگوں سے مختلف ہیں۔ شہروں میں نظر آنے والی عمارت دیہات میں نظر نہیں آتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے کو اس کے قبضے کی نوعیت اور اُن کی سرگرمیوں کی بنیاد پر مختلف طریقوں سے درجہ بندی کیا جاسکتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔

1- شکار اور غذا اکھٹا کرنے کا سماج

2- مویشی پالنے والا سماج

3- زراعتی/کاشتکاری سماج

4- صنعتی سماج

(1) شکار اور غذا اکھٹا کرنے کا سماج:

یہ سماج انسانی معاشروں کی تمام اقسام میں سب سے آسان اور قدیم ترین ہے۔ یہ معاشرہ بہت چھوٹا ہے۔ بہت کم لوگوں پر مشتمل ہے۔ اور خانہ بدوش طرز زندگی اپناتا ہے۔ وہ پتھر سے بنائے گئے کلہاڑی، نیزہ، خنجر وغیرہ ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی بقا کے لئے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ وہ پھل کا بیج، جڑیں، کند، جنگلی طور پر اگائے جانے والی سبزیاں بھی اکھٹا کرتے ہیں۔ ان میں پیسہ کمانے کی خواہش نہیں ہے۔ وہ دوسروں کے ساتھ

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سب کچھ بانٹتے ہوئے زندگی گزارتے ہیں۔

اس سماج کی خصوصیات:

1- یہ سماج بہت چھوٹے اور اور بکھرے ہوئے لوگوں پر مشتمل ہے۔اس میں کبھی بھی 40 تا 50 سے زیادہ لوگ نہیں ہوتے۔

2- یہ سماج چونکہ غذا کی قلت کی وجہ سے جگہ جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔اس لئے لوگوں کو غذا کی تلاش میں نئی جگہ پر جانا پڑتا ہے۔

3- اس سماج میں دولت کا کوئی تصور نہیں ہے۔وہ دولت کمانے کی خواہش نہیں رکھتے۔انہی جو کچھ ملتا ہے وہ ایک دوسرے کے ساتھ بانٹتے ہیں۔

4- پورا سماج رشتوں سے جڑا ہوا ہے۔کوئی ذاتی شناخت نہیں ہے۔خاندان اور رشتے باہمی تعلق رکھنے والے ادارے ہیں۔

5- اس سماج میں کوئی سیاسی ادارے نہیں ہیں اس لئے یہاں حکمرانوں کی کوئی حکمرانی یا زمرہ نہیں ہوتا۔

(2) مویشی پالن سماج:

یہ سماج کے لوگ اپنی روزی روٹی اور زندگی کے گذر بسر کیلئے مویشیوں کو پالتے تھے۔اس سماج کو مویشی پالن سماج کہا جاتا ہے۔اس سماج کے لوگ شکار، مویشی پالن، غذا اکھٹا کر کے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔آج بھی ہم افریقہ اور وسطی ایشیاء کے کچھ حصوں میں مویشی پالنے والے سماج دیکھ سکتے ہیں۔

اس سماج کی خصوصیات:

1- یہ سماج نسبتاً بڑے ہوتے ہیں۔سینکڑوں اور ہزاروں افراد پر مشتمل ہیں۔مثال کے طور پر بختیاری سماج میں تقریباً 5000 سے 1,50,000 لوگ ہوتے ہیں۔

2- یہ سماج عموماً گھاس کے میدانوں، پہاڑی علاقوں، صحراؤں اور زراعت کے لئے موزوں نہ ہونے والے علاقوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔یہ مویشی پالنے کے لئے موزوں علاقے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ان کا بنیادی پیشہ مویشی پالنا ہے۔

3- اس سماج میں جس کے پاس سب سے زیادہ مویشی ہوتے ہیں وہ دوسروں سے زیادہ طاقتور ہوجاتا

@KBS NOT TO BE REPUBLISHED

ہے۔ اسے امیر سمجھا جاتا ہے۔اور گروہ کا لیڈر بن جاتا ہے۔ جیسے جیسے امیر گھرانے ترقی کرتے جاتے ہیں ۔ وہ معاشرے میں قیادت کی پیدائش معاشرے میں عدم مساوات جنم لیتی ہے۔

(3) زراعتی/کاشکاری سماج

یہ معاشرہ روزی روٹی کے لئے زمین کے وسیع رقبے پر کاشت کاری کرتا ہے۔لوگ زمین جوتنے کے لئے جانوروں کا استعمال کرتے ہیں۔

اس سماج کے خصوصیات:

1- تقریباً3000 قبل مسیح میں ہل کی ایجاد کے ساتھ کاشتکاری کے انقلاب کا آغاز ہوا۔اس کے ساتھ غذا کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا۔ہل کھینچنے کے لئے جانوروں کواستعمال کرتے ہوئے غذا کی پیداوار میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔

2- کاشت کاری اس معاشرے کا بنیادی پیشہ ہے۔ اس لئے لوگ اسی جگہ مقیم رہتے ہیں۔لوگوں کی اسی مستقل آبادی سے یہ سماج دیہاتوں میں نشوونما پایا ہے۔

3- چونکہ کھیتوں میں غذا کی پیداوار میں اضافہ ممکن تھا۔اس لئے ضروری نہیں تھا کہ ہر کوئی وہاں دن بھر کام کرے۔اس لئے لوگوں کی اکثریت دوسرے کاموں میں مصروف ہوگئی۔نتیجاً،شہروں کی ترقی ہوئی اور ان کی آبادی میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔

(4)صنعتی سماج:

وہ معاشرہ جو سائنس اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے مصنوعات تیار کرنے والی صنعتوں پر منحصر ہوا ہے۔اسے صنعتی معاشرہ کہا جاتا ہے۔

اس سماج کے خصوصات:

1- نئی ایجادات نے معاشرے کو مکمل طور پر بدل دیا۔ بھاپ کے انجن،اندرونی دہن کے انجن،برقی توانائی ،جوہری توانائی اور دیگر کی وجہ سے وسیع پیمانے پر سماجی اور اقتصادی تبدیلی ہوئی ہے۔

2- بہت سے لوگ شہروں کی طرف ہجرت کرتے ہیں،جہاں پر صنعتی قائم ہیں۔اس لئے شہروں میں آبادی بڑھ رہی ہے۔

3- صنعتوں کو چلانے کے لئے محنت کش طبقات کی تقسیم درکار ہے۔محنت کی تقسیم میں کارکنوں کی اہلیت کے

@KPBB NOT TO BE REPUBLISHED

مطابق کام کی تقسیم شامل ہے۔ صنعتی سماج میں ہم محنت کی تقسیم کو تمام پہلوؤں سے دیکھتے ہیں۔

4- ایک نقطۂ نظر سے اس درجہ بندی کو انسانی ارتقاء کے مراحل کے طور پر دینا بھی ممکن ہے۔

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔

1. شکار کرنے والے سماج کے اراکین شکار کرنے کے لئے--------ہتھیارات کو استعمال کتے تھے۔
2. زراعتی سماج میں ہل چلانے کے لئے----------استعمال کرتے تھے۔
3. اہلیت کے مطابق کاموں کی تقسیم کو--------کہا جاتا ہے۔

II. درج ذیل سوالات کے جوابات لکھئے۔

4. مویشی پالن سماج کسے کہتے ہیں؟
5. زراعتی سماج سے کیا مراد ہے؟
6. صنعتی سماج سے کیا مراد ہے؟
7. سماج کے اقسام کونسے ہیں؟

III. درج ذیل سوالات کے جوابات چار یا پانچ جملوں میں لکھئے۔

8. شکار اور غذا اکھٹا کرنے والے سماج میں طرز زندگی کی وضاحت کریں۔
9. مویشی پالن سماج کی خصوصیات بیان کیجئے۔
10. زراعتی سماج کی خصوصیات بیان کیجئے۔
11. صنعتی سماج کی خصوصیات بیان کریں۔

IV. سرگرمیاں:

1. شہری زندگی اور دیہی زندگی کے متعلق اپنے استاد سے گفتگو کر کے موازنہ کیجئے۔
2. ایک مثالی سماج کے تصور پر گروہ میں بحث کریں۔

☆☆☆

© TBS NOT TO BE REPUBLISHED

F4W7S4

جغرافیہ

باب: 26

آبی کرّہ
(Hydrosphere)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

☆ آبی ذرائعوں کے مختلف اقسام کے متعلق جاننا۔

☆ سمندری تہہ کی بناوٹ کے متعلق جاننا۔

☆ بحری لہروں کے متعلق جاننا۔اس کی قسمیں اور سمندری بقا کے متعلق جاننا۔

☆ نقشہ میں سمندر، خلیج، پرت کی نشاندہی کرنا۔

پانی: سمندری زندگی اور سمندری موسم کا ذریعہ

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

آبی حصوں کی تقسیم:

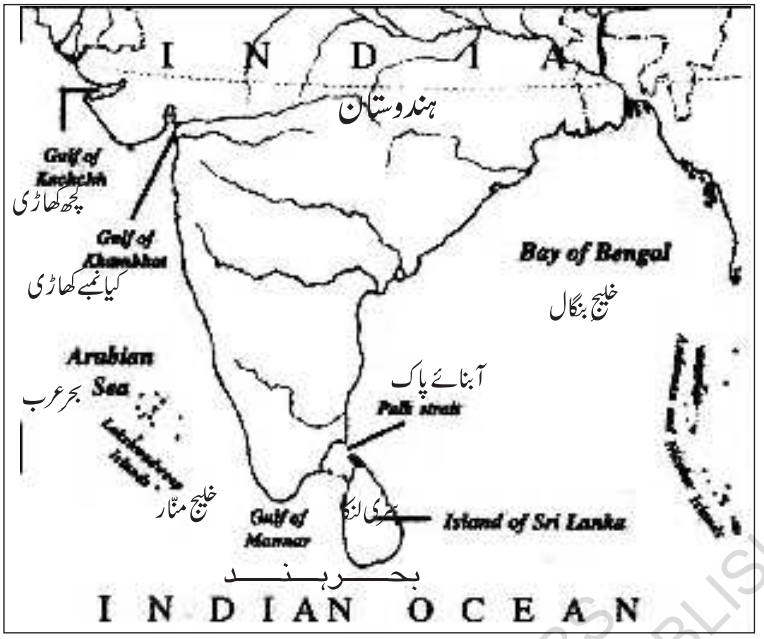
زمین کو عام طور پر ''نیلا سیارہ'' اور 'آبی سیارہ' کہا جاتا ہے۔یہ اس لئے کہ تقریباً 70.78% فیصد کل زمینی رقبہ کے (تین سو اکسٹھ) 361 ملین مربع کلومیٹر پانی سے گھرا ہوا ہے۔ دنیا کے اہم آبی حصوں میں بحرِ اوقیانوس، بحرالکاہل بحر ہند اور بحر منجمد سمندر ہے۔

بحرِاعظم:

براعظموں کے درمیان پائے جانے والے پانی کے گہرے اور بڑے پھیلاؤ ہیں۔مثال: ہندوستان کے جنوب میں بحر ہند اور بحرالکل ہیں۔

سمندر:

سمند بحر کا حصّہ ہے جو اندرون ملک تک پھیلا ہوا ہے۔سمندر بحر کے مقابلے میں چھوٹے ہوتے ہیں۔مثال بحر عرب، بحر گیلان (کیسپین) بحر احمر وغیرہ۔



خلیج (Gulf): یہ بحر یا سمندر کا ایک حصّہ جو خشکی میں داخل ہوتا ہے یہ سمندر ر کے مقابلے چھوٹا ہوتا ہے۔ ہر ایک خلیج کی گہرائی ،شکل اور جسامت دوسرے خلج سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً خلیج منّار، خلیج فارس، خلیج میکسیکو وغیرہ۔

کھاڑی (Bay): کھاڑی ایک نصف دائرے والی پانی کی زمین ہے جس کے اطراف جزوی طور پر زمین ہوتی ہے۔ اس کی گہرائی اس کی جسامت کے اعتبار سے ہر ایک الگ ہوتی ہے۔ جیسے بنگال کی کھاڑی، بسکے کی کھاڑی اور فنڈی کی کھاڑی۔ ہڈسن کی کھاڑی

Strait یا آبنائے:

آبنائے پانی کی ایک تنگ پٹی ہوتی ہے جو دو بڑے آبی ذخائر کو ملاتی ہے۔ مثال آبنائے پاک۔ آبنائے جبرالٹر (جبل الطارق) بیرنگ آبنائے وغیرہ۔

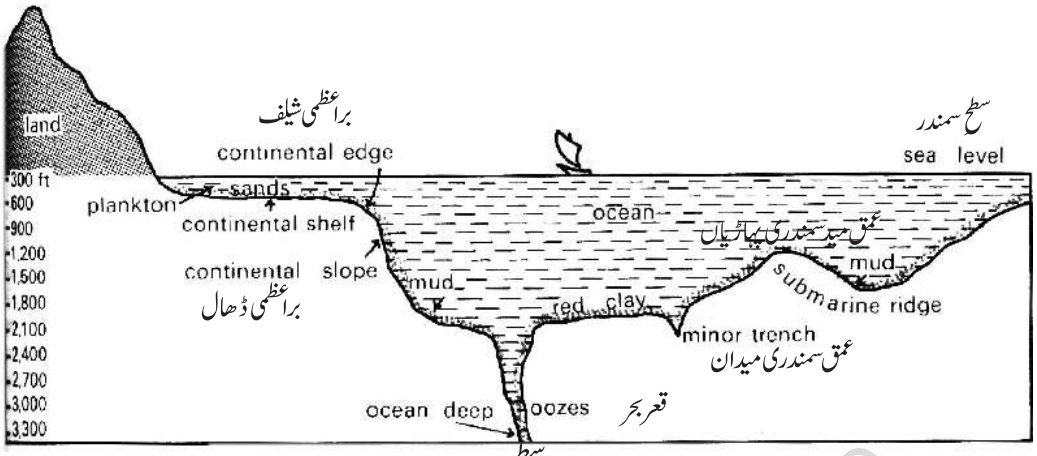
استھومس یا خاکنائے (Isthumus): یہ ایک زمینی کھینچاؤ ہے جو دو بڑی زمینی مجموعی عول کو ملاتا ہے۔ خاکنائے سمندری نہروں کی تعمیر کے لئے سب سے اہم جگہ ہے۔ مثلاً خاکنائے سوئز جو ایشیاء اور آفریقہ کے درمیان، شمالی مرمریکہ اور جنوبی امریکہ کے درمیان خاکنائے پنامہ ہے۔

ریلیف آف دی اوشین فلور (سمندری تہہ کے ریلے):

زمینی سطح کے امدادی خصوصیات کی حامل بحر یا سمندری سطح بھی مختلف خصوصیات رکھتی ہے۔

سمندر کے مطالعہ کے لئے سمندری سطح کی خصوصیات کا جاننا ضروری ہوتا ہے۔ طبعی خصوصیات کی بنا پر سمندری سطح کو چار حصوں میں تقسیم کیا جا تا ہے۔ وہ یہ ہیں (a) براعظمی آبی کنارہ (شیلف) (b) براعظمی ڈھلوان (نشیبی علاقہ) (c) گہرا سمندری میدان (d) سمندری کہرائی ہے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



سمندر سطح (زمین)

A. براعظمی آبی کنارہ (کانٹینٹل شیلف):

یہ کم گہری سطح والا سمندری ساحل کا حصہ ہوتا ہے۔ یہ علاقہ ایک طرف ساحل سمندر کی سرحد ہوتی ہے تو دوسری طرف براعظم کا ڈھلوان کنارہ ہوتا ہے۔ براعظم کے خانے کی درمیانی گہرائی ایک سو فاتھم ہوتی ہے (ایک فاتھم چھ فیٹ کے برابر ہوتی ہے)۔ سمندر کی گہرائی اس علاقے میں بتدریج بڑھتی ہے۔ براعظمی شیلف ماہی گیری اور آبی تہذیب، جہاز رانی اور معدنیات نکالنے کے لئے بہت زیادہ اہم ہوتا ہے۔

B. براعظم کا ڈھلوان (نشیبی علاقہ):

براعظم کے آبی کنارے کے بعد یہ دوسرا سمندری علاقہ ہوتا ہے۔ یہ علاقہ نہایت نشیبی ڈھلان اور براعظم کے خانے اور صاف گہرے سمندر کے درمیان ربطہ ہے یا واسطہ ہوتا ہے۔ چھوٹے سمندری آبدوزے کی ایک خاص اہمیت ہوتی ہیں۔

C. گہرے سمندروں کے میدان:

یہ نہایت وسیع میدان ہیں جو سمندر کی تہ میں سمندری زمین پر پائے جاتے ہیں۔ گہرے سمندری میدان کو ابی سیل میدان (حد سے زیادہ چھوٹے میدان) بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ سمندر کے زیادہ بڑے حصے کو گھرے ہوئے ہوتا ہے۔ اس علاقے میں سمندری پہاڑ اور ٹیلے ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

D. سمندری گہرائی اور خندقیں:

سمندری گہرائی کو سمندری ٹرنچ (خندق) بھی کہتے ہیں۔ سمندری تہہ کا سب سے گہرا حصّہ ہے مثلاً مریانہ کے گہرے علاقے جو بحرِ اوقیانوس کے فلپائن جزیروں کے قریب میں ہوتے ہیں۔ 10,929 میٹر گہرے اور سمندر کے سب سے گہرے مراکز ہوتے ہیں۔ دیگر خندقیں ٹونگا خندق اور بحرالکاہل میں کورائل قندق ہیں۔

درجۂ حرارت اور سمندری پانی کا کھارا پن (نمکینی):

درجۂ حرارت: بحری یا سمندری پانی کا درجۂ حرارت عرض البلد اور اس کی گہرائی کے تحت علیحدہ ہوتا ہے۔ سمندری پانی کا درجۂ حرارت خط استواء کے نزدیک دریائے آرکٹک بحر منجمدِ جنوبی شمالی بحر انٹارٹکا کے حلقوں کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے۔ سمندری گہرائی کے ساتھ بڑھتا ہوا درجۂ حرارت سمندری پانی کے ساتھ کم ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ سورج کی گرمی سمندر کی گہرائی میں صرف دوسو میٹر کی گہرائی تک ہی پہنچتی ہے۔ اس گہرائی کے اندر سمندری مخلوقات کی کثرت ہوتی ہے۔

نمکینیت:

بحری یا سمندری پانی کی نمکینی اس پانی میں نمک کے حصہ کے مطابق ہوتی ہے۔ اوسط سمندری پانی کی نمکینی 35 PPT (گرام 35/1000 گرامس) سمندری پانی میں نمکینی خط سرطان کے پاس بہت زیادہ ہوتی ہے اور قطبوں کے پاس بہت کم ہوتی ہے۔ آبی بخارات اور کثافت کی وجہ سے خطِ استواء کے علاقے اوسط درجہ کی نمکینیت رکھتے ہیں۔

سمندر کا پانی نمکین کیوں ہوتا ہے؟ جو پانی زمینی (نہروں) سے سمندر میں بہتا ہے وہ مختلف قسم کے نمکیات اور اس کے ذخیروں کو سمندر میں بہالاتا ہے۔ حد درجۂ حرارت کی وجہ سے پانی آبی بخارات میں مسلسل تبدیل ہوتا ہے اور نمک باقی رہ جاتا ہے یہ عمل ایک لمبی مدت سے مسلسل جاری رہتا ہے جس کی وجہ سے سمندری پانی میں نمک کی بہت زیادہ باقی رہ جاتا ہے۔

معلومات کا ذخیرہ: دنیا کے نمکین آبی ذخائر

1) (ترکی) وان جھیل	330/000ppt	1. LAKE VAN
2) اسرائیل اور جورڈن	300/000ppt	2. DEAD SEA بحر مردار
3) (ہندوستان) سامبر جھیل	265 /000ppt	3. LAKE SAMBAR
4) (ایشیا اور آفریقہ) بحر احمر	240/000ppt	4. RED SEA بحر احمر

مثلاً 330/000ppt(part per thousand) (پارٹ پر تھوزنڈ)

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سمندری لہریں: سمندری مدو جزر

سمندری پانی میں تین قسم کی حرکت ہوتی ہے وہ یہ ہیں، لہریں، رواں لہریں اور مدو جزر رواں لہریں سمندر کی عام حرکت ہے جس سے پانی ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک جاتا ہے۔ سمندری لہروں کی دو قسمیں ہیں۔

گرم لہریں: یہ لہریں خط استواء کے علاقوں سے قریبی قطب کے علاقوں تک جاتی ہیں۔

سرد لہریں: یہ لہریں قطبی علاقوں سے نکلتی ہیں اور خط استواء کی طرف بہتے ہیں۔

جو اسباب سمندری لہروں پر اثر انداز ہوتے ہیں وہ ہے زمینی گردش، درجۂ حرارت، ہوا، نمکینی، زمینی حصے کی ساخت وغیرہ۔ بحرالکاہل کی لہروں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

بحرالکل کی لہریں

شمالی بحرالکاہل کی لہریں

گرم لہریں	سرد لہریں
شمالی خط استوائی لہریں	او یاشیو لہریں
کروشیو لہریں	کیلی فورنیا

جنوبی بحرالکاہل کی لہریں

گرم لہریں	سرد لہریں
جنوبی خط استوا لہر	پیرو یا ہمبولڈٹ لہر
مشرقی آسٹریلیائی لہر	مغربی ہوائی بہاؤ

بحراوقیانوس اٹلانٹک کی لہریں

شمالی بحراقیانوس کی لہریں

گرم لہریں	سرد لہریں
شمالی خط استوائی لہر	لیبراڈور لہر
خلیجی بہاؤ	ناروے کی لہر
بحراوقیانوس کا بہاؤ	کنیّری لہر

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

جنوبی بحرِ اوقیانوس سمندری لہر

گرم لہریں	سرد لہریں
جنوبی خط استوائی لہر	فاک لینڈ لہریں
برازیل کی لہر	بینگولہ لہر

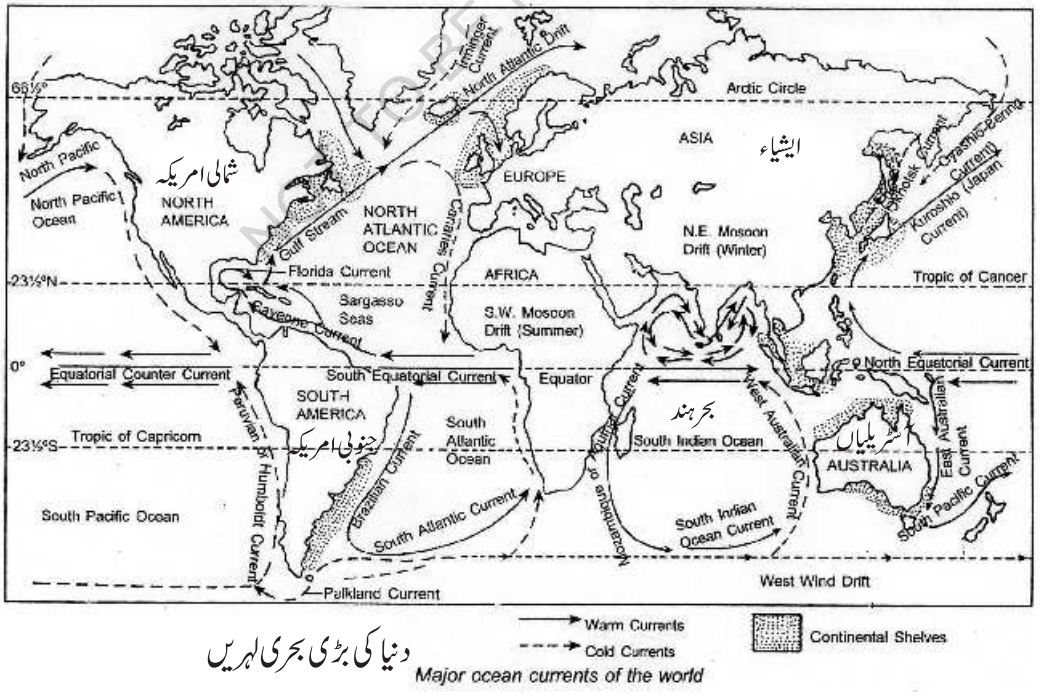
بحر ہند کی لہریں:

شمالی ہند کے سمندر کی لہریں موسم اور مانسون کے اعتبار سے اپنا روخ بدلتے ہیں۔جنوب مغربی مانسون کے دوران لہریں جنوب مغرب سے شمال مشرق کی سمت بہتے ہیں اور شمال مشرق مانسون کے دوران وہ شمال مشرق سے جنوب مغب کی سمت میں بہتے ہیں۔

جنوبی ہند کی سمندری لہریں:

موزمبیک، ماڈاگاسکر، اگلہاس کے طور پر گرم لہریں اور مغربی آسٹریلیائی سرد لہریں ہیں

@KRBS NOT FOR REPUBLISHED



دنیا کی بڑی بحری لہریں

Major ocean currents of the world

یہ بھی معلوم کیجئے: اہم ماہی گیری کے میدان

1. ہونشو ہوکیڈو ماہی گیری کے علاقے کوروٹیو گرم لہریں اریا یشوسر دلہریں (جاپان) ملنے کی جگہ
2. گرانڈ بینک خلیجی بہاؤ گرم اور لبرڈور کی ٹھنڈی لہر (نیا فاؤنڈ لینڈ USA)
3. ڈوگر بینک یوروپ کا شمالی سمندری علاقہ

مدوجزر: قسمیں، اسباب اور استعمالات

مدوجزر سمندری سطح کا اتار چڑھاؤ ہے۔ اس کا سبب

کشش ثقل کی جاذبیت چاند کی جانب سے ، کشش ثقل کا کھنچاؤ سورج کی جانب سے

زمینی گردش ,زمین کی مرکز سے دوری

قسمیں : مدوجزر عام طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں۔

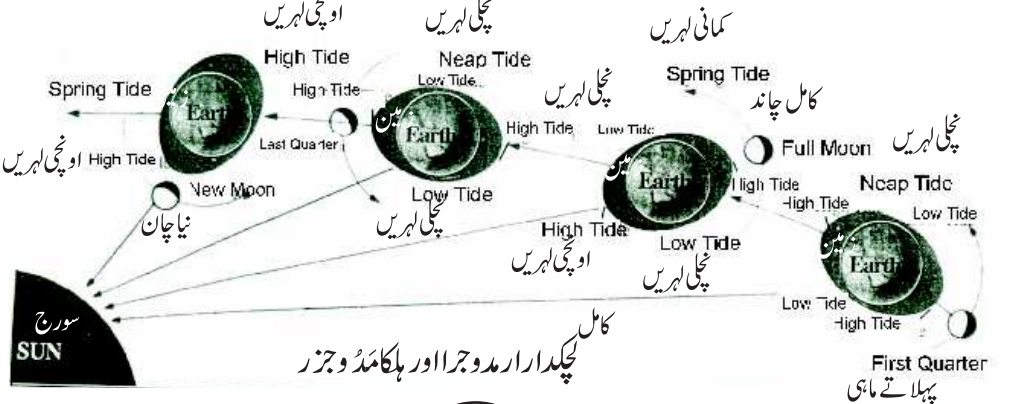
a) اونچا مدوجزر جسے سیلابی مدوجزر بھی کہتے ہیں۔

b) نچلا مدوجزر جسے ایب (Ebb کم ہونا) کمی والا مدوجزر کہتے ہیں۔

زمین کے آبی ذخائر پر متبادل اونچی لہریں اور نچلی لہریں آتی ہیں۔ ایک اونچی لہر اور نچلی لہر کے درمیان وقت 6 گھنٹے 13 منٹ ہے ایک اونچی لہر اور دوسرے کے درمیان (ٹائم گیپ) وقت کا فرق 12 گھنٹے 26 منٹ ہے۔ 24 گھنٹے 52 منٹ میں دو اونچے مدوجزر اور دو نچلے مدوجزر ہیں۔

1. لچکدار مدُ وجزر:

یہ مدوجزر اس وقت ہوتے ہیں جب چاند، سورج اور زمین ایک ہی سیدھی قطار میں ہوتے ہیں۔ مثلاً، بھر



© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

پور چاند کے دن سورج گرہن اور چاند گرہن۔ جب لچکدار مدوجزر پیدا ہوتا ہے تو اونچی لہریں اونچی ہوتی ہیں اور نچلا مدوجزر میں نچلی کم لہریں ہوتی ہیں۔

2. ہلکا پست مدوجزر:

یہ مدوجزر پہلے چوتھائی اور آخری چوتھائی چاند کے دنوں میں ہوتا ہے۔ ہلکے مدوجزر کے وقت زمین اور سورج ایک سمت میں رہتے ہیں اور چاند زمین کے سیدھے اوپر کی طرف ہوتا ہے۔ اس قسم کے مدوجزر میں لہریں ہلکی اور اوسط لمبائی کی ہوتی ہیں۔

فائدے:

1. ان سے جہاز رانی میں مدد ملتی ہے۔
2. بندرگاہ اور کنارے باندھنے میں مدد ملتی ہے۔
3. لہریں ساحل سمندر کو مسلسل پاک کرتی رہتی ہیں۔
4. عام نمک کے پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔
5. ماہی گیری میں مدد ملتی ہے۔
6. لہروں کے ذریعہ برقی قوت پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

سمندروں کی حفاظت:

سمندروں کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ سمندر ہمارے بہت کام آتے ہیں یہ سمندری مخلوقات کے رہنے کی جگہ ہے۔ جس انداز سے سمندر کا پانی زہر آلود ہو رہا ہے اسے دیکھ کر اندازہ کرنا آسان ہو رہا ہے کہ مستقبل میں سمندر محفوظ نہیں رہیں گے۔ درج ذیل طریقے سے سمندروں کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔

1. سمندروں سے تیل لانے لے جانے کے طریقوں کو پائپ لائن کے ذرایعوں میں بدلنا۔
2. بحر یا سمندر میں نیوکلیائی فاضل اشیاء نہیں چھوڑنا چاہئے۔
3. ساحلی علاقوں میں پیٹرو کیمیاوی صنعتوں کو سمندر میں فضلہ پھینکنے سے گریز کرنا چاہیے۔
4. بندرگاہوں اور سمندری کناروں کے قریب کسی بھی فضلہ کو پھینکنے پر قابو پانا ضروری ہے
5. خام ذخیرہ اندوزیاں اور معدنیاتی استحصال ساحلوں پر روکنا ہوگا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

6. ناقابلِ قبول سرگرمیوں کی وجد سے سمندری کناروں کا استحصال ہو رہا ہے اور ان کو تباہ کیا جا رہا ہے جن پر نگرانی ضروری ہے۔

مشق

I: درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔

1. براعظم کے خانہ کی اوسط گہرائی _____ ہے۔
2. ایک فاتھم _____ فیٹ کے برابر ہے۔
3. سمندر میں سب سے گہرا نقطہ _____ ہے۔
4. سمندری پانی کی نمکیت کی مقدار _____ گُنا ہے۔
5. _____ مدوجزر مکمل چاند کے دنوں میں اور اماوس کے دنوں میں ہوتا ہے۔

II: درج ذیل سوالوں کے جوابات مختصر دیجئے۔

6. ہیڈرواسفیر آبی کرّہ سے کیا مراد ہے؟
7. سمندری سطح کے چار اہم حصول کے نام بتایئے۔
8. سمندری لہروں اور مدوجزر کے درمیان فرق واضح کیجئے۔
9. لچکدار مدوجزر اور ہلکا/ پست مدوجزر کا فرق واضح کیجئے۔
10. سمندروں کا تحفظ ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔

III درج ذیل میں جوڑ لگایئے۔

	الف		ب
i.	فاتھم	(a)	گہرے سمندری میدان
ii.	اویاشو	(b)	امریکہ کا مشرقی ساحل
iii.	خلیجی بہاؤ	(c)	ٹھنڈی لہر
iv.	سمندری پہاڑ	(d)	ہندوستانی سمندر لہریں
v.	اگھولاس لہر	(e)	سمندری گہرائی

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

IV درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کیجئے۔

11. براعظمی خانہ
12. نمکینی
13. نرم وگرم لہریں
14. اونچا مدوجزر اور نیچا مدوجزر
15. بینگیو لا لہر
16. مدوجزر

V نکات جو یاد رہیں۔

1. خلیجی لہریں
2. نمکینی
3. گرم لہریں
4. کروشیو لہر
5. اونچی مدوجزر اور نیچی مدوجزر
6. مدوجزر کی توانائی

VI سرگرمی

1. بحرا وقیانوس کے گرم لہروں اور سرد لہروں کی فہرست بنائیے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب: 27

حیاتیاتی کرہ (بیوسفیر)
(Biosphere)

اس باب کے مطالعہ سے آپ سیکھیں گے کہ۔۔۔

☆ کرۂ حیاتیات کے معنی اور اہمیت۔

☆ ماحول کی معنی، ماحول کی آلودگی، آلودگی کے اقسام اور اس کے تحفظی کے اقدامات۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ زمین نے ہمیں کیا دیا اور بدلے میں ہم زمین کو کیا دے رہے ہیں؟

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مفہوم معنی:

زمین واحد سیارہ ہے جس پر زندگی کی مختلف شکلیں ہیں حیاتیاتی کرّہ زمین کا وہ حصّہ ہے جہاں زندگی موجود ہے۔ حیاتیاتی کرّہ زمین کا چوتھا جزو ہے اور یہ زمین پر موجود تمام جانداروں کا مجموعہ ہے۔

موافقت (Ecology):

حیایتاتی کرہ جانداروں کے جسمانی، کیمیائی اور حیاتیاتی ماحول کے ساتھ تعاملکا مطالعہ ہے۔ قدرتی ماحول حیاتیات میں ایک ساتھ رہنے والے مختلف جانداروں کے درمیان ایک کامل توازن رکھتا ہے اسے ماحولیاتی نظام پودوں اور جانوروں کی ایک جماعت ہے۔

حیاتیات میں ماحولیاتی نظام یا ماحولیاتی توازن کے بغیر کوئی بھی نباتات حیوانات اور خورد جانداروں کے وجود کا تصوّر بھی نہیں کرسکتا یا پھر اجتماعی طور پر ہر جاندار اپنی رہائش گاہ کے ساتھ خود کو کوڈھال سکتا ہے۔

ماحول: آدمی جہاں رہتا اور کام کرتا ہے اس کے آس پاس کو ماحول کہتے ہیں۔

حالیہ سالوں میں ماحول اور اس کی خصوصیات کو سمجھنا زندگی کے شعبوں میں بے حد ضروری ہو گیا ہے۔ ماحول تمام جانداروں کے وجود اور نشوونما کے لئے سازگار حالات پیدا کرتا ہے۔ ماحول دو طرح کے ہوتے ہیں۔

قدرتی یا جغرافیائی اور ثقافتی یا مصنوعی (man made)۔

ماحولیاتی آلودگی:

ماحولیاتی آلودگی براہِ راست اور بالواسطہ اثرات کے ذریعہ انسانی عمل سے مکمل یا جزوی طور پر ہمارے اردگرد کی ناگوار تبدیلی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی آج کے سب سے خوفناک ماحولی بحران میں سے ایک ہے۔ آبادی کی کثافت، صنعت کاری، شہرکاری، وسائل کا زیادہ استحصال، گاڑیوں کا حد سے زیادہ استعمال وغیرہ جیسے عوامل نے نباتات حیوانات اور انسانوں کے حالات زندگی میں تبدیلی کو متاثر کیا ہے۔

آلودگی وہ مادے ہیں جو کثافت کا سبب بنتے ہیں آلود قدرتی اور انسان کی بنائی ہوئی ہوتی ہے۔ انسان کے بتائے ہوئے آلودگی، قدرتی آلودگیوں سے زیادہ خطرناک سمجھے جاتے ہیں۔ کثافت نظر آسکتی ہے جیسے دھواں، زہریلی گیس، دھول، کوڑا کرکٹ، گندے پانی کی نالیاں وغیرہ اور غیر نمایاں اجزا جیسے بیکٹر یا، زہریلے کیمیائی اجزا وغیرہ جو پانی غذا اور مٹی وغیرہ میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

آلودگی کی اقسام:

ماحولیاتی آلودگی مختلف قسم کی ہوتی ہے کثافت اور آلودگی کے ذرائع کی بنیاد پر انہیں درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ فضائی (آلودگی)، آبی آلودگی (کثافت) کثافت اور صوتی (آوازں) کی کثافت۔

1. فضائی کثافت: (آلودگی)

(WHO) عالمی ادارۂ صحت کے مطابق فضائی کثافت فضا میں پائی جانے والی وہ آلودگی ہے جو انسانی سرگرمیوں سے پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ انسان کی صحت، پیداوار اور جائداد کو نقصان پہنچانے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ فضائی کرہ کے اہم عوامل میں قدرتی آتش فشاں، جنگلاتی آگ، کائناتی دھول وغیرہ ہیں۔

انسانی سرگرمیوں میں صنعتوں کی گیس، نجی استعمالات، موٹر گاڑیوں کی کثافت، کانیں، ایٹمی طاقت، نیوکلیائی دھماکے وغیرہ ہیں۔

کثافت کے اسباب:

کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ، سلفر ڈائی آکسائیڈ، نائیٹروجن آکسائیڈ، کلورو فلورو کاربن، ہائیڈرو کاربن وغیرہ۔ کثافت کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔ ماحول اور آب و ہوا میں تبدیلی، اوزون پر اثرات، سبز گھر اثرات، عالمی حدت، انسانی صحت پر اثر، انسانی نظامِ تنفس پر اثرات، جانوروں اور پیڑوں پر مضر اثرات ہیں۔

OKTBS NOT TO BE REPUBLISHED

فضائی آلودگی پر قابو پانے والے اقدامات:

موٹر گاڑیوں کے دھویں پر روک لگانا، گیسی آلودگی پر روک، جنگل بانی، غیر روایتی توانائی کے ذرائعوں کا استعمال، عوام کی جانکاری فراہم کرنا، قانونی اقدامات، خواندگی اور تعلیم۔

2. آبی کثافت: (آلودگی)

پانی کی طبعی، کیمیاوی اور حیاتیاتی خصوصیات میں بدلاؤ آنا جو کہ انسانی زندگی کے لئے مضر ہو آبی کثافت کہلاتا ہے۔

آبی کثافت کے اہم اسباب: قدرتی اسباب جیسے مٹی کا کٹاؤ، تودوں کا کھسکنا، آتش فشاں کا پھٹنا، نامیاتی مادوں کا سڑنا گلنا۔ **انسانی:** صنعتی فضلہ، شہری غلاظت، نجی استعمال کے اشیاء صنعتی فضلہ، تیل کا رسنا، غیر ملکی ڈرلنگ، نیوکلیائی فضلہ وغیرہ۔ آبی کثافت مختلف قسم کی ہوتی ہے مثلاً، سمندری یا بحری آبی کثافت، ساکن آبی کثافت، ندیوں اور جھیلوں کی آبی کثافت۔

آبی کثافت کے اثرات: آبی کثافت پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور وباؤں جیسے کولرا، ٹائیفائیڈ، ہیضہ، یرقان وغیرہ کا سبب بنتا ہے۔ سمندری اجسام، کاشتکاری، اور زراعتی آبپاشی فصلوں اور پانی کے خصوصیات پر بھی مضر اثر ڈالتا ہے۔

آبی کثافت پر قابو پانے کے لئے اقدامات:

صنعتی فضلہ کی روک تھام، پینے کے پانی کا صحیح سرپراہی، پانی کی نکاسی کا علاج، آبی اجسام میں کوڑا کرکٹ کے ملنے کو روکنا۔

3 مٹی کی کثافت:

انسانی یا قدرتی یا پھر دونوں وجہوں سے مٹی کے میعار میں گراوٹ ''مٹی کی کثافت'' کہلاتا ہے۔ یہ مٹی کے کٹاؤ، نباتاتی کھاد میں کمی، نباتات کی پیداوار میں کمی وغیرہ کی وجہ بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ مٹی کی کثافت کے ذرائع صنعتیں اور کان کنی کا فضلہ گھریلو اور شہری فضلہ، زرعی فضلہ، جوہری فضلہ وغیرہ میں کمی ہے۔

مٹی کی کثافت کے اثرات:

مٹی کی زرخیزی میں کمی، زرخیزی علاقے بنجر زمین میں تبدیلی، مٹی میں خوردا جسام کی تباہی وغیرہ۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مٹی کی کثافت کو روکنے کے لئے اقدامات۔

کیمیائی زرخیزی کا محدود استعمال، کیڑے مار دوایات کا محدود استعمال صنعتی اور شہری فضلہ کا مناسب جگہ ضائع، زمینی اور فصلوں کا صحیح استعمال، مٹی کے استعمال اور اسکے انتظام کے لئے عوام میں بیداری پیدا کرنا۔

4 صوتی کثافت یا آلودگی:

کسی بھی ناپسندیدہ آواز کا فضا میں سما جانا جس سے انسانی صحت پر اثر پڑے ''صوتی کثافت'' کہلاتی ہے۔ صوتی کثاوفت کے وسائل بجلی، سائیکلون، بھاری بارش، آبشار، بحری مدوجزر اور ژالہ باری (hail stroms) اور انسانی وسائل: صنعتی آوازیں، موٹر گاریوں کا شور، ہوائی جہازیں، کانکنی اور نجی آوازیں ہیں۔

صوتی کثافت کے اثرات: صوتی آلودگی عارضی نا مستقل سننے کی دشواری، سر درد، بے چینی دل کی بیمایاں، نفساتی خرابی کی شکایت، رویے کی تبدیلیاں، حراستی کمی (توجہ) وغیرہ۔

صوتی آلودگی کو روکنے کے لئے اقدامات:

صنعتوں کو رہائشی علاقوں سے دور قائم کرنا، فیاکٹریوں کو ساؤنڈ پروف دیواروں کی تعمیر، کسی بھی سائرن کا بے جان استعمال کو روکنا، لوڈ اسپیکر کا محدود استعمال ہوائی اڈوں کا رہائشی علاقوں سے دور قائم کرنا۔ صنعتوں میں کام کرنے والے حفاظتی آلات شور پیدا کرنے والی گاڑیوں وغیرہ کی جانچ پڑتال ضروری ہے۔

عالمی حِدّت میں اضافہ (Global warming):

وقت کے ساتھ ساتھ زمین کا درجۂ حرارت آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ پچھلے چند سالوں سے عالمی درجہ حرارت آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ اسی مظہر کو عالمی گرماؤ یا گلوبل وارمنگ کہا جاتا ہے۔ فضائی کرہ کا گرم ہونا گرم خانے کے اثر کی وجہ اور گرمی کے پھنس جانے کی وجہ سے ہے۔ دنیا گرم ہو رہی مومو سمیاتی علاقے بدل رہے ہیں۔ برفانی تودے پگھل رہے ہیں اور سمندری سطح میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہ سب گلوبل وارمنگ کی وجہ سے ہے۔

مثال:۔ ہمالیائی علاقے اور انٹارٹکا میں زیادہ برف کا پگھلنا

سبز گھر اثرات:

زمین کو جو گرمی سورج سے حاصل ہوتی ہے زمین کی سطح پر تابکاری اثرات کے اخراج کے ساتھ توازن ہونا ضروری ہے پتھر میں تبدیل ہونے کے بعد حاصل ہونے والے ایندھن سے گرم خانے کی گیسیں فضائی کرے میں

© BTBS NOT TO BE REPUBLISHED

بڑھ رہی ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ، اور دوسری گرم خانے کی گیسیں زمین سے گرمی کے اخراج روک رہی ہیں۔ جس کی وجہ گرم خانے کی گیس کی وجہ سے ماحول کی گرمی میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس کو گرین ہوز ایفکٹ یا گرم خانے کے اثرات کہتے ہیں۔

اوزون کا خاتمہ:

اوزن کے معنی گیسوں کی پتلی سی پرت جو فضائی کرے میں پائی جاتی ہے۔ اوزون بالائے بنفشی شعاعوں کو جذب کرلیتی ہے اور زمینی سطح پر رہنے والی ہمہ قسم کی زندگیوں کی حفاظت کرتی ہے۔ حالیہ سالوں میں ایرکنڈیشنوں کا استعمال، ریفریجیرٹروں، اسپرے اور ڈیوڈرنڈس اور نقصان دہ علاقے سنتھیٹک کیمیائی بنیادی فضائی کرّے میں داخل ہوتی ہیں۔

کلوروفلوروکاربنس (CFC) انٹارٹکا کے فضائی کرّے میں سب سے زیادہ اوزون کا خاتمہ درج کیا گیا ہے۔ اوزون کا خاتمہ اوزون میں سوراخ بن جانے کو قابو میں لانا چاہئے تاکہ موجودہ اور آنے والی آبادی سطح زمین پر قائم رہ سکے۔

تیزابی برسات:

تیزابی برسات میں خاص کر سلفورک آسیڈ اور کاربن مونا آکسائیڈ کی کثرت ہوتی ہے۔ یہ کثافت سے بھرے کرۂ فضائی کی وجہ سے جو چھوٹے چھوٹے برساتی قطرے گذرتے ہیں۔ یہ برسات جس میں زہریلی تیزاب ہوتی ہے سمندر کے نامیاتی اجسام کو ہلاک کردیتی ہیں۔ تیزابی برسات جنگلوں کو زراعتوں فصلوں، قدیم عمارتوں اور تاریخی یادگاروں کو ختم کررہی ہے۔

حیاتیاتی تنوع:

مختلف قسم کے پھول پتے اور جانوروں کا کسی علاقے میں پایا جانا بیوڈیورسٹی (حیاتیاتی تنوع) کہلاتا ہے۔ کسی ایک علاقے میں مختلف قسم کے پیڑ پودوں اور ہمہ قسم کے جانوروں کا پایا جانا بیوڈیورسٹی (حیاتاتی تنوع) کی کثرت کو بتاتا ہے۔ انسانی بقاء اور ماحولیاتی معیار کو قائم رکھنے کے لئے حیاتیاتی تنوع کو باقی رکھنا ضروری ہے۔

حیاتیاتی تنوع کی حفاظت بے حد ضروری ہے انوکھے اور نادر پودوں اور جانوروں کی نسل کو باقی رکھنے کے لئے۔ ان کے لئے بہترین ماحول کا فراہم کرنا ان کی زندگیوں کو بچانا ان کے تحفظ کی بہتر صورت ہوسکتی ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

شمسی نظام میں صرف زمین ہی واحد زندہ سیارہ ہے۔جس طریقہ سے زمین پر تبدیلیاں ، رکاوٹیں ، ہلاکیتیں وجود پذیر ہورہی ہیں۔ یہ پیش خیمہ ثابت ہورہی ہیں ہماری زمین کے مستقل قریب میں تباہی کی۔

زمین مادر سیارہ کو بچانے کے لئے عوام میں بیداری لانا آگہی کا بیدار کرنے والے پروگرام تیار کرنا، ذرائع کا انصاف پسند استعمال آلودگی کو قابو میں لانا وغیرہ۔ آگہی۔تعلیم ،سمپوزیم ،سیمی نار،مختصر ڈرامے ،فلمیں ، کانفرنس بار بار منعقد کرنا ہمارے مادرسیارہ کو بچانے کے لئے ضروری ہیں۔



زمین بچایئے مادرسیّارہ کو بچایئے

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشق

I: درج ذیل سوالات کے جواب مختصراً دیجئے۔

1. ماحول سے کیا مراد ہے؟
2. ایکولوجی ماحولیات کی تعریف کیجئے؟
3. ماحول کی مختلف کثافتوں کے نام بتایئے؟
4. آبی کثافت کو روکنے کے اقدامات کیا کیا ہیں؟
5. حیاتیاتی تنوع کی تعریف کیجئے؟

II: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کیجئے۔

6. بیوسفیر
7. ایکولوجی ماحولیاتی کرۂ کا عدم توازن
8. عالمی حدّت میں اضافہ
9. سبز خانے کے اثرات
10. اوزون کا خاتمہ
11. تیزابی برسات

III: اصطلاحات جن کو یاد رکھنا ہے۔

1. ماحولیاتی کثافت
2. ماحولیاتی دن
3. کلوروفلوروکاربن (CFC)
4. زمین بچاؤ

IV: سرگرمی:

1. کائنات میں حرارت بڑھنے سے ہونے والے اثرات کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور اس میں توازن برقرار رکھنے کے لئے عوام کو معلومات فراہم کریں۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

معاشیات

باب-28

معاشیات کے بنیادی تصورات

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ سیکھیں گے۔

- ☆ معاشیات کے بنیادی تصورات۔
- ☆ ضروریات، پیداوار، مانگ فراہمی وغیرہ کے درمیان میں آپسی تعلقات وغیرہ۔
- ☆ قومی اقتصادی ترقی
- ☆ محنت کش طبقہ کی اہمیت اور وقار۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

معاشیات کو آسانی سے سمجھنے کے لئے اس موضوع میں وسیع پیمانہ پر استعمال ہونے والی کچھ تکنیکی اصلاحات کا علم ہونا ضروری ہے۔ کیا یہ اصطلاحات ہماری روزمرہ کی زندگی میں بہت عام استعمال ہوتی ہیں۔ معاشیات میں ان کے قطعی معنی اور گنجائش ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کچھ منتخب تصورات کو مختصراً جان لیا جائے۔

مانگ (Demand):

مانگ صرف ایک خواہش نہیں ہے۔ بلکہ مانگ مصنوعات کو خریدنے اور اپنی خواہشات کو پوری کرنے کے لئے پیسہ خرچ کرنے کی صلاحیت ہو تو وہ طلب بن جاتی ہے۔ مانگ معاشی مصنوعات کی وہ مقدار ہے جو ایک مقررہ وقت پر ایک مقررہ قیمت پر لائی جاسکتی ہے۔ عام طور پر جب قیمت بڑھ جاتی ہے تو اس کی مانگ کم ہو جاتی ہے۔

پیداوار کے طریقہ کار میں مانگ کا مطالبہ بڑھتا ہے تو عام طور پر پیداوار روزگار، آمدنی اور مصنوعات کی فراہمی میں اضافہ ہوتا ہے تب عوام کا معیار زندگی بہتر ہوتا ہے۔ تو قوم ترقی کی جانب گامزن ہوتی ہے اور جب ان کی طلب کم ہو جاتی ہے تو عام طور پر پیداوار آمدنی اور مصنوعات کی فراہمی بھی کم ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مانگ کو قوم

کی ترقی کا اشاریہ سمجھا جاتا ہے۔

فراہمی یا رسد (Supply) :

فراہمی ایک مقررہ قیمت پر مارکیٹ میں فروخت کے لئے آسانی سے دستیاب مصنوعات اور خدمات کی مقدار ہے۔ عام طور پر اگر مصنوعات اور خدمات کی قیمت بڑھ جاتی ہے تو بازار میں مصنوعات اور خدمات کی مقدار میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور زندگی کا معیار بہتر ہوتا ہے۔ ملک ترقی کی سمت گامزن ہوتا ہے۔ اگر مصنوعات کی قیمت کم ہوجاتی ہے تو فروحت کے لئے بازار میں سامان اور خدمات کی مقدار کا بہاؤ بھی کم ہوجاتا ہے۔ پیداوار اور آمدنی بھی کم ہوجاتی ہے۔ اور بے روزگاری بڑھ جاتی ہے اور معیار زندگی کم ہوجاتا ہے ملک کی ترقی بھی کم ہوتی ہے۔ لیکن بعض حالات میں یہ قانون کام نہیں کرتا اور جو بھی قیمت ہو فراہمی وہی رہتی ہے۔

مانگ (ڈیمانڈ) اور رسد (Supply) ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ تبدیلی جو ایک میں ہوتی ہے دوسرے کو فوری طور پر متاثر کرتی ہے اور یہ مصنوعات کی قیمت سے ظاہر ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر:۔ جب طلب کم ہوتی ہے تو فراہمی کم ہوتی ہے اور قیمت بھی کم ہوتی ہے۔ جب مانگ بڑھ جاتی ہے تو فراہمی بھی بڑھ جاتی ہے اور قیمت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ طلب اور فراہمی انسان کی معاشی سرگرمیوں کے دوستون ہیں۔

پیداوار (Production):

معاشیات میں عالمی پیداوار کا وسیع مفہوم ہے۔ پیداوار میں سامان اور خدمات کی پیداوار شامل ہے۔ اگرچہ پیداوار دولت کی تخلیق معلوم ہوتی ہے۔ لیکن انسان کوئی نئی چیز نہیں بنا سکتا۔ اس کے لئے دستیاب قدرتی دولت کی افادیت میں اضافہ ممکن ہے۔ لہذا ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ پیداوار کا مطلب صرف خصوصی افادیت پیدا کرنا ہے۔ اس طرح تیار کردہ سامان کی قیمت بھی ہونی چاہیئے۔

پیداواری سرگرمیوں میں نقل وحمل، تجارت اور تقسیم جیسی سرگرمیاں شامل ہیں۔ پیداوار کا کام صرف اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب مصنوعات اور خدمات صارف تک پہنچتی ہیں۔

پیداوار میں بہت سے عوامل ضروری ہیں جیسے قدرتی دولت، محنت، سرمایہ اور تنظیم وغیرہ ماہرین اقتصادیات نے ان عوامل کو پیداوار کے عوامل قرار دیا ہے۔ ان میں مناسب ہم آہنگی ہو۔ یہ صرف صارفین کی فلاح و بہبود کے لئے

©KBSE NOT TO BE REPUBLISHED

ہے کہ کروڑوں لوگ پیداوار کے عمل میں مختلف صلاحیتوں میں مختلف طریقوں سے شامل ہیں۔

تقسیم (Distrubution) :

تقسیم ایک بہت اہم معاشی سرگرمی ہے۔ تقسیم کا اہم کام پیداوار کے عوامل کے تعامل پر مشتمل تیار کردہ سامان کو تقسیم کرنا ہے۔ زمین محنت، سرمائے اور تنظیم میں تقسیم ہونے والی قومی آمدنی کو بالترتیب کرایہ، اجرت، سود اور منافع کہا جاتا ہے۔ یہ تقسیم پیداوار کے ہر عنصر کے کردار کی شرح میں ہوتی ہے۔ اسے پیداوار میں رکاوٹ پیدا کئے بغیر طلب اور رسد میں توازن رکھنا چاہیئے۔ پیداوار کے کسی بھی عوامل کو خاص اہمیت نہیں دی جانی چاہیئے۔ اور نہ ہی ان میں سے کسی کو نظر انداز کیا جانا چاہیئے۔ یہ پورے معاشی نظام میں توازن برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ تقسیم بہت سے عوامل سے متاثر ہوتی ہے۔ جیسے کہ پیداوار، طلب، رسد کھپت قیمت کا تعین وغیرہ۔

اقتصادی کھپت (فائدہ مندی) (Consumption):

ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اشیا اور خدمات کے استعمال کو کھپت کہتے ہیں۔ استعمال کی جانے والی اشیا اور خدمات اچھی یا بری ہوسکتی ہیں۔ لیکن جب تک ان کی خواہش پوری ہوجائے گی وہ استعمال کی جائیں گے۔ جدید معاشیات میں کھپت کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

کھپت کی دو قسمیں ہیں۔

پیداوار کے لئے استعمال ہونے والی اشیاء اور خدمات

ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے استعمال شدہ تیار کردہ سامان۔

عام طور پر کھپت کا مطلب خواہشات کی تسکین ہے۔ قوم کی خوشحالی معیار زندگی اور روزگار کا تناسب متعلقہ قوم کے استعمال کی مقدار پر منحصر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معاشی تنظیم انسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے موجود ہے۔ اور یہ استعمال کے بعد ختم ہوتی ہے۔ پیداوار انسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ جب کھپت پیداوار میں اضافہ کرتی ہے تو آمدنی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ تو پیدا ہونے والی اشیاء کے لئے منڈیوں کا اہتمام ہوتا ہے اور روزگار کے مکمل مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ جب کھیت کم ہوجاتی ہے۔ تو پیداوار آمدنی اور قدر کم ہوجاتی ہے۔ اور اس سے بے روزگاری پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے کھیت اور پیداوار کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ ان دونوں کا قومی آمدنی پر خاصا اثر ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

افادیت:۔ افادیت اقتصادیات میں وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی مختلف اصطلاحات میں سے ایک کلیدی اصطلاح بھی ہے۔ افادیت خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت ہے۔ اس میں وہ تمام اشیاء اور خدمات شامل ہیں جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر انسان کی خواہشات کو پورا کرتی ہیں۔ لیکن اس کی پیمائش نہیں کی جاسکتی۔ یہ فرد سے فرد میں مختلف ہوتا ہے۔ ایک ہی شخص کے لئے یہ وقت اور جگہ سے مختلف ہوتا ہے۔ دو پئے اور موسم بھی افادیت کو متاثر کر سکتے ہیں۔

افادیت خود اطمینان نہیں ہے۔ لیکن یہ اطمینان دینے کی طاقت ہے۔ اطمینان افادیت کا اثر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اشیاء اور خدمات جن کی افادیت ہے۔ وہ ہمیں اطمینان بخشتی ہے۔ افادیت کا استعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عام طور پر یہ دونوں اصطلاحات ایک ہی معنی میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان کا مطلب ایک ہی نہیں ہے۔

مثال کے طور پر شراب پینے کا کوئی فائدہ نہیں لیکن اس کی افادیت ہے۔

ماہرین اقتصادیات نے افادیت کی درجہ بندی کی ہے۔

1) اصولی افادیت (Principle utility)
2) فارم کی افادیت (Form utility)
3) وقت کی افادیت (Time utility)
4) جگہ کی افادیت (Place utility)

1) اصولی افادیت:۔ وہ تمام چیزیں جو اصل شکل میں استعمال کی جاسکتی ہیں کہ ان میں بنیادی افادیت ہے۔ مثال کے طور پر پانی پھل انڈا وغیرہ۔۔۔۔۔

2) فارم کی افادیت:۔ وہ چیزیں جن کو ایک قطعی شکل یا روپ دے کر استعمال کی جاتی ہیں۔ ان میں فارم کی افادیت ہوتی ہے۔

مثال: مجسمہ ساز کے ذریعہ پتھر کو مثالی شکل دینا، بڑھئی کے ذریعہ لکڑی کو کرسی یا میز کی شکل دینا وغیرہ

3) وقت کی افادیت:۔ وہ چیزیں جو ذخیرہ کی جاتی ہیں۔ جب وہ عافر مقدار میں دستیاب ہوتی ہیں۔ او رجب وہ دستیاب نہیں ہوتیں پھر بھی استعمال ہوتی ہیں تو ان کی قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ افادیت پسندی پر عمل کرتی ہیں۔ اسے وقت کی افادیت کہتے ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مثال:۔ آم کے اچار کی تیاری اور جب آم دستیاب نہ ہوں تو ان کو محفوظ کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

4) جگہ کی افادیت:۔ جو چیزیں ایک جگہ پر وافر مقدار میں دستیاب ہوں گی ان کی زیادہ افادیت اور قیمت ہوگی اور جب انہیں اس کی جگہ پر پہنچایا جائے جہاں وہ دستیاب نہیں ہیں۔ اسے جگہ کی افادیت کہتے ہیں۔

مثال:۔ شملہ میں کثرت سے اگنے والے سیب یا کورگ (کوڈاگو) میں اگائے جانے والے سنترے مزید قدر اور افادیت تلاش کریں جب انہیں کسی ایسی جگہ پر لے جایا جائے جہاں نہیں اگائے جاسکتے ہیں۔

قیمت: وہ قدر جو پیسے کی شکل دی جاتی ہے۔ اسے قیمت کہتے ہیں۔ وہ رقم جو سامان یا خدمات کے عوض ادا کی جائے اسے قیمت کہا جاتا ہے۔

جب سامان اور خدمات کی بہت زیادہ مانگ ہوتی ہے۔ انہیں بڑی تعداد میں لوگوں میں تقسیم کرنا مشکل ہے۔

قیمت یہاں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ قیمت کا بنیادی کام طلب اور رسد کو برابر کرنا ہے۔ جب ضروریات اور فراہمی مستحکم ہوں تو اس مرحلے پر اشیاء اور خدمات کا نہ تو خسارہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی زائد لیکن جب طلب اور رسد میں فرق ہوتا ہے تو قیمت بھی مختلف ہوتی ہے۔

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قیمت دوبارہ، طلب اور رسد کے دو برابر مقررہ مقام پر لاتی ہے اس طرح طلب اور رسد قیمت کے تعین میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

منافع:۔ عام طور پر پیداوار کی آمدنی سے اخراجات کو کم کرنے کے بعد جو رقم باقی رہ جاتی ہے۔ اسے منافع کہتے ہیں۔

معیشتوں کے مطابق پروڈیوسر یعنی مصنوعات کے پیدا کرنے والے کو خدمات کے بدلے پیداوار کے لئے فراہم کردہ خدمات کے لئے جو انعام ملتا ہے اسے ہ منافع کہتے ہیں۔ یہ وہ رقم ہے جو کرایہ، اجرت اور سود دینے کے بعد باقی رہ جاتی ہے۔ جس سے پیداوار کے عمل میں مدد ملتی ہے۔ باقی رہ جانے والی رقم کم یا زیادہ ہوسکتی ہے۔ کبھی کبھی یہ بالکل باقی نہیں رہ سکتا ہے۔ پیداور کی کارکردگی منافع یا کم پیداوار کے لئے ذمہ دار ہے۔

معاشیات کے میدان میں منافع کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ منافع تمام معاشی سرگرمیوں کا بنیادی ذریعہ ہے۔

منافع بڑھنے سے معاشی سرگرمیاں بھی بڑھتی ہیں۔ اور قومی ترقی تیزی سے ہوتی ہے۔ جیسے جیسے منافع کم ہوتا ہے۔ معاشی سرگرمیاں کم ہوتی ہیں اور قومی ترقی بگڑتی ہے۔ اس سے معاشی بحران پیدا ہوتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

تعاون: تعاون کو معاشیات میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ اگر چہ یہ ایک قسم کی فیکٹری تنظیم ہے۔ جسے زندگی کا ایک طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ تعاون وہ روشنی ہے جو محدود کامیابیوں سے محروم بے اثر لوگوں کو روشن کرتی ہے۔

تعاون کے نظام نے یہ ظاہر کیا ہے کہ تعاون پر مبنی کوشیش عام آدمی کو فوائد حاصل کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ جو بصورت دیگر صرف امیروں اور بااثر افراد کے لئے مخصوص ہیں یہ استحصال سے پاک ہے۔

تعاون ایک غیر معمولی نظام ہے جہاں لوگ اپنے معاشی مفاد کے تحفظ کے لئے برابری کی بنیاد پر کام کرنے کے لئے اکھٹے ہونا چاہتے ہیں۔ اس کا بنیادی مقصد اپنی مدد آپ کے ذریعے ترقی حاصل کرنا ہے۔ یہاں مقابلے کی گنجائش نہیں ہے۔

یہاں تمام سرگرمیوں کا انتظام ممبران کرتے ہیں۔ منافع بانٹ دیا جاتا ہے۔ ممبران کی طرف سے خریدے گئے سامان پر قیمت میں مناسب رعایت دی جاتی ہے۔ عام آدمی کے لئے استحصال کی کوئی گنجائش نہیں۔ منتخب ڈائریکٹرز ادارے کے امور کی دیکھ بھال کریں گے۔ یہاں سب مالک ہیں۔ اور سب مزدور ہیں۔

''ہر ایک سب کے لئے اور سب ہر ایک کے لئے'' کا جذبہ ہے۔ یہاں ہر شیئر ہولڈر کے پاس ایک ووٹ ہوتا ہے۔ اس کے پاس جتنے بھی حصص (Shares) ہوں۔ اس کے علاوہ حصص کے تعداد حاصل کرنے کی ایک حد ہے۔ ہر کسی کو یکساں مواقع ملتے ہیں۔ یہاں ذات پات عقیدہ یا مذہب کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ کسی بھی وقت رکن بننے اور کسی بھی وقت رکنیت واپس لینے کی آزادی ہے۔

قومی آمدنی (National Income):

ایک سال کے عرصے میں ملک میں پیدا کئے گئے اشیاء اور خدمات قومی آمدنی پیداوار کے تمام ذرائع سے ایک سال میں حاصل ہونے والی کل آمدنی ہے۔ قومی آمدنی کا حساب لگانا مشکل ہے۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔

قومی آمدنی کا حجم پیداوار پر منحصر ہے۔ پیداوار بڑھے تو قومی آمدنی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ قومی آمدنی میں اضافہ قوم کی ترقی اور عوام کے معیار زندگی کی نشاندہی کرتا ہے۔ قومی آمدنی میں اضافہ معاشی ترقی کی علامت ہے۔ قومی آمدنی میں کمی قوم کی معاشی پسماندگی اور عوام کے معیار زندگی کی خرابی کو ظاہر کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قوم اپنی قومی آمدنی بڑھانے کی کوشش کرتی ہے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

فی کس آمدنی (Per capita income):

اگر قومی آمدنی کو قوم کی کل آبادی سے تقسیم کیا جائے تو ہمیں فی کس آمدنی ملتی ہے۔ اگر قومی آمدنی زیادہ ہوگی تو فی کس آمدنی بھی زیادہ ہوگی (آبادی میں اضافے پر منحصر ہے) اور لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوگا جس کے نتیجے میں لوگ مطمئن زندگی گزاریں گے۔

اگر قومی آمدنی میں کمی آئے گی تو فی کس آمدنی بھی کم ہو جائے گی آبادی میں اضافے کے حساب سے معیار زندگی بھی کم ہو جائے گا۔ غربت اور بیماریاں بڑھ جائیں گی اور لوگ مشکل سے زندگی گذاریں گے۔

مختلف ممالک کی فی کس آمدنی کا موازنہ کسی ملک کی معاشی حالت اور اس ملک کی معاشی ترقی کو ظاہر کرتا ہے۔

مزدور کی اہمیت (Importance of labour) :

زندگی کا معیار بلند کرنے کے لئے محنت کرنا انسان کی فطری خوبی ہے۔ یہ کوشش جسمانی یا ذہنی ہو سکتی ہے۔ کھدائی، ہل چلانا اور بوجھ اٹھانا جسمانی مشقت کی کچھ مثالیں ہیں۔ استاد، سائنسدان، وکیل، ٹیکنیشن، آئی ٹی ورکر اور کلرک کا کام یا خدمات ذہنی مشقت کی کچھ مثالیں ہیں۔ جسمانی مشقت کے لئے جسمانی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ذہنی مشقت کے لئے ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔

ترقی پذیر ملکوں میں پڑھے لکھے طبقے کی تعداد زیادہ ہوگی اور وہ اپنا کام خلوص اور نیت سے کرتے ہیں۔ چاہے کام جسمانی یا ذہنی ہو محنت کی عزت ہوتی ہے معاشرہ امتیازی سلوک نہیں کرتا اور مزدوری کے دونوں طبقوں کو یکساں احترام ملتا ہے۔

مہاتما گاندھی کو محنت کے وقار پر بڑا بھروسہ تھا۔ انہوں نے عملی طور پر یہ دکھایا کہ قومی صدر کے ساتھ بات کرنا جتنا فخر کی بات ہے اتنا ہی ناپاک پیشوں میں لگے مزدوروں سے بات کرنا۔ مشقت میں اونچ نیچ کا کوئی بیمار احساس نہیں ہونا چاہیئے۔

بہت سے پڑھے لکھے لوگ ایسی نوکریوں کی تلاش کرتے ہیں جن میں ذہنی مشقت ہوتی ہے۔ لیکن سب کے لئے روزگار کے کافی مواقع نہیں ہیں۔ جسمانی مشقت میں روزگار کے مواقع زیادہ ہیں۔ اس لئے کو اونچ نیچ کا احساس کو ترک کرنا ہوگا۔ اور جو کام ملتا ہے۔ اسے کرنے کی تیاری کرنی ہوگی۔ تب ہی اسے محنت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان میں برابری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ملک کی تعمیر آسان ہو جاتی ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. مناسب الفاظ کے ساتھ خالی جگہوں کو پر کریں۔

1. مانگ زیادہ ہونے پر پیداوار _____ ہوتی ہے۔
2. ضروریات کی تسکین کے لئے استعمال ہونے والی اشیائ اور خدمات _____ ہیں۔
3. اگر قومی آمدنی کو کل آبادی میں تقسیم کیا جائے تو ہمیں _____ حاصل ہوتی ہے۔
4. سامان کی لوڈنگ اور ان لوڈنگ میں شامل مزدوروں کو _____ کہا جاتا ہے۔
5. طلباء کو پڑھانے میں شامل اساتذہ کا تعلق _____ سے ہے۔

II. درج ذیل کا جواب دیں:۔

6. معاشیات میں ''مانگ'' سے کیا مراد ہے؟
7. پیداوار کے احاطے میں طلب کا کیا اثر ہے؟
8. تقسیم کیا ہے؟
9. تقسیم کس طرح موثر طریقے سے کی جاسکتی ہے؟
10. قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں فرق بتائیں۔
11. مزدور کی اہمیت کیا ہے؟

III. سرگرمیاں:۔

1. قریبی بازار میں جائیں اور دیکھیں کہ جب قیمتیں مختلف ہوتی ہیں تو خواہشات کیسے مختلف ہوتی ہیں۔
2. اخبارات پڑھیں اور معاشی احاطے میں روزانہ کی تبدیلیوں کو دیکھیں۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



تجارتی تعلیمات

باب:29

مختلف تجارتی اداروں کا ظہور

Emergence of different forms of business organisations

اس باب کے مطالعہ سے آپ سیکھیں گے کہ۔۔۔

☆ تجارتی اداروں کی قسمیں۔

☆ انفرادی تجارت اور حصّہ داری تجارتی اداروں کی نوعیت۔اقسام اور فوائد ونقصانات کو سمجھنا۔

☆ حصّہ داری کے اندراج کے بارے میں معلومات۔

☆ ہندو غیر منقسم خاندان کے تجارتی تعلقات۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

آج کل ہم مختلف تجارتی ادارے دیکھ رہے ہیں۔جن کو ہم چار مختلف قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

1. خانگی حلقوں میں تجارتی ادارے
2. عوامی حلقوں میں تجارتی ادارے
3. مشترکہ علاقے والے تجارتی میں
4. عوامی افادیت

اس باب اور اگلے باب میں ہم چھوٹے پیمانے کی اور بڑے پیمانے کی تجارتوں کے بارے میں سیکھیں گے جو کہ خانگی شعبہ کے تحت آتے ہیں۔ چھوٹے پیمانے کے تجارتی ادارے جو خانگی شعبہ کے تحت آتے ہیں کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(1) جو یوں ہیں۔انفرادی تجارتی تعلقات

(2) حصہ داری ادارے

(3) ہندو غیر منقسم خاندانی ادارے۔

1. **انفرادی تجارتی ادارے:** یہ ایک فرد کے ذریعہ چلتا ہے یہی مالک اور یہی شخص منتظم ہوتا ہے۔ یہی شخص سارے منافع کا فائدہ اٹھاتا ہے اور نقصان اٹھانے والوں کا یہی ایک ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس میں اکیلا شخص تجارت کے لئے سرمایہ لگاتا ہے۔

خصوصیات: یہ تجارت کا سب سے قدیم اور آسان طریقہ ہے۔ اس کی ملکیت اور انتظام فرد واحد کرتا ہے۔ ایسی تجارت شروع کرنا نہایت آسان ہوتا ہے۔ ایسے ادارے انفرادی بیوپاریوں کے فائدوں پر چلتے ہیں۔ انفرادی بیوپاریاں اپنے مخصوص ہنر کو استعمال کرتے ہیں اور اپنے سارے نقصان کے خود ہی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ یہ اپنے گھر کے افراد کی مدد حاصل کرتا ہے۔ یا پھر چند لوگوں کو رکھ کر ان کی مدد سے اپنا کاروبار چلاتا ہے۔ عمومی طور پر یہ اپنی ساخت کے اعتبار سے چھوٹے ہوتے ہیں مگر آج کل یہ بڑے پیمانے پر بھی اپنا کاروبار کرتے ہیں۔

انفرادی تجارتی کے اداروں کے فوائد:

1) کسی قانونی رسوم کی ضرورت نہیں رہتی۔
2) اپنے ذاتی سرمایہ سے تجارت شروع کی جاسکتی ہے۔
3) روزانہ کی تجارت چلانے میں کسی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا نہیں ہوتا۔
4) مالک ہی تمام منافع کا حقدار اور نقصان کا خود ہی ذمہ دار بنتا ہے۔
5) اس کا صارفین کے ساتھ براہ راست تعلق ہوتا ہے۔
6) وہ کچھ سماجی خدمات بھی پیش کرتے ہیں۔
7) ایسے بیوپاری چند افراد کو اپنے ہاں روزگار بھی مہیا کرتے ہیں۔
8) یہ دولت کی تقسیم میں حصہ دار بھی ہوتے ہیں یہ گاہکوں کی پسند اور ناپسند سے واقف ہوتے ہیں اور گاہکوں کی مرضی کے مطابق انہیں مہیا کرتے ہیں۔
9) یہ اپنی ترقی کے لئے مناسب قیمت، ٹیکس اور ڈیوٹی وغیرہ ادا کرتا ہے۔
10) یہ اپنے طور پر کوئی بھی فیصلے فوری طور پر لے سکتے ہیں ساتھ ہی وہ اپنے تجارتی راز کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔

انفرادی تجارتی اداروں کے نقصانات:

انفرادی تجارتی ادارے چند ایک نقائص سے پاک نہیں ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

1) ان کا سرمایہ محدود ہوتا ہے اور وہ اسے پھیلا نہیں سکتے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

2) فردواحد کی جانب سے چلائی جاتی ہے اس لئے انتظامی صلاحیتوں کا فقدان ہوسکتا ہے۔

3) ایک کے مقابلے میں دوافراد کا فیصلہ کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

4) سارے کے سارے نقصانات فردواحد کو اٹھانے پڑتے ہیں۔انفرادی تجارتی ادارے کی زندگی نہایت مختصر ہوسکتی ہے۔

5) منفرد بیوپاری کے انتقال پر اس کا یہ ایک فردی تجارت والا کاروبار ٹھپ ہوسکتا ہے۔اور کبھی بھی بند ہو سکتا ہے۔

ساجھے یا حصہ داری کی تجارت والے ادارے:

انفرادی تجارتی ادارے کے نقائص حصہ داری کی تجارت کی طرف لے جاتے ہیں۔اس طرح کی تجارت میں دو یا دو سے زیادہ افراد ایک ساتھ حصہ لیتے ہیں اور اپنا کاروبار آگے بڑھاتے ہیں۔حصہ داری کی تجارت چلانے کے لئے حصہ داری کی تجارت کے اصولوں پر مبنی قانون 1932 میں بنا۔اس قانون کی دفعہ 4 کے تحت حصہ داری کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ یہ سب کی ملکیت ہوگی سارے حصہ دار تجارت چلائیں گے اور منافع میں برابر حصہ تقسیم کرلیں گے۔زیادہ سے زیادہ حصہ داران کی تعداد دس کی مقرر کی گئی ہے اگر وہ بینک سے متعلق تجارت ہو اور اگر صرف تجارت کے حصہ دار ہیں تو ایسے حصہ داروں کی تعداد بیس تک ہوسکتی ہے۔

حصہ داروں کی قسمیں:

حصہ داروں کی کئی قسمیں ہوسکتی ہیں مگر عموماً ہم یہ پاتے ہیں کہ وہ حصہ دار یا تو (سرگرم یا کارکن حصّہ دار) خاموش حصہ دار، نام زد حصہ دار اور نابالغ حصہ دار ہوتے ہیں۔

1. سرگرم حصہ دار:

سرمایہ کی ایک مقررہ مقدار ادا کرتا ہے اور ساتھ ہی نفع ونقصان میں برابر کا شریک ہوکر وہ سرگرم انداز سے کاروبار چلاتا ہے۔

© TDS NOT TO BE REPUBLISHED

2. خاموش یا خفتہ حصہ دار:

یہ سرمایہ میں اپنا حصہ ضرور دیتا ہے مگر تجارت میں سرگرمی نہیں دکھاتا اور روزانہ کی تجارت میں سرگرم نہیں ہوتا۔ سرمایہ کے حصہ کے مطابق تجارت کے فائدے اور نقصان میں برابر کا تناسب رکھتا ہے۔

3. نامزد حصہ دار:

نہ ہی سرمایہ میں اپنا حصہ ادا کرتا ہے اور نہ ادارے کے کاروبار کے روزانہ کی تجارت میں حصہ لیتا ہے۔ اس کا منافع میں حصہ دار ہونے کا کوئی حق نہیں ہوتا مگر یہ تجارت میں شامل ہوسکتا ہے۔

4. نابالغ حصّہ دار:

وہ ہوتے ہیں جو ابھی اپنی عمر کے اٹھارویں سال کو نہ پہنچے ہوں۔

ایک نابالغ ایک حصہ دار ہو نہیں سکتا۔ مگر دیگر حصہ داروں کے باہمی رضامندی سے ایک نابالغ بھی حصہ دار ہو سکتا ہے۔ نابالغ حصہ دار نفع میں حصہ دار ہوسکتا ہے مگر وہ نقصان میں شریک نہ ہوں گے۔ جب ایک نئی حصہ داری شروع ہو تو ایک نابالغ کو حصہ داری نہیں دی جاسکتی علاوہ ازیں ان صورتوں میں یہ سب مخفی حصہ دار ہوں گے محدود حصہ دار اور حصہ دار ہی نفع میں شامل رہیں گے۔

ساجھے داری کی وصیت:

حصہ داری کی وصیت مختصر ہوگی۔ عموماً یہ اسٹامپ (رجسٹری) کے پیپر (کاغذی دستاویزات) کی صورت میں ہوتی ہے اور سبھی حصہ داروں کے اس میں دستخط ہوتے ہیں۔ یہ ایک ادارے کے مقابلے دوسرے ادارے سے مختلف ہوتی ہے۔ اس میں سارے ہی قواعد وضوابط درج ہوتے ہیں۔ عام طور پر اس میں ادارے کا نام ہوتا ہے، حصہ داروں کے پتے درج ہوتے ہیں، ادارے کا پتہ ہوتا ہے۔ تجارت کی نوعیت کا ذکر ہوتا ہے ان کی شاخوں کا بھی پتہ ہوتا ہے، (اگر کہیں ہوں) تو، تجارت کے آغاز کی تاریخ ہر ایک حصہ دار کے سرمایہ کا ذکر ہوتا ہے، نفع اور نقصان کی تقسیم کا تناسب، ہر ایک حصہ دار کے فرائض، ہر ایک حصہ دار کے کام کی تقسیم، ان قواعد کا بھی جب کسی ایک نئے حصہ دار کو شامل کیا جائے، ادارے کے بند ہوتے وقت موجودہ اسباب کی قیمت لگائی جاتی ہے۔ جب کبھی حصہ داروں کے مابین کسی بات پر اختلاف پیدا ہو تو قواعد وضوابط کی مکمل پابندی کی جائے گی۔

ساجھے داری کے فوائد:

@KUBS NOT TO BE REPUBLISHED

1. تشکیل کی سہولیت:

کسی بھی قانونی پابندیوں کی ضرورت نہیں ہوتی ہے حصہ داری کے لئے یہاں تک کہ حصہ داری کے اندراج کی بھی ضرورت نہیں ہے۔لہٰذا ساجھے داری کے ادارے آسانی سے شروع ہو سکتے ہیں۔

2. زیادہ سرمایہ: حصہ داری دو سے زیادہ آدمیوں کے سرمایہ سے شروع کی جاسکتی ہے جس کی وجہ سے زیادہ سرمایہ حاصل ہوتا ہے۔

3. بہتر کارگذاری: یہاں ایک سے زیادہ آدمی حصہ داروں کی طرح ہوتے ہیں یہاں بہتر تقسیم کے ذریعہ مزدوروں کو لیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے انتظامیہ کی صلاحیت بڑھتی ہے اور اس طرح کارگذاری کی بہتر صورت پیدا ہوسکتی ہے۔

4. اعتماد و امانت داری کا مستحق:

حصہ داروں کی قابلیت لامحدود ہوتی ہے اعتماد و امانت داری کے مستحق ہونے کی صلاحیت کو بڑھانے کی طرف راہ ہموار کرتی ہے۔

5. تجارتی نقصان کی حصہ داری:

سارے ہی حصہ دار تجارت میں ہونے والے نفع اور نقصان کے حصہ دار رہیں گے۔نقصان صرف کوئی ایک حصہ دار برداشت نہیں کرے گا وہ اس نقصان کا سارے حصہ داروں میں برابر برابر کرے گا۔

6. تجارت کی رازداری: حصہ داری والے تجارتی اداروں کو اپنے حساب کتاب کے اظہار کی ضرورت نہیں کیونکہ اس طرح ان کی تجارت کی رازداری باقی نہ رہ سکے گی۔

7. آسان تحلیل: حصہ داری کے اداروں کو بآسانی تحلیل کیا جاسکتا ہے۔کوئی بھی حصہ دار اپنے حصے کی تحلیل کے لئے درخواست دے سکتا ہے مگر اس کے لئے چودہ دن کی نوٹس کے ساتھ ہوگی یا پھر سارے ہی حصہ داروں کی رضامندی کے ساتھ ہوسکتی ہے۔

ساجے دار اداروں کے نقائص:

1. بعض اوقات حصہ داروں کے مابین شراکت میں بگاڑ آسکتا ہے جو کہ آپسی اختلاف کا باعث بنے گا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

2. چوں کہ حصہ دار محدود ہوتے ہیں اسلئے سرمایہ کے محدود ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے۔

3. جواب دہی غیر محدود ہوتی ہے اس لئے یہ بہت سارے آدمیوں کو حصہ داری میں شریک ہونے پر پست ہمت کرتی ہے۔

4. بے قابو اور بے وقوفی کے فیصلے تباہی کے پیش خیمہ ہو سکتے ہیں۔

5. ساجھے داری کے ادارے تسلسل قائم نہیں رکھ سکتے۔ موت یا کسی حصہ دار کا دیوالیہ اس ساجھے داری کو ختم کر سکتی ہے۔

6. اپنا حصہ کسی دوسرے حصہ دار کو منتقل کرنا بھی دشوار ہوتا ہے۔

7. حکومت پر قابو پانے کی کمی اور حسابات کی اشاعت کی وجہ سے ساجھے داری کے ادارے منافع کی حمایت پا نہیں سکتے۔

8. پیشہ کی خفیہ باتیں ایک سے زیادہ حصہ دار ہونے کی وجہ سے مخفی نہیں رکھی جا سکتیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

حصہ دار اداروں کا اندراج(Registration of partnership firms):

انفرادی تجارتی ادارے کے اندراج کی کوئی سہولت نہیں ہوتی۔ ہندستانی ساجھے داری کی دفعہ 1932 میں حصہ داری کی رجسٹری کا حق ملتا ہے۔ مگر یہ ایک لازمی شئی نہیں ہے۔ یہ حصہ داروں کی اختیار پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اندراج کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ اندراج کے مقصد کے لئے مقررہ درخواست فارم میں جس کو مکمل طور پر سے پر کیا گیا ہو ایسے اداروں کے اندراج کرنے والے رجسٹرار کو دیا جانا چاہیئے جس کا تقرر حکومت کی جانب سے ہوتا ہے۔ اس کی باقاعدہ فیس ہوتی ہے۔

رجسٹرار مکمل طور پر اطمینان کر لینے کے بعد تمام سہولیات اور قوانین کی ترتیب کے بعد ایک سند جاری کرے گا جسے ''اندراج کا سرٹیفکیٹ' کہا جاتا ہے۔

اندراج کے فوائد

1. رجسٹرڈ ادارہ عدالت میں فریق ثالث کے خلاف کوئی بھی مقدمہ درج کر سکتا ہے ایک غیر رجسٹرڈ

ادارے کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا۔

2. ایک رجسٹرڈ ادارہ اپنے دوسرے حصہ داروں کے خلاف ایک مقدمہ دائر کرسکتا ہے۔ان قرضہ جات سے متعلق جو اس ادارے نے حاصل کئے ہیں۔

3. فریق ثالث کسی بھی غیر رجسٹرڈ ادارے کے خلاف مقدمہ دائر کرسکتا ہے اور قرضہ جات وصول کرنے بھی دائر کرسکتا ہے۔

4. کوئی بھی حصہ دار ادارے کے یا کسی دوسرے حصہ دار کے خلاف مقدمہ دائر کرسکتا ہے جس میں ادارے کی تحلیل یا حسابات کی ادائیگی کے لئے بھی مقدمہ دائر کیا جا سکتا ہے ۔ دوسرے ممبران کی تعداد محدود ہو ان کے تجارت کے حصے کی حد تک۔

ہندو غیر منقسم خاندان ادارے:

ایسے ادارے صرف ہندوستان میں موجود ہیں ۔ یہ ہندو قانون کے تحت عمل میں لایا گیا ہے ۔ یہ ہندو مرد لوگوں سے بنایا گیا ادارا ہے۔ایسے اِدارے میں تین پشت تک لگاتار ممبر (رُکن) ہونا ضروری ہوتا ہے۔غیر منقسم خاندان کے سب سے بڑے بزرگ مرد اس ادارے کی دیکھا بھال کرتا ہے۔جس کو ''کرت'' کہتے ہیں۔ملکیت سب اراکین کی ہونے کے باوجود اس ادارے کی پوری ذمہ داری ''کرت'' کو ہی نبھانا پڑتا ہے ''کرت'' کے ذمہ داریوں کی کوئی حد بندی نہیں ہوتی۔دوسرے اراکین کی ملکیت (liability) اُن کے سرمایہ پر منحصر ہوتا ہے۔

© KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ کے ساتھ مکمل کیجئے۔

1. ادارہ جو واحد فرد کی ملکیت اور انتظام سے متعلق ہوا ہے _____ کہا جاتا ہے۔

2. ہندوستانی ساجھے داری کی دفعہ والا قانون _____ میں طے پایا۔تاکہ حصہ داری کے معاملات کو باضابطہ بنایا جاسکے۔

3. بکینکنگ کا کاروبار کرنے والے ادارے میں حصہ داروں کے زیادہ سے زیادہ ممبران کی تعداد _____ ہوتی ہے۔

4. غیر منقسم ہندو خاندان کے سربراہ کو _____ کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔

5. واحد تجارتی ادارہ جو خانگی تجارتی ادارے کے طور پر ہندوستان میں پایا جاتا ہے _____

II. درج ذیل سوالات کے ایک دو جملوں میں جواب دیجئے۔

6. چھوٹے پیمانے کی تجارتوں کے ادارے کون کونسے ہیں؟

7. چھوٹے پیمانے کی تجارتوں کے ادارے صارفین کی کس طرح مدد کرتے ہیں ؟

8. ساجھے دار ادارے کیا ہیں؟

9. سونے والے ساجھے دار کون ہیں؟

10. ساجھے دار تجارت کی تحلیل کیوں کر آسان ہے؟

III. درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

11. انفرادی تجارت والے ادارے کی کوئی چار فوائد بتائیے۔

12. انفرادی تجارتی ادارے کے کوئی چار نقصانات بتائیے۔

13. ساجھے داری کا ادارہ کیونکر شروع کیا جاسکتا ہے؟ مختصراً بتائیے۔

14. مختلف قسم کے ساجھے دار کون کون ہوتے ہیں؟

15. ساجھے داری کے کوئی چار فائدے بتائیے۔

16. ساجھے داری کے کوئی چار نقصانات بتائیے۔

17. ساجھے داری کی تجارت کے اندراج کے فوائد بتائیے؟

18. ''ہندو غیر منقسم خاندان کی تجارت'' کے بارے میں مختصراً بیان کیجئے۔

IV. سرگرمی:

1. کوئی دو اشتہارے اکٹھا کریں اور مطالعہ کریں اور جس کے معلومات اسباق میں موجود ہیں؟ تلاش کریں۔

☆☆☆

© SCERT NOT TO BE REPUBLISHED

باب - 30

بڑے پیمانے پر کاروباری تنظیمیں
Large scale Business organizations

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ سیکھیں گے۔

- ☆ بڑے پیمانے پر کاروباری تنظیموں کی اہمیت اور نمایاں حصوصیات کو پہچانیں گے۔
- ☆ کوآپریٹوسوسائٹیوں کے اصولوں خوبیوں اور خامیوں کو سمجھیں گے۔
- ☆ جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کی ساخت کو سمجھیں گے۔
- ☆ ملٹی نیشنل کارپوریشن کی خصوصیات خوبیوں اور خامیوں کا تجزیہ کریں گے۔

واحد تجارتی اداروں، حصہ داری/ساجھے داری اور ہندو غیر منقسم خاندان کی کاروباری تنظیمیں، انتظامی مہارتوں کے ناکافی سرمائے کے ذخیرے تسلسل کی کمی اور لامحدود ذمہ داری کی کمی کے مسائل کا شکار ہیں۔ان مسائل پر قابو پانے کے لئے بڑے پیمانے پر کاروباری تنظیمیں وجود میں آئیں اہم بڑے پیمانے پر کاروباری تنظیمیں یہ ہیں۔

1. کوآپریٹیوسوسائٹیاں (Co-operative Societies)
2. جوائنٹ اسٹاک کمپنیاں (Joint Stock Companies)
3. ملٹی نیشنل کارپوریشن (Multi National Corporations)

1. کوآپریٹیوسوسائٹیاں (Co-operative Societies):

دنیا بھر میں پائی جانے والی کاروباری تنظیموں میں سے ایک ہے۔وہ رضا کارانہ تنظیمیں ہیں جو معاشرے کے معاشی طور پر کمزور طبقوں نے اپنے ممبروں کو منظم کرنے اور ان کی خدمت کرنے مقصد سے شروع کی ہیں۔پہلی کوآپریٹیوسوسائٹی کا آغاز رابرٹ اوون (Robert owen) نے 1844 (Rochdale) میں انگلینڈ کے رو

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

چڈیل میں کیا تھا۔

یہ کنزیومر کوآپریٹو سوسائٹی تھی۔ عام طور پر یہ معاشرے برابری کی بنیاد پر شامل ہونے والے لوگوں کی معاشی ترقی کے حصول کے لئے شروع کئے جاتے ہیں۔ یہ معاشرے اپنے اراکین کو معاشی استحصال سے آزاد کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر

1) کسانوں نے ساتھ مل کر ایک کریڈٹ کوآپریٹو سوسائٹی شروع کی تا کہ کم شرح سود پر قرض حاصل کیا جا سکے اور خود کو مقامی ساہوکاروں کے چنگل سے آزاد کیا جا سکے۔

2) کوآپریٹو مارکٹینگ سوسائٹیاں چھوٹے سرمایہ داروں کے ذریعہ شروع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اپنے آپ کو درمیانی افراد کے چنگل سے بچایا جا سکے وہ اپنی پیداوار کی مناسب قیمت حاصل کرنے کا انتظام کرتے ہیں۔

کوآپریٹو سوسائٹی کی تشکیل : ہندوستان میں کوآپریٹو سوسائٹیوں کی تشکیل کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1912 ریاسی حکومت کی دفعات کے تحت چلتی ہے یا یہ ایکٹ جو مختلف ریاستوں میں نافذ ہیں۔

کوآپریٹو سوسائٹیز کی عمومی خصوصیات :۔

1. وہ رضا کارانہ تنظیمیں ہیں۔
2. رکنیت تمام (18 سال سے اوپر) کے لئے کھلی ہے اس میں ذات مذہب عقیدہ اور منفی عدم مساوات کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔
3. رکنیت کی کوئی بالائی حد نہیں ہے۔
4. یہاں پر جمہوری انتظام ہوتا ہے۔ تمام ممبران جنرل باڈی کے اجلاس میں شرکت کرتے ہیں۔ اور ہر رکن کا ایک ووٹ ہوتا ہے۔
5. منافع کو ان کے سرمائے کے حصّہ کے تناسب سے تمام اراکین میں یکساں طور پر تقسیم کہا جاتا ہے۔ سرمایہ

@KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

کاری کے حصص رکن (6.25%) سے کم نہ ہوں)

6. منافع کا ایک حصہ جنرل فنڈ میں منتقل کیا جاتا ہے۔

7. ان کی حیثیت اور انتظام کی نگرانی حکومت کرتی ہے۔

کوآپریٹوسوسائٹی کی اقسام:

1- کریڈٹ کوآپریٹوسوسائٹی

2- مارکیٹنگ کوآپریٹوسوسائٹی

3- پروڈیوسرز کوآپریٹوسوسائٹی

4- کنزیومر کوآپریٹوسوسائٹی

5- کسان کوآپریٹوسوسائٹی

6- عمارت تعمیر کوآپریٹوسوسائٹی

7- مختلف خدمات کے لئے کوآپریٹوسوسائٹی جیسے پینے کے پانی کی فراہمی۔تعلیم کی بہتری وغیرہ۔۔۔۔

کوآپریٹوسوسائٹی کے فوائد:۔

(1) کوآپریٹوسواڈئٹیاں بنانا آسان ہے۔ (2) بھاری سرمائے کی ضرورت نہیں۔(3) ممبران میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔تمام اراکین کے مساوی حقوق اور ذمہ داریاں ہیں۔(4) یہ جمہوری اصولوں پر چلتا ہے۔(5) ہر ممبر کا ایک ووٹ ہے۔ (6) ممبران کی ذمہ داری محدود ہے (7) ان کو کفایت شعاری۔بچت کی عادت پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔(8) کوآپریٹوسوسائٹیاں سرمایہ داری اور سوشلرزم اجتماعیات کے درمیان میڈیا انتظامات ہوتے ہیں ۔(9) کوآپریٹوسوسائٹیوں کا بنیادی نعرہ یہ ہے۔ایک سب کے لئے اور سب ایک کے لئے

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کوآپریٹوسوسائٹی کے نقصانات:۔

(1) معاشرے میں سرمائے کے وسائل محدود ہوتے ہیں۔اس لئے بڑے پیمانے پر کاروبار ممکن نہیں ہوتا ہے۔(2) مناسب عملہ حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔(3) بدانتظامی کے امکانات ہوتے ہیں (4) پیسے کے غلط استعمال کے امکانات ہوتے ہیں۔(5) بدعنوانی اور جانبداری اثرانداز ہوتی ہے۔

ہندوستان میں کوآپریٹوتحریک:۔

1904 میں کوآپریٹوتحریک کا آغاز ہندوستان میں ایکٹ پاس کر کے ہوا تھا۔1912 میں ایک ایکٹ منظور کیا گیا اور اندراج کو لازمی قرار دیا گیا۔آزادی کے بعد کوآپریٹوسوسائٹیاں پانچ سالہ منصوبوں کے تحت نمایاں ہوئیں۔

آج ہمارے ملک میں تقریباً آٹھ لاکھ کوآپریٹوسوسائٹیاں موجود ہیں۔ ریاست کرناٹک میں پہلی کوآپریٹوسوسائٹی کا آغاز گدگ تعلق کے ''کنا گینا ہالہ'' جو کہ اب ایک ضلع ہے وہاں پر کیا گیا تھا۔1905 میں بنگلورو شہر میں مرکزی کوآپریٹوسوسائٹی شروع ہوئی تھی۔ ہماری ریاست کے دھارواڑ ضلع نے کوآپریٹوتحریک کو زیادہ اہمیت دی اور اسی لئے دھاروڑ ضلع کو آپریٹوتحریک کا گہوارہ کہا جاتا ہے۔

جوائنٹ اسٹاک کمپنیاں:۔

ہندوستان میں 1956 کا جوائنٹ اسٹاک کمپنی ایکٹ کمپنیوں کی تشکیل توسیع کام کاج اور حساب کتاب کے سرگرمیوں کو منظم کرتا ہے۔1956 کے جوائنٹ سٹاک کمپنیاں کا ایکٹ کے مطابق ایک جوائنٹ سٹاک کمپنی کی وضاحت کی گئی ہے۔کاروبار کی تنظیم جو قانون کے ذریعہ تخلیق کی گئی ہے۔جس کی ایک علیحدہ قانونی وجود ہے۔اور مستقل جانشینی اور مشترکہ مہر ہے۔ ہینی نے جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کی تعریف اسطرح کی ہے۔''**منافع کے لئے افراد کی رضا کارانہ تنظیم کے طور پر جس کا سرمایہ قابل منتقلی حصص میں تقسیم ہوتا ہے۔اس کی ملکیت ہے وہی رکنیت حاصل کرسکتا ہے اور وہی اس کا مالک ہے۔**''

مشترکہ اسٹاک کمپنی ایک ایسا کاروبار ہے جو اس کے سرمایہ کاری کی ملکیت ہے۔شیر ہولڈر حصص خریدتے اور

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

بیچتے ہیں اور کمپنی کے ایک حصّے کے مالک ہیں۔ ملکیت کا فیصد کی تعداد پر مبنی ہے حصص جو کمپنی میں ہر فرد کے پاس ہیں۔

3. کثیر ملکی کارپوریشن (MNC:S) (یم ین سی)

کثیر ملکی کارپوریشن 1860 کے اوائل میں تخلیق پذیر ہوئیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ دوسری جنگ عظیم کے بعد مقبول ہوئیں۔ ابتدائی دنوں میں یو اس اے امریکہ ان کارپوریشن کا آبائی وطن تھا۔ بعد میں یوروپی ممالک اور جاپان میں ایسی بڑی تعداد میں کمپنیاں سامنے آئیں۔ آج کثیر ملکی کارپوریشن ترقی پذیر ممالک میں بھی ترقی کر چکی ہیں۔

جنوبی کوریا میں متعدد کثیر ملکی کارپوریشن موجود ہیں۔ جیسے سام سنگ اور ہنڈائی ہندوستانی کمپنیاں جیسے ٹاٹا برلا، انفوسس، وپرو، وغیرہ کثیر ملکی کارپوریشن MNC'S بن چکی ہیں۔

کثیر ملکی کمپنیوں کے معنی اور وضاحت:۔

کثیر ملکی کارپوریشن دو یا زائد ممالک میں کاروبار کی مالک ہوتی ہے۔ اور اس کا انتظامیہ سنبھالتی ہے۔

(I L O) انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن بین الاقوامی مزدور کش ادارہ کی رپورٹ کے مطابق کثیر القوامی اداروں کا لازمی انتظام ایک ملک میں ہوتا ہے اور وہ کئی دیگر ممالک میں اپنا کاروبار چلاتے ہیں۔ مثلاً سونی (جاپان) کوکا کولہ (امریکہ) ہندوستانی یونی لیور (Hindustani unilever) فلپس (ہالینڈ) گلیکو سمتھ کائن (Glaxo Smith kine) (یو کے) وغیرہ۔ جس ملک کا صدر دفتر ہو اسے مادر وطن کہا جاتا ہے اس کے دائرہ اختیار میں آنے والی قوموں کو سرپرست قوم کہا جاتا ہے۔

خصوصیات:۔

1. وہ بڑے پیمانے پر کاروباری کارپوریشن ہیں۔ ان کے اثاثے اور لین دین بھی بڑے پیمانے پر ہوتے ہیں۔
2. وہ کم از کم چھ ممالک میں اپنا کاروبار چلاتے ہیں۔
3. وہ ان ممالک میں بھی مصنوعات تیار کرواتے ہیں۔

© KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

جہاں وہ اپنا کاروبار چلاتے ہیں۔

4. ان کے پاس صدر دفتر سے مرکزی اختیار حاصل ہوتا ہے۔
5. ان کے پاس کئی ممالک میں پیداوار، مارکٹینگ اور دیگر سہولیات ہوتے ہیں۔
6. وہ بین الاقوامی تجارت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
7. وہ ان ممالک میں ٹیکنکی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ جو ان کے پیش نظر آتے ہیں۔

آبائی ملک کے لئے فوائد:

1. وہ میزبان ممالک سے کم قیمت پر خام مال حاصل کرتے ہیں۔
2. وہ میزبان ممالک سے تکنیکی اور انتظامی مہارتیں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔
3. وہ خام مال اور تیار شدہ مصنوعات میزبان ممالک کو برآمد کرتے ہیں۔ اس طرح ان کا منافع زیادہ ہوتا ہے۔
4. منافع خود مختاری اور میزبان ممالک کے ساتھ انتظامی معاہدوں کے ذریعے کافی آمدنی حاصل کرنا ممکن ہے۔
5. وہ اپنے ملک میں روزگار کے مزید مواقع پیدا کرتے ہیں۔

منحصر یا میزبان ممالک کے لئے فوائد:۔

1. سرمایہ کاری میزبان ممالک میں بھی بڑھ جاتی ہے۔
2. اگر میزبان ممالک ترقی پذیر ممالک ہیں تو آبائی ملک ٹکنالوجی فراہم کرتا ہے ۔اور انتظامی طریقہ کار کے ذریعے انقلاب برپا کرتا ہے۔
3. میزبان ممالک کو برآمدات میں اضافے اور درآمدات میں کمی سے مدد ملتی ہے۔
4. اعلیٰ معیار کی مصنوعات تیار کرنا ممکن ہے۔
5. میزبان ممالک میں بڑھنے کے اہم مواقع میزبان ممالک میں تحقیق اور ترقی کو فروغ دیا جاتا ہے۔
6. وہ اندرونی وسائل کے استعمال میں مدد کرتے ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کثیر ملکی کارپوریشن کے نقصانات:۔

آبائی وطن عزیز کو منافع میں بڑا حصہ ملتا ہے۔ وہ میزبان ممالک میں تسلط پیدا کرتے ہیں۔ میزبان ممالک میں مقابلہ ختم ہوسکتا ہے۔ اور کثیر ملکی کارپوریشن کی اجارہ داری بڑھ سکتی ہے۔ ان کارپوریشن کے خلاف بہت سی شکایات ہیں کہ وہ انسانی حقوق کا احترام نہیں کررہی ہیں۔

میزبان ممالک میں قدرتی وسائل میں کمی کا امکان ہے۔ اکثر اوقات وہ ٹیکس ادا کرنے سے بچنے کے لئے بے ایمان طریقہ اپناتے ہیں۔ میزبان ممالک میں لوگوں کی عادتیں بدل جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر کوکا کولا۔ وہ میزبان ممالک میں محنت کش طبقوں کا استحصال کرتے ہیں۔ وہ وہ ٹیکنالوجی کو صحیح طریقے سے منتقل پیش کرتے۔ وہ قوم کے سیاسی معاملات میں مداخلت کی کوشش کرتے ہیں۔

ہماری حکومت کی صنعتی پالیسی نے ہمارے ملک میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو حالیہ دنوں تک محدود رکھا۔ لیکن 1991 میں ہندوستان کی اقتصادی لبرلائزیشن کی پالیسی کے بعد سے بہت سی کثیر ملکی کارپوریشن نے ہندوستان میں اپنا کام شروع کردیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کئی ہندوستانی تنظیمیں بھی کثیر کمپنیاں بن چکی ہیں جیسے وپرو، انفوسس، ہندوستان میں تقریباً 40 کثیر ملکی (MNC'S) ابھی تک کام کررہے ہیں۔

اب تک ہم نے واحد تجارتی خدشات شراکت داری ہندو غیر منقسم کاروباری فرموں کو آپریٹوں سوسائٹیاں مشترکہ اسٹاک کمپنیاں اور کثیر ملکی کارپوریشن کے بارے میں مختصراً سیکھا ہے۔ جو نجی شعبے کے تحت آتی ہیں۔

اس کے علاوہ ہمارے آس پاس حکومتی اقدامات عوامی سیکٹر کے ادارے اور عوامی سہولیات ہیں۔

حکومتی اقدامات:۔

یہ عوامی مقصد کے لئے حکومت کی ملکیت ہیں۔ وہ حکومت کے زیر انتظام اور اختیار میں ہیں حکومت کا ایک محکمہ جو ایک وزیر کے کنٹرول میں ہے جب یہ کام کرتے ہیں، یہ محکمہ مرکزی یا ریاستی حکومت یا مقامی خود حکومت کے ذریعہ

© KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

شروع کئے جاتے ہیں۔مثلاً کان کنی، جہاز سازی، ایرو ناٹکس وغیرہ۔

1. عوامی شعبہ جات: یہ عوام اور حکومت کے اختیار میں ہوتے ہیں۔مثلاً گجرات فرٹیلائز کوچین ریفائزیز وغیرہ۔

2. عوامی افادیت: یہ حکومتی ادارے بھی ہیں لیکن یہ عوام کو ضروری مصنوعات یا خدمات فراہم کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔وہ منافع کمانے کا ادارہ پیش رکھتے۔

جیسے: کھانا پکانے والی گیس، پانی، بجلی، ریلوے، پوسٹس، ٹیلی گراف وغیرہ۔

صرافہ حصص:۔(اسٹاک ایکسچھینج):

مشترکہ اسٹاک کمپنی کا سرمایہ چھوٹے اکائیوں میں تقسیم ہوتا ہے۔جسے حصص کہتے ہیں۔مشترکہ اسٹاک کمپنیاں تمسک کے اجرائ کے ذریعے بھی سرمایہ اکٹھا کرسکتی ہیں۔ان حصص اور تمسک کو پہنچے اور خریدنے کا انتظام ہے۔حصص رکھنے والے کسی بھی وقت اپنے سے حصص یا تمسک بیچ سکتے ہیں۔اس مقصد کے لئے صرافہ حصص ادارے قائم کئے گئے ہیں۔

ہندوستان میں پہلی شیئر مارکیٹ 1875 میں ممبئی میں شروع ہوئی تھی۔اور آج بھی یہ دنیا کی اہم حصص مارکیٹس ہیں۔ان صرافہ حصص میں صرف فہرست شدہ مشترکہ اسٹاک کمپنیوں کے محصص اور تمسک داخل ہو سکتے ہیں۔آج کل کولکتہ اور بنگلور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اپنا کاروبار کرنے کی سہولت فراہم کرتے رہے ہیں۔تمام صرافہ حصص اداروں کو ایک بورڈ کے ذریعہ اختیار میں رکھا جاتا ہے۔جسے سیکورٹیز اینڈ ایکسچھینج بورڈ آف انڈیا(Securities and Exchange Board of India)(SEBI) کہا جاتا ہے۔

...

@KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. مناسب الفاظ سے خالی جگہ پر کریں:۔

1. کوآپریٹوسوسائٹیوں کی تشکیل کو _____ کے ہندوستان کوآپریٹو ایکٹ کے مطابق منظم کیا جاتا ہے۔
2. دنیا کی پہلی کوآپریٹوسوسائٹی کا آغاز _____ ملک میں _____ کے ذریعہ قائم کیا گیا۔
3. پہلی کوآپریٹوسوسائٹی کرناٹک میں _____ پر قائم کی گئی تھی۔
4. کثیر ملکی کارپوریشن سب سے پہلے _____ ملک میں شروع ہوئیں۔
5. ہندوستانی ترقی پذیر کثیر ملکی کارپوریشن کی مثالیں _____ اور _____ ہیں۔
6. ہندوستان میں پہلی حصص کی منڈی _____ پر شروع ہوئی تھی۔

III. درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

7. کوآپریٹوسوسائٹیوں کی کوئی چھ خصوصیات کا ذکر کریں۔
8. کوآپریٹوسوسائٹیوں کی مختلف اقسام کا ذکر کریں۔
9. کوآپریٹوسوسائٹیوں کی خوبیوں اور خامیوں کی فہرست بنائیں۔
10. کثیر ملکی کارپوریشن کے آبائی ملک میں کیا فائدے ہیں؟
11. صرافہ حصص (اسٹاک ایکچھینج) کے اہم کام کیا ہیں؟

II. سرگرمیاں

1. اپنے اساتذہ کی مدد سے اپنے اسکول میں ایک کوآپریٹوسوسائٹی شروع کریں۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED